1975ء سے 1995 تک خواتین کے بارے میں چار عالمی کانفرنسیں

تاریخی پس منظر

اقوام متحدہ نے پچھلے پچیس سال میں خواتین کے بارے میں چار عالمی کانفرنسوں کا اہتمام کیا جن کے باعث عورتوں اور مردوں کے درمیان مساوات کو عالمی ایجنڈے کا اہم معاملہ بنانے میں بڑی مدد ملی۔ ان کانفرنسوں کے نتیجے میں عالمی برادری مشترکہ مقاصد اور اس عملی منصوبے پر متفق ہوئی کہ نجی اور سرکاری تمام شعبوں میں خواتین کو آگے لایا جائے۔

1995ء میں اقوام متحدہ کے قیام کے وقت صنفی مساوات کی جدوجہد ابتدائی مراحل میں تھی۔ اس وقت اقوام متحدہ کے رکن ملکوں کی تعداد اکاون تھی جن میں سے صرف تیس ملکوں نے عورتوں کو ووٹ ڈالنے یا سرکاری عہدوں پر فائز ہونے کا حق دیا تھا۔

تاہم اقوام متحدہ کا منشور تیار کرنے والوں نے منشور میں عملاً مردوں اور خواتین کے مساوی حقوق کا حوالہ دیا کیونکہ انہوں نے یہ بات تسلیم کی کہ ادارہ' بنیادی انسانی حقوق اور انسانی عزت و وقار کے لئے کام کرے گا۔ اس سے پہلے عالمی سطح پر کوئی بھی ایسی قانونی دستاویز موجود نہیں تھی جس میں تمام انسانوں میں مساوات پر اس قدر زور دیا گیا ہو یا جنسی امتیاز کو ہدف بنایا گیا ہو۔ بتدریج یہ واضح ہو گیا کہ آئندہ عورتوں کے حقوق کے معاملے کو مرکزی حیثیت حاصل ہو گی۔

پہلے تین عشروں میں اقوام متحدہ نے عورتوں کے قانونی اور شہری حقوق کے بارے میں قواعد و ضوابط تیار کرنے پر خصوصی توجہ دی اور دنیا بھر سے عورتوں کی حیثیت کے بارے میں معلومات اکٹھی کیں۔ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ یہ واضح ہو تا گیا کہ یہ قواعد و ضوابط عورتوں کو مساوی حقوق دلوانے کے لئے کافی نہیں ہیں۔

صنفی مساوات کی یہ جدوجہد اس وقت دوسرے مرحلے میں داخل ہو گئی جب اقوام متحدہ نے عورتوں کی ترقی کے لئے حکمت عملی اور لائحہ عمل تیار کرنے کی غرض سے چار عالمی کانفرنسوں کا انعقاد کیا۔

اس سلسلے میں کی جانے والی کوششیں کئی مرحلوں اور تبدیلیوں سے گزریں' عورتوں کی ترقیاتی ضروریات پر خاص طور سے غور کیا گیا اور یہ بات تسلیم کر لی گئی کہ پورے ترقیاتی عمل میں ان کا کردار بہت ضروری ہے۔ انہیں اختیارات تفویض کئے جانے چاہئیں اور ان کے حقوق کو فروغ دیا جانا چاہیے تاکہ وہ انسانی سرگرمی کی تمام سطحوں پر بھرپور انداز میں شرکت کر سکیں۔

میکسیکو سٹی-عالمی کانفرنسوں کا آغاز

1975ء میں عورتوں کے عالمی سال کے موقع پر عورتوں کی حیثیت کے بارے میں پہلی عالمی کانفرنس' میکسیکو سٹی میں منعقد کی گئی جس میں عالمی برادری کو باور کرایا گیا کہ دنیا کے بیشتر حصوں میں عورتوں سے امتیازی سلوک ایک مسئلہ بنا ہوا ہے۔ کانفرنس کے زور دینے پر پانچ ماہ بعد جنرل اسمبلی نے 1976 سے 1985 تک عورتوں کے لئے اقوام متحدہ کا عشرہ منانے کا اعلان کیا۔ اس طرح عورتوں کی ترقی کا عمل آگے بڑھانے کے لئے عالمی سطح پر کوششوں کا ایک نیا دور شروع ہوا۔ اور جنسی مساوات پر دنیا بھر میں مذاکرات کے عمل کی بنیاد رکھی گئی۔ یہ ایسا عمل تھا جس کے نتیجے میں عورتوں کی حیثیت کے بارے میں مباحثے ہوئے' مقاصد طے کئے گئے اس سلسلے میں رکاوٹوں کی نشاندہی کی گئی اور اس وقت تک ہونے والی پیشرفت کا جائزہ لیا گیا۔

اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی نے میکسیکو سٹی کانفرنس' عورتوں کی ترقی کی جانب عالمی توجہ مبذول کرانے کے لئے منعقد کی تھی تاکہ اس سلسلے میں مستقبل کے اہداف موثر حکمت عملیاں اور لائحہ عمل تیار کیا جا سکے۔ ان مقاصد کے حصول کے لئے جنرل اسمبلی نے تین اہم اہداف کی نشاندہی کی جو عورتوں کے بارے میں اقوام متحدہ کی سرگرمیوں کی بنیاد ہے۔

اہداف یہ تھے:-

1- عورتوں اور مردوں میں مکمل مساوات اور جنسی امتیاز کا خاتمہ

2- ترقی کے عمل میں عورتوں کی بھرپور شرکت۔

3- عالمی امن کے فروغ میں عورتوں کا وسیع تر کردار۔

کانفرنس نے اس موقع پر عالمی لائحہ عمل کی منظوری دی۔ یہ ایسی دستاویز تھی جس میں حکومتوں اور بین الاقوامی برادری کے لئے رہنما اصول وضع کئے گئے تھے۔ ان پر عمل کر کے وہ آئندہ دس برس میں جنرل اسمبلی کے طے شدہ تین اہداف حاصل کرنے کی کوشش کر سکتے تھے۔ لائحہ عمل میں ایسے کم سے کم اہداف طے کئے گئے تھے جنہیں 1980ء تک پورا کرنا تھا۔ لائحہ عمل میں تعلیم' روزگار کے مواقع' سیاسی شرکت' علاج معالجے کی سہولتوں' ہاؤسنگ غذا اور خاندانی منصوبہ بندی جیسے وسائل تک خواتین کی مساویانہ رسائی پر خاص طور سے توجہ دی گئی۔

اس نقطہ نظر کی وجہ سے 1970ء کے عشرے کے اوائل میں تبدیلی کا عمل شروع ہو گیا۔ اب عورتوں کے بارے میں دوسرے انداز میں سوچا جانے لگا۔ پہلے عورت کو مرد کی خدمت گار اور جذبات و احساسات سے عاری مخلوق تصور کیا جاتا

تھا لیکن اب اسے مرد کے مساوی' وسائل اور مواقع کا حقدار سمجھا جانے لگا ہے۔

ترقی کے بارے میں سوچ میں بھی تبدیلی آنے لگی۔ پہلے یہ خیال تھا کہ ترقی کا عمل عورتوں کو آگے لاتا ہے لیکن اب یہ اتفاق رائے پایا جاتا ہے کہ عورتوں کی مکمل شرکت کے بغیر ترقی ممکن ہی نہیں ہو سکتی۔

کانفرنس نے حکومتوں پر زور دیا کہ عورتوں کی مساویانہ شرکت کو یقینی بنانے کے لئے حکمت عملیاں وضع کی جائیں اور اہداف اور ترجیحات کی نشاندہی کی جائے۔ عورتوں کے بارے میں اقوام متحدہ کے عشرے کے اختتام تک ایک سو ستائیس رکن ملکوں نے ان کوششوں کے جواب میں بعض ایسے قومی ادارے تشکیل دیئے جن کی ذمہ داری' عورتوں کی ترقی اور ترقی کے عمل میں ان کی شرکت کے بارے میں تحقیق کرنا اور پالیسیاں اور پروگرام مرتب کرنا تھی۔

میکسیکو سٹی کانفرنس سے پہلے اقوام متحدہ میں عورتوں کی ترقی کے بارے میں ایک شعبہ موجود تھا لیکن اس کانفرنس کے نتیجے میں دو اور ادارے قائم ہوئے جن میں عورتوں کی ترقی سے متعلق بین الاقوامی تحقیقاتی اور تربیتی ادارہ (INSTRAW) اور عورتوں کے بارے میں اقوام متحدہ کا ترقیاتی فنڈ (UNIFEM) شامل ہیں۔

ان کا مقصد عورتوں کی ترقی کے شعبے میں تحقیق تربیتی اور آپریشنل سرگرمیوں کے لئے ادارہ جاتی طریقہ کار فراہم کرنا ہے۔

میکسیکو سٹی کانفرنس کا اہم پہلو یہ تھا کہ اس کے اجلاسوں کے موضوعات تشکیل دینے میں خواتین نے اہم کردار ادا کیا۔ کانفرنس میں ایک سو تینتیس رکن ملکوں کے وفدوں نے شرکت کی جن میں سے ایک سو تیرہ وفدوں کی سربراہ خواتین تھیں۔ خواتین نے بین الاقوامی وومن ٹریبیون کے نام سے کانفرنس کے متوازی ایک غیر سرکاری فورم بھی تشکیل دیا جس میں تقریباً چار ہزار عورتوں نے شرکت کی۔ اس فورم میں عورتوں کے درمیان شدید اختلافات ظاہر ہوئے جس سے اس دور کے سیاسی اور اقتصادی حقائق کی عکاسی ہوتی تھی۔ مثال کے طور پر مشرقی بلاک کے ملکوں کی عورتوں نے امن کے مسئلوں میں گہری دلچسپی ظاہر کی جبکہ مغربی ملکوں کی خواتین نے مردوں اور عورتوں میں مساوات پر زور دیا اور ترقی پذیر ملکوں کی خواتین نے ترقی کو اولیت دی۔ اس فورم نے مختلف ثقافتوں اور پس منظر کے حامل عورتوں اور مردوں کو یکجا کرنے میں اہم کردار ادا کیا تاکہ وہ اطلاعات اور خیالات کا تبادلہ کر سکیں اور خواتین کی تحریک کو تقویت دینے کے عمل کو آگے بڑھا سکیں جو عورتوں کے عشرے کے اختتام پر حقیقی معنوں میں بین الاقوامی تحریک بن گئی۔ اس فورم سے غیر سرکاری تنظیموں کو اقوام متحدہ میں پالیسی سازی کے عمل میں عورتوں کی آواز بلند کرنے کے لئے رسائی کا موقع ملا۔

کوپن ہیگن: جائزے کے عمل کا آغاز

1980ء میں کوپن ہیگن میں عورتوں کے بارے میں دوسری کانفرنس ہوئی اس میں 1975ء کے عالمی لائحہ عمل کا جائزہ لینے کے لئے ایک سو پینتالیس رکن ملکوں کے نمائندوں نے شرکت کی۔ کانفرنس میں یہ عمومی اتفاق رائے پایا گیا کہ اس سلسلے میں نمایاں پیش رفت ہوئی ہے۔ پچیس برس قبل میکسیکو سٹی کانفرنس نے جو اہداف مقرر کئے تھے ان کے حصول کے لئے حکومتوں اور عالمی برادری نے تیز رفتاری سے کام کیا ہے۔

اس پیشرفت کا اہم سنگ میل یہ تھا کہ دسمبر 1979ء میں جنرل اسمبلی نے عورتوں کے خلاف ہر قسم کے امتیاز کے خاتمے کے بارے میں ایک کنونشن کی منظوری دی جو عورتوں کی مساویانہ حیثیت کے بارے میں ایک اہم قانون ہے۔ اس کنونشن کو عورتوں کے حقوق سے متعلق بل قرار دیا گیا ہے جس کے تحت اقوام متحدہ کے ایک سو پینسٹھ رکن ملک اس بات کے پابند ہیں کہ وہ ایک سال کے اندر اس کی توثیق کے بارے میں رپورٹ کریں اور ہر چار سال بعد ان اقدامات سے آگاہ کریں جو انہوں نے کنونشن پر عمل درآمد کی راہ میں حائل رکاوٹوں کو دور کرنے کے لئے کئے ہوں گے۔ 10 دسمبر 1999ء کو انسانی حقوق کے دن کے موقع پر کنونشن سے متعلق ایک اختیاری دستاویز دستخطوں کے لئے رکھی گئی جس کے تحت جنسی امتیاز کی شکار عورتیں اپنی شکایات ایک بین الاقوامی ادارے کو پیش کر سکیں گی۔ کنونشن کے نافذ العمل ہونے کی صورت میں اس کی حیثیت' انسانی حقوق سے متعلق ان بین الاقوامی قوانین کے مساوی ہو گی جن کے طریقہ کار کے مطابق انسانی حقوق کے خلاف انفرادی طور پر شکایات درج کرائی جا سکتی ہیں۔

لائحہ عمل پر پیش رفت ہونے کے باوجود کوپن ہیگن کانفرنس نے یہ بات تسلیم کی کہ حقوق کا حصول اور ان حقوق کو استعمال کرنے کے بارے میں عورتوں کی صلاحیت کے درمیان فرق کے آثار ظاہر ہونا شروع ہو گئے ہیں۔ اس مسئلے کے حل کے لئے کانفرنس نے تین ایسے شعبوں کی نشاندہی کی جن میں بھرپور اقدامات کی ضرورت تھی تاکہ مساوات' ترقی اور امن کے مقاصد حاصل کئے جا سکیں جن کی نشاندہی میکسیکو سٹی کانفرنس میں کی گئی تھی۔ ان تین شعبوں میں تعلیم' روزگار کے مواقع اور علاج معالجے کی مناسب سہولتیں شامل ہیں جن تک خواتین کی یکساں رسائی ضروری تھی۔

کوپن ہیگن کانفرنس کے اجلاس سیاسی کشیدگیوں کے تناظر میں ہوئے۔ ان میں سے کچھ کشیدگیاں میکسیکو سٹی کانفرنس کے دور سے چلی آ رہی تھیں۔ اگرچہ کانفرنس کا اختتام عملی پروگرام کی منظوری سے ہوا لیکن یہ پروگرام اتفاق رائے سے منظور نہیں کیا گیا۔ اس میں عورتوں کے قانونی حقوق اور ان حقوق کو استعمال کرنے کی عورتوں کی صلاحیت کے درمیان فرق کے بعض اسباب کی نشاندہی کی گئی۔ جو یہ ہیں۔

1- معاشرے میں عورتوں کا کردار بہتر بنانے کے کام میں مردوں کی مناسب شرکت کا فقدان۔

2- نامناسب سیاسی عزم وارادہ۔

3- معاشرے میں عورتوں کے کردار کی اہمیت تسلیم کرنے کا فقدان۔

4- منصوبہ بندی میں عورتوں کی خاص ضروریات پر نامناسب توجہ۔

5- فیصلہ سازی کے عہدوں پر خواتین کی کمی۔

6- امداد باہمی' ڈے کیئر سینٹرز اور قرضے کی سہولتوں جیسے قومی زندگی کے شعبوں میں عورتوں کے کردار کی حمایت کے لئے نامناسب سروسز۔

7- ضروری مالیاتی وسائل کی مجموعی قلت۔

8- عورتوں کو دستیاب مواقع کے بارے میں ان میں شعور کا فقدان۔

ان مسائل کے حل کے لئے کوپن ہیگن کے عملی پروگرام میں دوسری باتوں کے علاوہ جائیداد پر عورتوں کے قبضے اور ملکیت کو یقینی بنانے اور وراثت بچے کی تحویل اور قومیت کے خاتمے کے بارے میں عورتوں کے حقوق بہتر بنانے کے لئے ٹھوس ملکی اقدامات پر زور دیا گیا۔ کانفرنس کے مندوبین نے عورتوں سے دقیانوسی اور روایتی رویوں کے خاتمے پر بھی زور دیا۔

نیروبی: عورتوں کے مساویانہ حقوق کے لئے عالمی تحریک کا آغاز۔

عورتوں کے بارے میں تیسری عالمی کانفرنس اس حقیقت کا اعتراف تھی کہ جنسی مساوات سے متعلق تحریک کو عالمی سطح پر تسلیم کرلیا گیا ہے۔ عورتوں کے مساویانہ حقوق ترقی اور امن کے بارے میں اقوام متحدہ کے عشرے کی کامیابیوں کا جائزہ لینے کے لئے عالمی کانفرنس' 1985 میں نیروبی میں منعقد کی گئی۔ جس میں غیر سرکاری فورم کے متوازی' غیر سرکاری تنظیموں کے 15 ہزار نمائندوں نے شرکت کی۔ ان میں سے بیشتر نمائندوں نے کانفرنس کو عورتوں کے مساویانہ حقوق کے لئے عالمی تحریک کا آغاز قرار دیا۔ عورتوں کی تحریک' جس میں میکسیکو کانفرنس کے موقع پر عالمی سیاست اور اقتصادی صورتحال کی وجہ سے اختلافات پیدا ہو گئے تھے' اب مساوات' ترقی اور امن کے جھنڈے کے نیچے ایک متحد بین الاقوامی قوت بن چکی تھی۔ اسکے پیچھے دس برس کی کوششیں کار فرما تھیں۔ مذاکرات اور نظرثانی کے عمل کے ذریعے بے بہا اطلاعات اور تجربات حاصل کئے گئے۔

دریں اثناء مندوبین کو تشویش ناک اطلاعات کا بھی سامنا کرنا پڑا۔ اس سلسلے میں اقوام متحدہ کے اعداد و شمار سے ظاہر ہوا کہ عورتوں کی حیثیت بہتر بنانے اور ان کے خلاف امتیاز ختم کرنے کی کوشش سے کم تعداد میں عورتوں کو فائدہ پہنچا۔ ترقی پذیر ملکوں میں عورتوں کی حیثیت بہتر بنانے کے سلسلے میں کوئی خاص پیشرفت نہیں ہوئی۔

مختصراً یہ کہ اقوام متحدہ کے عشرے کے دوسرے پانچ برس کے اہداف پورے نہیں کئے گئے۔

یہ اہداف پورے کرنے کے لئے نیا نقطہ نظر اپنانے کی ضرورت تھی۔ نیروبی کانفرنس میں' مساوات' ترقی اور امن کے مقاصد کے حصول کے لئے رکاوٹیں دور کرنے کی غرض سے نئے طریقوں پر غور کیا گیا۔

2000ء کے لئے نیروبی کی ترقی پسندانہ حکمت عملی کانفرنس میں شریک ایک سو ستاون ملکوں نے تیار کی اور اتفاق رائے سے اس کی منظوری دی۔ یہ حکمت عملی صدی کے اختتام تک کے لئے عورتوں کے مستقبل کے بارے میں ایک جدید دستاویز تھی۔ اس سے نئی راہیں کھلیں کیونکہ اس کے ذریعے قرار دیا گیا کہ تمام مسئلے عورتوں ہی کے مسئلے ہیں۔ فیصلہ سازی اور تمام انسانی معاملوں کے حل کے سلسلے میں عورتوں کی شرکت کو نہ صرف ان کا جائز حق تسلیم کیا گیا بلکہ اسے سماجی اور سیاسی ضرورت بھی قرار دیا گیا جسے معاشرے کے تمام اداروں میں شامل کیا جانا تھا۔

اس دستاویز کا اہم حصہ وہ اقدامات تھے جو قومی سطح پر عورتوں کی مساویانہ حیثیت کے حصول کے لئے تجویز کئے گئے تھے حکومتوں کو اپنی ترقیاتی پالیسیوں اور وسائل کی صلاحیت کی بنیاد پر اپنی ترجیحات کا تعین خود کرنا تھا۔

دستاویز میں جن تین بنیادی اقدامات کی نشاندہی کی گئی وہ یہ ہیں۔

1- آئینی اور قانونی اقدامات۔

2- سماجی شرکت میں مساوات۔

3- سیاسی شرکت اور فیصلہ سازی میں مساوات۔

اس بات کے پیش نظر کہ تمام مسئلے عورتوں ہی کے مسئلے ہیں' نیروبی کی ترقی پسندانہ حکمت عملی میں جن اقدامات کی سفارش کی گئی ان کا تعلق روزگار' صحت' تعلیم اور سماجی سروسز سے لیکر صنعت' سائنس' مواصلات اور ماحول تک کئی شعبوں سے تھا۔ اس کے علاوہ عورتوں کی شرکت بڑھانے کی غرض سے قومی اقدامات کے لئے رہنما اصول تجویز کئے گئے تاکہ امن کو فروغ دیا جائے اور مصیبت کی حالت میں خواتین کی مدد کی جائے۔

اس کے علاوہ نیروبی کانفرنس نے حکومتوں پر زور دیا کہ وہ عورتوں کے مسئلوں کے حل کی ذمہ داریاں تمام اداروں اور پروگراموں کو تفویض کریں۔ مزید براں کانفرنس کی حکمت عملی کی پیروی کرتے ہوئے جنرل اسمبلی نے اقوام متحدہ سے کہا کہ عالمی ادارے کے تمام شعبوں میں عورتوں کے مسئلوں کے بارے میں (اگر پہلے سے موجود نہیں ہیں تو) مراکز قائم کئے جائیں۔

نیروبی کانفرنس نے عورتوں کی ترقی کے بارے میں وسیع تر نقطہ نظر اپنایا۔ اب یہ بات تسلیم کی گئی ہے کہ عورتوں کی مساویانہ حیثیت کا معاملہ' جو کبھی ایک الگ تھلگ مسئلہ تھا۔ اب انسانی سرگرمی کے ہر شعبے کا حصہ ہے۔ اسلئے اگر عورتوں کے بارے میں عشرے کے مقاصد کو حاصل کرنا ہے تو تمام مسئلوں کے حل کے کام میں عورتوں کی بھرپور شرکت انتہائی ضروری ہے۔

بیجنگ: کامیابی کی میراث

اگرچہ 1975ء میں میکسیکو سٹی کانفرنس سے شروع ہونے والی دو عشروں کی

کوششیں عورتوں کی حالت اور وسائل تک ان کی رسائی کی صورتحال بہتر بنانے میں مددگار ثابت ہوئی ہیں لیکن وہ مردوں اور عورتوں کے درمیان تعلقات میں عدم مساوات کے بنیادی ڈھانچے کو تبدیل نہیں کر سکیں۔ تمام لوگوں پر اثر انداز ہونے والے فیصلے زیادہ تر مرد ہی کر رہے تھے۔ عورتوں کو اختیارات تفویض کرنے کے طریقے ابھی تلاش کئے جانے تھے۔ تاکہ وہ تمام سطحوں پر فیصلہ سازی کے عمل میں مردوں کے مساوی فریق کی حیثیت سے اپنی اقدار اور ترجیحات کا تعین خود کر سکیں۔

عورتوں کو فیصلہ سازی کے عمل میں شامل کرنے کی ضرورت کا احساس' 1990ء کے عشرے کے اوائل میں اقوام متحدہ کے زیر اہتمام ماحول' انسانی حقوق' آبادی اور سماجی ترقی کے بارے میں مختلف عالمی کانفرنسوں کے دوران ہوا۔ تمام کانفرنسوں نے فیصلہ سازی کے عمل میں عورتوں کی بھرپور شرکت کی اہمیت پر زور دیا اور کانفرنسوں کے تمام اجلاسوں اور منظور کی جانے والی دستاویزوں میں صنفی پہلو محفوظ رکھا گیا۔

تاہم' ان کانفرنسوں کے بعد 1995ء میں بیجنگ میں عورتوں کے بارے میں چوتھی عالمی کانفرنس ہوئی جس سے جنسی مساوات کے بارے میں جدوجہد کے حقیقی دور کا آغاز ہوا۔

بیجنگ کانفرنس میں جو بنیادی تبدیلی آئی وہ یہ تھی کہ عورتوں کے مسئلوں سے توجہ ہٹا کر عورتوں اور مردوں میں مساوات کے نظریئے پر مرکوز کر دی گئی اور اس بات کو تسلیم کیا گیا کہ معاشرے کے پورے ڈھانچے اور اس میں مردوں اور عورتوں کے تمام تعلقات کا از سر نو جائزہ لیا جائے۔ معاشرے اور اس کے اداروں کی ایسی بنیادی تشکیل نو کے ذریعے ہی عورتوں کو مکمل اختیارات مل سکتے ہیں اور وہ زندگی کے تمام پہلوؤں میں مرد کے مساوی فریق کی حیثیت سے اپنا جائز مقام حاصل کر سکتی ہیں۔ یہ تبدیلی اس ٹھوس عزم کی آئینہ دار تھی کہ عورتوں کے حقوق' انسانی حقوق ہیں اور جنسی مساوات' ایک عالمی مسئلہ ہے۔

بیجنگ کانفرنس کے نتیجے میں خواتین کو اختیارات تفویض کرنے کے لئے نئے عالمی عزم و ارادے کا اظہار کیا گیا اور پہلی بار اس مسئلے کی جانب بین الاقوامی توجہ دلائی گئی۔ کانفرنس نے متفقہ طور پر اعلان بیجنگ اور پلیٹ فارم فار ایکشن کی منظوری دی جو عورتوں کو اختیارات تفویض کرنے کی اصل روح اور اکیسویں صدی میں عورتوں کی ترقی کے بارے میں ایک سنگ میل کی حیثیت رکھتا ہے۔ پلیٹ فارم فار ایکشن میں ان بارہ مسئلوں کی نشاندہی کی گئی جنہیں عورتوں کی ترقی کی راہ میں بڑی رکاوٹ تصور کیا جاتا ہے۔ ان مسئلوں کے حل کے لئے حکومتوں اور معاشرے کے ٹھوس اقدامات کی ضرورت پر زور دیا گیا ہے۔ مسئلے یہ ہیں۔

1- عورتیں اور غربت
2- عورتوں کی تعلیم و تربیت
3- عورتیں اور صحت
4- عورتوں کے خلاف تشدد
5- عورتیں اور مسلح تصادم
6- عورتیں اور معیشت
7- برسراقتدار خواتین اور فیصلہ سازی
8- عورتوں کی ترقی کے لئے ادارہ جاتی طریقہ کار
9- عورتوں کے انسانی حقوق
10- عورتیں اور ذرائع ابلاغ
11- عورتیں اور ماحول
12- بچیاں۔

کانفرنس کے شرکاء نے بیجنگ پلیٹ فارم فار ایکشن کی منظوری دیکر اس عزم کا اظہار کیا کہ وہ جنسی مساوات کے پہلو کو اپنے تمام اداروں' پالیسیوں' منصوبہ بندی اور فیصلہ سازی میں شامل کریں گے پلیٹ فارم فار ایکشن کا مطلب یہ ہے کہ فیصلہ سازی یا منصوبوں پر عمل درآمد سے پہلے عورتوں اور مردوں پر اور ان کی ضروریات پر ان کے اثرات کا ہمیشہ جائزہ لیا جائے گا۔ مثال کے طور پر موجودہ تعلیمی نظام کو عورتوں کے لئے زیادہ قابل رسائی بنانے کے بجائے ایسے نظام کی تشکیل نو پر زور دیا جائے گا جو عورتوں اور مردوں کی ضروریات سے یکساں طور پر ہم آہنگ ہو۔

عورتوں اور مردوں کے درمیان مساوات قائم کرنے کی غرض سے پورے معاشرے اور عدم مساوات پر مبنی اس کے بنیادی ڈھانچے کا از سر نو جائزہ لینے پر زور دیا گیا ہے۔ کانفرنس میں زیادہ توجہ عورتوں اور معاشرے میں ان کی حیثیت پر نہیں دی گئی بلکہ یہ عزم ظاہر کیا گیا کہ معاشرے میں مجموعی طور پر اداروں اور سیاسی اور اقتصادی فیصلہ سازی کی تشکیل نو کی جائے گی۔

اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی نے پلیٹ فارم فار ایکشن کی توثیق کرتے ہوئے تمام ملکوں' اقوام متحدہ کے اداروں' بین الاقوامی تنظیموں' نجی شعبے اور غیر سرکاری تنظیموں پر زور دیا کہ وہ کانفرنس کی سفارشات پر عمل درآمد کے لئے اقدامات کریں۔ رکن ملکوں میں عورتوں کی حیثیت بڑھانے کے بارے میں جو ادارے قائم کئے گئے ہیں انہیں پالیسی کو مربوط بنانے کے لئے مرکزی یونٹ کے طور پر نئی ذمہ داریاں سونپی گئی ہیں تاکہ وہ عورتوں اور مردوں میں مساوات کے پہلو کو تمام اداروں اور پروگراموں میں شامل کریں۔ اقوام متحدہ کے اندر سیکرٹری جنرل نے ایک اعلیٰ افسر کو جنسی مساوات کے مسئلوں کے بارے میں اپنا خصوصی مشیر مقرر کیا ہے جو اقوام متحدہ کے تمام اداروں میں عورتوں اور مردوں میں مساوات کے پہلو کو یقینی بنائیں گے۔ اقوام متحدہ کو پلیٹ فارم فار ایکشن پر عمل درآمد کی نگرانی کی اہم ذمہ داری بھی سونپی گئی ہے۔

بیجنگ کانفرنس کو اس کے شرکاء کی تعداد اور اس کے نتیجے کے حوالے سے انتہائی کامیاب کانفرنس قرار دیا گیا ہے۔ یہ حکومتوں اور غیر سرکاری تنظیموں کے

اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کا جائزہ

جنرل اسمبلی نے بیجنگ پلیٹ فارم فار ایکشن کی منظوری کے بعد پانچ برس کی مدت میں اس پر ہونے والی پیش رفت کا جائزہ لینے کے لئے خصوصی اجلاس طلب کیا ہے۔ یہ خصوصی اجلاس "خواتین 2000"، عورتوں اور مردوں میں مساوات، ترقی اور امن برائے اکیسویں صدی" کے موضوع پر پانچ سے نو جون 2000ء کو نیویارک میں منعقد کیا جائے گا۔ اس اجلاس سے حکومتوں اور سول معاشرے کے نمائندوں کو موقع ملے گا کہ وہ بیجنگ پلیٹ فارم فار ایکشن پر عمل درآمد کے سلسلے میں اپنے اچھے تجربات کا تبادلہ کریں اور درپیش رکاوٹوں اور چیلنجوں کا جائزہ لیں۔ اس بات کا امکان ہے کہ عورتوں کو اختیارات تفویض کرنے اور جنسی مساوات کا مقصد حاصل کرنے کے لئے اجلاس میں نئے سیاسی وعدے کئے جائیں گے۔

نمائندوں کا سب سے بڑا اجتماع تھا جس میں ایک سو نواسی حکومتوں کے نمائندوں سمیت سترہ ہزار افراد نے شرکت کی۔

کانفرنس کے متوازی ہونے والے غیر سرکاری فورم نے بھی تمام ریکارڈ توڑ دیئے جس کے شرکاء کی تعداد سینتالیس ہزار سے زیادہ تھی۔

غیر سرکاری تنظیمیں، جنسی مساوات کی مہم کی ایک انتہائی سرگرم قوت ہیں۔ 1975ء میں میکسیکو سٹی کانفرنس کے بعد ان کے اثر و رسوخ اور کانفرنسوں میں ان کی شرکت میں ڈرامائی طور پر اضافہ ہوا ہے۔ بیجنگ میں غیر سرکاری تنظیمیں پلیٹ فارم فار ایکشن کے متن پر براہ راست اثر انداز ہوئیں۔ یہ تنظیمیں اپنے قومی لیڈروں کو ان وعدوں کے لئے جوابدہ بنانے کے سلسلے میں اہم کردار ادا کریں گی جو انہوں نے پلیٹ فارم فار ایکشن پر عمل درآمد کے سلسلے میں کر رکھے ہیں۔

"بیجنگ میں مختلف ملکوں کے عزم سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ دنیا کے سماجی' اقتصادی اور سیاسی مسائل کو حل کرنے کی کوششوں میں عورتوں کو مساوی حیثیت سے شامل کرنا انتہائی ضروری ہے۔ کبھی وہ وقت تھا کہ عورتیں بین الاقوامی ایجنڈے میں جنسی مساوات کے لئے سرگرم عمل نظر آتی تھیں لیکن اب کوئی بھی ایجنڈا عورتوں اور مردوں میں مساوات کے پہلو کے بغیر تشکیل نہیں پا سکتا۔"

کوفی عنان

سیکرٹری جنرل اقوام متحدہ

بیجنگ کانفرنس

بیجنگ میں 4 سے 15 ستمبر 1995 کو عورتوں کے بارے میں ہونے والی چوتھی عالمی کانفرنس میں جنسی مساوات اور تمام عورتوں کے لئے ترقی اور امن کے مقاصد کے بارے میں نیا بین الاقوامی عزم و ارادہ ظاہر کیا گیا اور عورتوں کی ترقی کے بارے میں عالمگیر ایجنڈے کو اکیسویں صدی میں لے جایا گیا۔

عورتوں سے متعلق بارہ اہم مسئلے

عورتوں کے بارے میں چوتھی عالمی کانفرنس میں اعلان بیجنگ کے ساتھ ساتھ عورتوں کو اختیارات دینے کے ایجنڈے کے بارے میں عملی پلیٹ فارم کی متفقہ منظوری دی گئی۔

بیجنگ پلیٹ فارم فار ایکشن کے تحت ان اہم اقدامات اور حکمت عملیوں کی وضاحت کی گئی ہے جن پر مختلف حکومتیں' بین الاقوامی برادری' غیر سرکاری تنظیمیں اور نجی شعبہ' عورتوں کی ترقی کی راہ میں موجود رکاوٹوں کو دور کرنے کے لئے عمل کرے گا۔ اس سلسلے میں جن بارہ اہم مسئلوں کی نشاندہی کی گئی ہے وہ یہ ہیں۔

1- عورتیں اور غربت
2- عورتوں کی تعلیم و تربیت
3- عورتیں اور صحت
4- عورتوں کے خلاف تشدد
5- عورتیں اور مسلح تصادم
6- عورتیں اور معیشت
7- برسراقتدار خواتین اور فیصلہ سازی
8- عورتوں کی ترقی کے لئے ادارہ جاتی طریقہ کار
9- عورتوں کے انسانی حقوق
10- عورتیں اور ذرائع ابلاغ
11- عورتیں اور ماحول اور
12- بچیاں

بیجنگ کانفرنس کے بعد کئے جانے والے اقدامات

مختلف حکومتوں' اقوام متحدہ کے نظام اور سول معاشرے نے عورتوں کے بارے میں چوتھی عالمی کانفرنس کے مقاصد کے حصول کے لئے بھرپور کوششیں کی ہیں۔ حکومتوں نے عورتوں کے خلاف ہر قسم کے امتیاز کے خاتمے کے بارے میں اقوام متحدہ کے کنونشن' انسانی حقوق سے متعلق بین الاقوامی اور علاقائی قوانین اور بیجنگ پلیٹ فارم فار ایکشن کے مطابق ملکی قوانین پر نظرثانی کی ہے۔ قومی اور بین الاقوامی سطح پر انصاف کے حصول کے لئے عدالتوں تک عورتوں کی رسائی کے طریقہ کار کو بہتر بنایا گیا ہے اور مختلف ملکوں میں عدالتوں نے ایسے فیصلے دیئے ہیں جن سے جنسی مساوات کے عزم کی عکاسی ہوتی ہے۔

مختلف حکومتوں نے منصوبہ بندی اور پالیسی سازی کے عمل کے ذریعے عورتوں کے روزمرہ زندگی کے مسائل زیادہ موثر انداز میں حل کرنے کے لئے اقدامات کئے ہیں۔ یہ منصوبے اور پالیسیاں دور حاضر کے بڑے بڑے چیلنجوں کا مقابلہ کرنے اور خاص طور سے غربت کے خاتمے کیلئے تیار کی گئی ہیں۔

غیر سرکاری تنظیموں نے عورتوں کے اختیارات اور ہر سطح پر فیصلہ سازی کے عمل میں ان کی یکساں شمولیت کے لئے زیادہ موثر کردار ادا کیا ہے۔ اقوام متحدہ کے ادارے اب پالیسی اور فیصلہ سازی کے اہم عہدوں پر تقرریوں کے سلسلے میں جنسی مساوات پر خاص طور سے توجہ دے رہے ہیں تاکہ یہ ادارے عورتوں اور مردوں میں مساوات کے مقصد کے حصول کے لئے زیادہ موثر ثابت ہو سکیں۔

عالمی کانفرنسوں اور سربراہ اجلاسوں کے نتیجے میں جنسی مساوات کے مسائل حل کرنے کی کوششیں

عالمی کانفرنسوں اور سربراہ اجلاسوں کے نتیجے میں بھی جنسی مساوات کے مسئلوں پر توجہ دینے کا سلسلہ جاری ہے مثال کے طور پر اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی اور جون 2000ء میں سماجی ترقی کے بارے میں ہونے والی عالمی لیڈروں کی پنج سالہ جائزہ کانفرنس کے تیاری اجلاس جیسے مختلف بین الاقوامی فورموں میں غربت اور عورتوں سے امتیاز کے درمیان تعلق کو اجاگر کیا گیا۔

غربت کے خاتمے کے لئے عورتوں کے اختیارات میں اضافے اور جنسی مساوات کو موثر ذرائع قرار دینے پر بھی توجہ دی جا رہی ہے۔

خصوصی اجلاس کیوں؟

اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی' بیجنگ پلیٹ فارم فار ایکشن کے پنج سالہ جائزے کے لئے' جس کی منظوری 1995ء کی کانفرنس میں دی گئی تھی' ایک خصوصی اجلاس طلب کرے گی۔ یہ خصوصی اجلاس 5 سے 9 جون 2000ء کو نیویارک میں ہو گا جس کا موضوع ہے۔ "خواتین 2000: جنسی مساوات' ترقی اور امن برائے اکیسویں صدی۔" اس اجلاس کو "بیجنگ پلس فائیو" کا نام بھی دیا گیا ہے۔ جس میں اس سلسلے میں اچھے تجربات' مثبت اقدامات' رکاوٹوں اور باقی ماندہ اہم چیلنجوں پر غور کیا جائے گا۔ اجلاس میں نئی ہزاروی میں جنسی مساوات کے مقصد کے حصول کے لئے اقدامات اور تجاویز پر بھی غور کیا جائے گا۔ اجلاس کے اختتام پر اس میں شریک ملک' بیجنگ پلیٹ فارم فار ایکشن سے عزم نو کے اظہار کے لئے سیاسی اعلان جاری کریں گے۔

بیجنگ پلیٹ فارم فار ایکشن پر عمل در آمد کا اعلیٰ سطح پر جائزہ لینے کی اپیل' جنوری 1998 میں اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی نے کی تھی۔ اس موقع پر اسمبلی نے کہا تھا کہ پلیٹ فارم فار ایکشن پر عمل در آمد کے لئے تمام ملکوں کی طرف سے فوری اور بھرپور اقدامات کی ضرورت ہے تاکہ ہر عمر اور زندگی کے ہر شعبے سے تعلق رکھنے والے لوگوں کے لئے مساوات کے اصول سمیت انسانی حقوق اور بنیادی آزادیوں پر مبنی پر امن' منصفانہ اور درددل رکھنے والی دنیا قائم کی جا سکے۔

خصوصی اجلاس میں کون شرکت کرے گا؟

خصوصی اجلاس میں مختلف حکومتوں اور مبصر ملکوں کے اعلیٰ سطح کے سیاسی نمائندے اور اقوام متحدہ' بین الاقوامی اداروں اور غیر سرکاری تنظیموں کے نمائندے شرکت کریں گے۔

عورتوں کی حیثیت کے بارے میں کمیشن کا کردار

عورتوں کی حیثیت کے بارے میں کمیشن' جو مردوں اور عورتوں کے درمیان مساوات کا علمبردار ہے' خصوصی اجلاس کی تیاری کے فرائض انجام دیتا ہے۔

1995ء میں پلیٹ فارم فار ایکشن کی منظوری کے بعد ہر سال اس کمیشن نے' جو بیجنگ کانفرنس کے فیصلوں کی روشنی میں کئے جانے والے اقدامات کی نگرانی کا ذمہ دار ہے' پلیٹ فارم فار ایکشن کے کئی اہم پہلوؤں کا جائزہ لیا ہے تاکہ ان پر عملدر آمد کی رفتار کا اندازہ کیا جا سکے اور یہ رفتار بڑھانے کے لئے ترجیحات کی سفارش کی جا سکے۔ کمیشن کھلے اجلاسوں کا اہتمام کر رہا ہے جن میں اقوام متحدہ کے تمام رکن ملکوں' خاص اداروں اور مبصروں کو بھرپور شرکت کی اجازت ہو گی۔

تیاری کی سرگرمیاں

خصوصی اجلاس کے لئے قومی' علاقائی اور بین الاقوامی سطح پر مختلف تیاری سرگرمیاں جاری ہیں یا ان کی منصوبہ بندی کی گئی ہے۔ سرگرمیاں یہ ہیں۔

1- حکومتوں کی طرف سے قومی عملی منصوبوں کی تیاری: اب تک ایک سو سولہ حکومتوں اور مبصر ملکوں نے ایسے منصوبے تیار کئے ہیں۔

2- 1999ء اور 2000ء میں پانچ علاقائی اجلاس۔ اکتوبر 1999ء میں تھائی لینڈ کے شہر بنکاک کا اجلاس' نومبر 1999 میں ایتھوپیا کے شہر عدیس بابا کا اجلاس' دسمبر 1999 میں لبنان کے شہر بیروت کا اجلاس' جنوری 2000 میں سوئٹزر لینڈ کے شہر جنیوا کا اجلاس اور فروری 2000 میں پیرو کے شہر لیما کا اجلاس شامل ہیں۔

3- عورتوں کی حیثیت کے بارے میں کمیشن (جو خصوصی اجلاس کی تیاری کے انتظامات کر رہا ہے) کے اجلاسوں میں سے ایک مارچ 1999 کو اور دوسرا تین سے سترہ مارچ 2000ء کو ہوا تھا۔

4- بیجنگ پلس فائیو کے بارے میں اقوام متحدہ کی ورکشاپ' "آئندہ کے اقدامات اور تجاویز" کے موضوع پر نومبر 1999 کو لبنان میں ہوئی تھی۔

5- بیجنگ پلیٹ فارم فار ایکشن پر عمل در آمد کے بارے میں سیکرٹری جنرل کے سوالنامے پر اقوام متحدہ کے رکن ملکوں اور مبصروں کے جوابات اور اقوام متحدہ سیکرٹریٹ کی طرف سے ان کا تجزیہ (A/52/231): اس سلسلے میں ایک سو تیس جواب موصول ہوئے ہیں۔

6- خصوصی اجلاس کے سلسلے میں اقوام متحدہ کے مختلف اداروں اور تنظیموں کی سرگرمیاں۔

7- بیجنگ پلیٹ فارم فار ایکشن کے 12 اہم معاملوں کے بارے میں آن لائن ورکنگ گروپ۔ یہ کام اقوام متحدہ کی وومن واچ ویب سائٹ

(http://www.un.org./women-watch/daw) پر کیا گیا۔

8- دنیا بھر میں غیر سرکاری تنظیموں کی سرگرمیاں۔

ایک عزم

صنفی مسئلوں اور عورتوں کی ترقی کے بارے میں سیکرٹری جنرل کی خصوصی مشیر اینجلا ای وی کنگ نے اکتوبر 1991 میں جنرل اسمبلی کے 54ویں اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے اس بات کا اعادہ کیا کہ "جیسا کہ ہم بیجنگ پلیٹ فارم فار ایکشن پر عمل کے سلسلے میں پیش رفت کا جائزہ لینے کی غرض سے خصوصی اجلاس کے لئے تیار ہیں اور اس سلسلے میں مزید اقدامات کا عزم رکھتے ہیں۔ ہمیں یہ بات تسلیم کرنی چاہیے کہ جنسی مساوات کے مقصد کے حصول کے لئے بہت کچھ کیا جا چکا ہے۔ اس بارے میں کئی شعبوں کو ابھی تک ہماری فکر، توجہ اور توانائی کی ضرورت ہے۔"

خواتین اقوام متحدہ میں

"میرے خیال میں اقوام متحدہ میں جن مسائل پر غور کیا جاتا ہے ان میں کوئی بھی مسئلہ ایسا نہیں ہے جس کا تعلق عورتوں سے نہ ہو۔ امن و سلامتی' انسانی تحفظ اور انسانی حقوق جیسے ہر مسئلے سے عورتیں بھی اتنی ہی متاثر ہیں جتنے کہ مرد' اس لئے انتہائی ضروری ہے کہ عورتیں یکساں تعداد اور یکساں قوت کے ساتھ ان مسئلوں کے حل کے لئے عالمی ادارے میں موجود ہونی چاہئیں۔"

کوفی عنان' سیکرٹری جنرل اقوام متحدہ

سیکرٹری جنرل کوفی عنان مکمل جنسی مساوات کے مقصد کے حصول کے لئے اقوام متحدہ میں کی جانے والی نئی کوششوں میں پیش پیش ہیں۔ اس مقصد سے اپنی گہری وابستگی کا اظہار کرتے ہوئے سیکرٹری جنرل نے عالمی ادارے میں ہر سطح پر خاص طور سے پالیسی سازی کے اعلیٰ عہدوں پر جنسی توازن برقرار رکھنے کے کام کو اولیت دی ہے۔

اس سلسلے میں انہوں نے سیکرٹریٹ میں عورتوں کی حیثیت بہتر بنانے کی غرض سے عملی منصوبے پر عمل در آمد کے لئے پالیسیاں وضع کی ہیں۔ یہ منصوبہ 1994ء میں تیار کیا گیا تھا۔ پالیسیوں میں انتظامی عزم و ارادے اور عملی اقدامات پر زور دیا گیا ہے جن میں کم مدت کے اہداف کا حصول اور موثر نگرانی شامل ہے تاکہ 2000ء تک یکساں جنسی مساوات کا وہ مقصد حاصل کیا جاسکے جو جنرل اسمبلی نے مقرر کیا ہے۔ اگرچہ ابھی تک یہ مقصد حاصل نہیں کیا گیا لیکن اسے حقیقت کا روپ دینے کے لئے کوششیں تیز کرنا ہوں گی۔

خواتین اعلیٰ عہدوں پر

جنسی توازن کے لئے نئی کوششوں کی وجہ سے اقوام متحدہ میں اعلیٰ عہدوں پر خاصی تعداد میں خواتین کے تقرر کی راہ ہموار ہوئی ہے۔ اس سلسلے میں اپنے عزم کو پورا کرنے کے لئے سیکرٹری جنرل نے ایک لائق خاتون لوئس فریشت کو ڈپٹی سیکرٹری جنرل مقرر کیا ہے۔ جنرل اسمبلی نے یہ عہدہ 1997ء میں قائم کیا تھا جو عالمی ادارے کے سیکرٹریٹ میں دوسرا بڑا عہدہ ہے۔

1990ء کے عشرے کے دوران بڑی تعداد میں خواتین' اقوام متحدہ کے کئی پروگراموں اور اداروں میں اعلیٰ عہدوں پر فائز ہوئیں' ان کے نام اور عہدے یہ ہیں۔ کارل بلیمی' ایگزیکٹیو ڈائریکٹر' بچوں کے بارے میں اقوام متحدہ کا فنڈ (یونیسف)' کیتھرین برٹنی' ایگزیکٹو ڈائریکٹر' عالمی ادارۂ خوراک (ڈبلیو ایف پی) ڈاکٹر گرو ہارلم برنٹ لینڈ' ڈائریکٹر جنرل عالمی ادارۂ صحت (ڈبلیو ایچ او) صاداقو اوگاٹا اقوام متحدہ کی ہائی کمشنر برائے پناہ گزین (یو این ایچ سی آر) میری رابنسن اقوام متحدہ کی ہائی کمشن برائے انسانی حقوق (یو این ایچ سی ایچ آر) اور نفیس صادق ایگزیکٹو ڈائریکٹر اقوام متحدہ کا فنڈ برائے آبادی (یو این ایف پی اے) ستمبر 1999ء میں سیکرٹری جنرل کی نامزدگی پر سلامتی کونسل نے سوئٹزرلینڈ کی اٹارنی کارل ڈل پونٹے کو روانڈا اور سابق یوگو سلاویہ کے بارے میں بین الاقوامی فوجداری ٹربیونل کا پراسیکیوٹر مقرر کیا۔ مسز ڈل پونٹے نے ایک اور خاتون' کینیڈا کی جسٹس لوئس آربر کی جگہ لی جو 1996ء سے پراسیکیوٹر کے عہدے پر کام کر رہی تھیں۔ روانڈا کے بارے میں بین الاقوامی فوجداری ٹربیونل کی صدر' جنوبی افریقہ کی جسٹس نیوایننتھن پلے ناوی ہیں۔

سیکرٹری جنرل نے اقوام متحدہ سیکرٹریٹ میں اعلیٰ کیبنٹ عہدوں پر بھی خواتین کا تقرر کیا ہے۔ ان دنوں اینجلا ای وی کنگ' جنسی مسئلوں اور عورتوں کی ترقی کے بارے میں سیکرٹری جنرل کے معاون اور خصوصی مشیر کے طور پر خدمات انجام دے رہی ہیں۔ رافعہ سلیم' انسانی وسائل کے انتظام کے بارے میں سیکرٹری جنرل کی معاون ہیں اور گیلیان ایم سورنسن خارجہ تعلقات سے متعلق سیکرٹری جنرل کے معاون کے عہدے پر فائز ہیں۔ مسز کنگ نے سیکرٹری جنرل کے خصوصی مشیر کی حیثیت سے عملی منصوبے کے اہداف کے حصول کے لئے پالیسیاں اور حکمت عملیاں مرتب کی ہیں اور انہوں نے مختلف محکموں کے سربراہوں کی طرف سے منصوبے پر عمل در آمد کی نگرانی کے لئے انسانی وسائل کے انتظام سے متعلق دفتر میں بھی کام کیا ہے۔

حال ہی میں یعنی یکم مئی 2000ء کو سیکرٹری جنرل نے پولینڈ کی ڈینوٹا ہسبز کو یورپ کے لئے اقوام متحدہ کے اقتصادی کمیشن کا ایگزیکٹو سیکرٹری مقرر کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ عالمی ادارے کے کسی علاقائی کمیشن میں ایگزیکٹو سیکرٹری کے عہدے پر فائز ہونے والی یہ پہلی خاتون ہوں گی۔ اس کے علاوہ اقوام متحدہ کے چار علاقائی کمیشنز میں سے تین میں خواتین ڈپٹی ایگزیکٹو سیکرٹری کے طور پر

خدمات انجام دے رہی ہیں۔ ان میں اقتصادی اور سماجی کمیشن برائے مغربی ایشیا' اقتصادی اور سماجی کمیشن برائے ایشیا اور بحرالکاہل اور اقتصادی کمیشن برائے افریقہ شامل ہیں۔

اقوام متحدہ: صف اول کے ملکوں میں

پالیسی سازی اور قائدانہ عہدوں پر خواتین کے تقرر کے بڑھتے ہوئے رجحان کے پیش نظر اقوام متحدہ نے اپنے بیشتر رکن ملکوں کے لئے معیار مقرر کیا ہے جو ابھی پورا نہیں ہوا۔ بین الپارلیمانی یونین کے اعداد و شمار کے مطابق صرف سولہ ملکوں میں پچیس فیصد یا اس سے زیادہ خواتین پارلیمنٹ کی رکن بنتی ہیں۔ دنیا بھر میں حکومت کے انتظامی شعبے میں وزیر' وزیر مملکت' نامزد وزیر' نائب وزیر' سیکرٹری آف سٹیٹ' ڈپٹی سیکرٹری آف سٹیٹ یا پارلیمانی سیکرٹری جیسے محض گیارہ اعشاریہ سات فیصد اعلیٰ عہدوں پر خواتین کا تقرر کیا جاتا ہے۔ اقوام متحدہ کی پروٹوکول اور رابطہ سروس کے مطابق یکم مئی 2000ء کو دنیا میں صرف آٹھ خواتین سربراہ مملکت یا حکومت تھیں۔

اقوام متحدہ سیکرٹریٹ میں پالیسی سازی اور دوسرے اعلیٰ عہدوں پر خواتین کی تعداد میں نمایاں اضافہ ہوا ہے۔ ڈائریکٹر یا اس سے اوپر کے عہدوں پر چوبیس اعشاریہ پانچ فیصد خواتین تعینات ہیں۔ مجموعی طور پر 30 مئی 2000ء کو تمام پیشہ ورانہ اور اعلیٰ سطح کے عہدوں پر خواتین کی تعداد اڑتیس اعشاریہ نو فیصد تھی۔

اقوام متحدہ میں خواتین کی بدولت تبدیلی کا رجحان

اقوام متحدہ میں فیصلہ سازی کی سطح پر خواتین کی موجودگی' عورتوں کے مقاصد کے فروغ کے لئے انتہائی اہم ہے کیونکہ ایسے عہدوں پر خواتین کی بڑھتی ہوئی تعداد تبدیلی کے لئے موثر ذریعہ ثابت ہو سکتی ہے۔ وہ اب عالمی ادارے کی پالیسیوں' پروگراموں اور ایجنڈے پر براہ راست اثر انداز ہو سکتی ہیں' دوسری عورتوں کے لئے مثالی کردار ادا کر سکتی ہیں اور عورتوں کے کردار کے بارے میں عام تصور کو بدل سکتی ہیں۔

تاہم اس سلسلے میں حالیہ برسوں میں پیش رفت کے باوجود' اقوام متحدہ اس ہدف سے خاصا پیچھے ہے جو جنرل اسمبلی نے 2000ء تک تمام سطحوں پر مکمل جنسی توازن کے لئے مقرر کیا ہے۔ حالانکہ عملی منصوبے کے تحت اعلیٰ سطح کے عہدوں پر خواتین کی تقرریوں میں نمایاں اضافہ ہوا ہے لیکن پیشہ ورانہ سطح پر خواتین کی نمائندگی میں مثبت پیش رفت نہیں ہوئی۔ اور اس میں سالانہ ایک اعشاریہ دو فیصد کی کم شرح سے اضافہ ہو رہا ہے۔ اگر یہی شرح برقرار رہی تو مذکورہ ہدف' 2012ء سے پہلے پورا نہیں کیا جا سکے گا۔ تاہم سیکرٹری جنرل کی یہ پالیسی کہ اس سلسلے میں پروگرام منیجروں کو جواب دہ بنایا جائے ایک موثر ذریعہ ثابت ہو رہی ہے۔

سیکرٹری جنرل کے اقدامات نے اقوام متحدہ کی ہیت بدل دی ہے۔ یہ اقدامات عالمی ادارے کے اصولوں کے منافی موجودہ جنسی عدم توازن ختم کرنے کی جاری کوششوں کا لازمی حصہ ہیں۔ ان اقدامات کے نتیجے میں پالیسی سازی کے عہدوں پر خواتین کی بڑھتی ہوئی تعداد سے اقوام متحدہ میں مکمل جنسی توازن قائم کرنے کے سلسلے میں دور رس مثبت اثرات مرتب ہوں گے اور یہ مقصد جلد حاصل کیا جا سکے گا۔

مزید اطلاعات کے لئے رابطہ افسر۔

ایلزبتھ روزیکا ڈیمپسے
شعبہ ترقی و انسانی حقوق
اقوام متحدہ کا محکمہ تعلقات عامہ
کمرہ نمبر S-1040C
اقوام متحدہ' نیویارک NY10017
ٹیلی فون: 1742-963(212)' فیکس 1186-963(212)

عورتیں اور غربت

دنیا میں ڈیڑھ ارب لوگ روزانہ ایک ڈالر یا اس سے کم آمدنی پر گزارہ کرتے ہیں جن میں زیادہ تعداد عورتوں کی ہے۔ علاوہ ازیں 'غربت کے دائرے میں عورتوں اور مردوں کے درمیان فرق' پچھلے عشرے میں برابر بڑھتا رہا ہے جسے "غربت نسواں" قرار دیا گیا ہے۔ دنیا بھر میں عورتیں اوسطاً مردوں کی کمائی کے نصف سے کچھ زیادہ کماتی ہیں۔

غربت کا شکار عورتوں کو اکثر و بیشتر قرضے' زمین اور وراثت جیسے اہم وسائل تک رسائی سے محروم رکھا جاتا ہے۔ ان کی محنت کی نہ تو قدر کی جاتی ہے اور نہ ہی اس پر کوئی مناسب معاوضہ دیا جاتا ہے۔ ان کے علاج معالجے اور غذائی ضروریات کو ترجیح نہیں دی جاتی' تعلیم اور امدادی ذرائع تک ان کی رسائی بہت کم ہوتی ہے اور گھر اور معاشرے میں فیصلہ سازی کے کام میں ان کو شریک نہیں کیا جاتا۔ غربت کے چکر میں پھنسی ہوئی عورتوں کی رسائی ان وسائل اور سروسز تک نہیں ہو پاتی جن سے ان کی حالت بدل سکتی ہو۔

خواتین کے بارے میں 1995ء میں بیجنگ میں ہونے والی چوتھی عالمی کانفرنس میں پلیٹ فارم فار ایکشن کی منظوری دی گئی۔ اس میں بارہ اہم مسئلوں کی نشاندہی کی گئی ہے جن میں عورتوں پر بڑھنے والے غربت کے بوجھ کا مسئلہ بھی شامل ہے۔ مذکورہ بارہ مسئلوں کے حل کے لئے بین الاقوامی برادری' حکومتوں اور سول معاشرے کی طرف سے خصوصی اقدامات کی ضرورت پر زور دیا گیا ہے۔

عورتوں کی حیثیت کے بارے میں اقوام متحدہ کے کمیشن نے 1996ء میں اپنے چالیسویں اجلاس میں عورتیں اور غربت کے مسئلے پر غور کیا اور تجویز پیش کی کہ اقوام متحدہ کے رکن ملک اور جنسی مساوات پر مبنی غربت کے خاتمے کی پالیسیوں اور پروگراموں سمیت بین الاقوامی برادری اس سلسلے میں مزید اقدامات کرے۔ اجلاس میں ایسے اقدامات پر اتفاق رائے کیا گیا جن کا مقصد بے روزگاری' خرابی صحت' زچگی' حمل' بیوگی' معذوری اور بڑھاپے کی حالت میں عورتوں کو اقتصادی اور سماجی تحفظ دینے کے لئے پالیسیاں وضع کرنا اور اس بات کو یقینی بنانا کہ بچوں اور دوسرے زیر کفالت افراد کی ذمہ داری عورتیں' مرد اور معاشرہ مشترکہ طور پر برداشت کرے۔

دنیا میں عورتیں زیادہ غریب ہیں

بیجنگ کانفرنس کی ایک اہم کامیابی یہ ہے کہ اس میں حکومتوں نے عورتوں اور مردوں میں غربت کے مسئلے کو جداگانہ طور پر تسلیم کیا ہے۔ اس کے نتیجے میں غربت کے بارے میں پالیسیوں پر نظرثانی کی گئی تاکہ خاص طور سے دیہی علاقوں کی عورتوں کی ضروریات پوری کی جاسکیں۔ اس کانفرنس کے باعث غربت کے مسئلے کی وسیع تر انداز میں توضیح کی جانے لگی۔ ایک توضیح یہ ہے کہ غریب لوگوں کی نہ صرف کم سے کم بنیادی ضروریات پر توجہ دی جائے بلکہ مواقع سے محروم رکھنے کے رجحان کا بھی خاتمہ کیا جائے۔

پلیٹ فارم فار ایکشن پر عملدر آمد کرنے والے بے شمار ملکوں نے اس سلسلے میں کئی اقدامات کا حوالہ دیا جن میں سے چند یہ ہیں۔

1- یوگنڈا میں اب یہ اتفاق رائے پایا جاتا ہے کہ غربت کے خاتمے کے قومی لائحہ عمل میں جنسی مساوات کے پہلو کو شامل کرکے ہی ملک سے 2017 تک غربت کے خاتمے کا مقصد حاصل کیا جاسکتا ہے۔

2- کیمرون' مڈگاسکر اور نائیجر نے غربت کے خاتمے سے متعلق قومی پروگراموں میں عورتوں کو خاص طور سے ہدف بنایا ہے۔

3- سینی گال نے اعلیٰ فیصلہ ساز افسروں کے لئے صنفی تربیت کا اہتمام کیا ہے تاکہ ترقیاتی منصوبہ بندی میں جنسی مساوات کے پہلو کو شامل کیا جاسکے۔

4- 1998ء میں سماجی امور کے بارے میں فلسطینیوں کی وزارت نے ایسے خصوصی منصوبوں کے لئے وسائل مخصوص کئے جن کا مقصد خواتین میں کاروباری مہارت پیدا کرنا تھا۔

5- ڈنمارک کی ترقیاتی امداد سے متعلق پالیسی میں اس بات پر زور دیا گیا ہے کہ تمام پروگراموں میں جنسی مساوات کے پہلو کو شامل کیا جائے۔

6- سنگاپور نے چھوٹے خاندانوں کی حالت بہتر بنانے کی اسکیم شروع کی ہے جس کا مقصد تعلیم اور رہائش کی سہولتوں تک رسائی کے لئے کم آمدنی والے کنبوں کی مدد کرنا ہے۔

عورتیں اور عالمگیریت

عالمی معیشت کی عالمگیریت کے منفی اثرات' عورتوں پر غیر متناسب انداز میں مرتب ہوتے ہیں۔

عالمی منڈیوں سے معیشت کے بڑھتے ہوئے ربط کی وجہ سے اکثر و بیشتر سرکاری اخراجات میں کمی کرنا پڑتی ہے اور ایسے سماجی پروگرام تیار کئے جاتے ہیں جن سے خاندانوں پر قیمتوں کا بوجھ بڑھتا ہے اور یہ اضافی بوجھ عورتوں کو برداشت کرنا پڑتا ہے۔

1- چین نے اطلاع دی ہے کہ عورتوں میں غربت کے خاتمے کے بارے میں اس کے جامع نقطہ نظر کی وجہ سے غریب لوگوں کی تعداد جو 1995ء میں ساڑھے چھ کروڑ تھی کم ہو کر 1998ء میں چار کروڑ بیس لاکھ رہ گئی۔ غربت سے چھٹکارہ حاصل کرنے والوں میں ساٹھ فیصد عورتیں تھیں۔

2- افریقہ کے بیشتر ملکوں کی طرح زمبیا بھی عورتوں پر قرضوں کی واپسی کے منفی اثرات کم کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ ملک میں سماجی عملی پروگرام پر عمل کیا جارہا

ہے جس کے ذریعے عورتوں کو تعلیم اور علاج معالجے کی سہولتوں کی فراہمی کے لئے فنڈز فراہم کئے جائیں گے۔
3- 1997ء میں میکسیکو میں شروع کئے جانے والے پروگرام "Progresea" کے تحت روزگار، تعلیم، صحت اور غذا کے شعبوں میں غریب عورتوں کی مدد کی جاتی ہے۔
4- برطانیہ اور امریکہ میں کم سے کم اجرتوں کے نفاذ سے دونوں ملکوں میں بالترتیب تیرہ لاکھ اور ستاون لاکھ عورتوں کو فائدہ پہنچا ہے۔
5- جارجیا میں طویل المعیاد سرمایہ کاری اور ٹیکس پالیسیوں کے عورتوں پر پڑنے والے اثرات کے جائزے سے ایسی پالیسیاں وضع کی گئی ہیں جن سے عورتوں پر اقتصادی تبدیلی کے منفی اثرات کم کرنے میں مدد ملی ہے۔
6- جرمنی میں شوہروں سے علیحدگی اختیار کرنے والی بے گھر ماؤں کی امداد کے آزمائشی منصوبے نے ان عورتوں کو معاشرے سے جوڑ دیا ہے اور انہیں روزگار بھی فراہم کیا گیا ہے۔

تبدیلی کے لئے اہم بات

دنیا کے کروڑوں افراد کو غربت اور بھوک کے چکر سے نکالنے کے لئے ضروری ہے کہ عورتوں کو اختیارات تفویض کئے جائیں۔ اقتصادی اور تعلیمی مواقع تک عورتوں کی رسائی اور انہیں ایسے مواقع سے استفادہ کرنے کا اختیار دینے سے غربت کے خاتمے کی راہ میں حائل بڑی رکاوٹ پر قابو پایا جائے گا۔

قرضوں، خاص طور سے مختصر معیاد کے قرضوں کی فراہمی، غربت کے خاتمے کی انتہائی مقبول اور کامیاب حکمت عملی ہے۔ غربت کے خاتمے کے بارے میں اقوام متحدہ کے ترقیاتی ادارے کی 1998ء کی رپورٹ کے مطابق اب تک دنیا بھر میں کوئی ایک کروڑ عورتیں، چھوٹے قرضوں کے نظاموں تک رسائی حاصل کر سکی ہیں۔

بیجنگ کانفرنس کے بعد اس سلسلے کی مثالیں درج ذیل ہیں۔
1- 1997ء میں امریکہ نے کاروبار کرنے والی عورتوں کو مجموعی طور پر چھ کروڑ ستر لاکھ ڈالر کے 10 ہزار سے زیادہ قرضے فراہم کئے۔
2- برازیل میں چھوٹے کاشتکاروں اور کاروبار سے متعلق بینک نے اپنے فنڈز کا انتیس فیصد حصہ قرضے کے طور پر عورتوں کو فراہم کیا۔
3- جاپان نے ستائیس ہزار دیہی عورتوں کو سود سے پاک قرضے دیئے ہیں۔
4- 1994ء سے زرعی منصوبوں میں حصہ لینے والی چھیانوے فیصد فلسطینی عورتوں نے قرض پروگراموں سے استفادہ کیا۔
5- ٹرینی ڈاڈ اور ٹوبیگو میں چھوٹے کاروبار کی ترقی سے متعلق کمپنی نے عورتوں میں پینسٹھ فیصد قرضے تقسیم کئے ہیں۔
6- سوڈان میں آبادی کے بارے میں اقوام متحدہ کے فنڈ نے کم آمدنی والی عورتوں کا معیار زندگی بہتر بنانے کی غرض سے انہیں کاروبار شروع کرنے کے لئے رقم فراہم کی ہے۔
7- ویت نام میں بچوں کے بارے میں اقوام متحدہ کے فنڈ کی امداد سے ایک منصوبہ شروع کیا گیا ہے جس کا دائرہ 28 صوبوں کے 198 کیمون میں ساٹھ ہزار سے زیادہ غریب عورتوں تک بڑھایا گیا ہے۔ منصوبے کے تحت ان عورتوں کو چھوٹے قرضے فراہم کئے گئے ہیں اور روزی کمانے کے بنیادی طریقے بتائے گئے ہیں۔

بیجنگ پلیٹ فارم فار ایکشن نے ملکوں پر یہ بھی زور دیا کہ وہ وراثتی اور ملکیتی حقوق سمیت اقتصادی وسائل تک عورتوں کی مکمل اور یکساں رسائی کے لئے قانونی اور انتظامی اصلاحات کریں۔ تاہم اس شعبے میں پیش رفت کی رفتار کم ہے۔ بولیویا، ملائیشیا، تنزانیہ اور زمبابوے سمیت کم تعداد میں ملکوں نے عورتوں کو وراثتی حقوق دینے کے لئے اپنے قوانین میں تبدیلی کی ہے۔

عورتوں کی زیر کفالت کنبے

ترقی یافتہ اور ترقی پذیر ملکوں میں ایسے خاندانوں کی تعداد بہت زیادہ ہے جن کی سربراہ عورتیں ہیں۔ عورتوں کے زیر کفالت کنبوں کو، جن کی رسائی مردوں کی آمدنی تک نہیں ہے، مردوں کے زیر کفالت خاندانوں کے مقابلے میں عموماً غریب تصور کیا جاتا ہے۔ عورتوں کے زیر کفالت خاندان، بڑھتی ہوئی بے روزگاری اور سماجی اور فلاحی اخراجات میں کمی سے زیادہ متاثر ہوتے ہیں۔ اس مسئلے کے حل کے لئے درج ذیل اقدامات کئے گئے ہیں۔
1- اٹلی میں 1988ء کے بجٹ قانون کے تحت غریب خاندانوں کی جن میں سے بیشتر کی سربراہ عورتیں تھیں بنیادی ضروریات پوری کرنے کے لئے پچیس کروڑ روپے مختص کئے گئے۔
2- ایران اور جاپان نے ایسے پروگراموں کے لئے رقوم مخصوص کی ہیں، جن کے ذریعے عورتوں کے زیر کفالت دیہی خاندانوں کے لئے منافع بخش روزگار کا بندوبست کیا جاتا ہے۔
3- سنگاپور نے چھوٹے خاندانوں کی بہتری کے لئے اسکیم شروع کی ہے جس کا مقصد خاص طور سے عورتوں کے زیر کفالت کم آمدنی والے خاندانوں کی تعلیم اور رہائش کی سہولتوں تک رسائی میں مدد دینا ہے۔
4- یونان نے عورتوں کے زیر کفالت کنبوں کی امداد کے لئے الاؤنس مقرر کئے ہیں۔

عورتوں کی تعلیم و تربیت

تعلیم حاصل کرنا انسان کا حق اور اقتصادی اور سماجی ترقی کا ایک ناقابل تنسیخ عنصر ہے۔ تعلیم تک عورتوں کی مکمل اور یکساں رسائی کو یقینی بنانا' عورتوں کے اختیارات میں اضافے اور جنسی مساوات' ترقی اور امن کے مقاصد کے حصول کے لئے انتہائی ضروری ہے۔

مبینہ ترقی کے باوجود' تعلیم تک عورتوں اور مردوں کی رسائی میں ابھی تک خاصا فرق ہے۔ عورتوں اور لڑکیوں میں ناخواندگی کی بڑھتی ہوئی شرح کو کم کرنا ایک فوری عالمی ضرورت ہے۔ اعداد و شمار سے متعلق یونیسکو کے ادارے کے ایک اندازے کے مطابق دنیا کے ساڑھے ستاسی کروڑ ناخواندہ بالغ افراد میں دو تہائی خواتین ہیں۔ جنوبی ایشیا کی ہر پانچ عورتوں میں کم سے کم تین ان پڑھ ہیں اور ایک اندازے کے مطابق افریقہ اور عرب کے ملکوں میں تمام عورتوں کی نصف تعداد ابھی تک ناخواندہ ہے۔

نوجوانوں میں خواندگی کی شرح میں عدم مساوات کم ہے۔ یورپ شمالی امریکہ' لاطینی امریکہ اور جزائر غرب الہند اور مشرقی ایشیاء اور اوشیانیا سمیت دنیا کے بہت سے خطوں میں پندرہ سے چوبیس سال تک نوجوانوں کی خواندگی شرح میں اب کوئی جنسی امتیاز نہیں ہے۔

1995ء میں بیجنگ میں خواتین کے بارے میں چوتھی عالمی کانفرنس نے جس پلیٹ فارم فار ایکشن کی منظوری دی ان میں بارہ مسئلوں کی نشاندہی کی گئی جن کے حل کے لئے حکومتوں اور بین الاقوامی برادری کے فوری اقدامات پر زور دیا گیا۔ ان بارہ مسئلوں میں سے ایک تعلیم اور تربیت تک عورتوں کی مکمل اور یکساں رسائی کا معاملہ ہے۔

1997ء میں عورتوں کی حیثیت کے بارے میں اقوام متحدہ کے کمیشن کے اکتالیسویں اجلاس نے شعبہ تعلیم کی تمام پالیسیوں اور پروگراموں میں جنسی مساوات کا پہلو شامل کرنے سمیت تعلیم تک عورتوں کی رسائی بہتر بنانے کے لئے مزید اقدامات کی سفارش کی۔ کمیشن نے اپنے متفقہ اعلان میں تعلیم' تربیت اور لیبر مارکیٹ کے درمیان اشتراک عمل اور روزگار کے رجحانات' آمدنی اور روزگار کے مواقع پیدا کرنے کے لئے مزید تحقیق پر زور دیا۔

جہالت کا خاتمہ

دنیا کے بیشتر حصوں میں' بچیوں میں تعلیم تک رسائی نہ ہونے کے باعث بالغ عورتوں میں ناخواندگی کی شرح بہت زیادہ ہے۔

عورتوں میں ناخواندگی کے خاتمے سے متعلق حکمت عملیوں میں اس بات پر توجہ دی جانی چاہیے کہ لڑکیاں' تعلیم تک یکساں طور پر رسائی حاصل کر سکیں اور بنیادی تعلیم مکمل کر سکیں۔ علاوہ ازیں تمام جدید ذرائع کو بروئے کار لاتے ہوئے خواندگی کی جامع مہمات شروع کی جائیں اور ان کے ذریعے بالغ عورتوں کی تعلیم کو بھی یقینی بنایا جائے۔ بیجنگ کانفرنس کے بعد کئی ملکوں نے عورتوں میں ناخواندگی کے خاتمے کے لئے مزید کوششیں کی ہیں جو یہ ہیں۔

1- بنگلہ دیش' برازیل' چین' مصر' بھارت' انڈونیشیا' میکسیکو' نائیجیریا اور پاکستان پر مشتمل E-9 ملکوں نے جن میں مجموعی طور پر دنیا کی آبادی کے نصف لوگ اور دنیا کے ستر فیصد ناخواندہ افراد رہتے ہیں تعلیم سب کیلئے کا مقصد حاصل کرنے کی غرض سے خاص کوششیں کی ہیں اور اس سلسلے میں عورتوں اور بچیوں کی تعلیم کو اولیت دی گئی ہے۔

2- نیپال ان بہت سے ملکوں میں شامل ہے جو غریب خاندانوں یا دیہی علاقوں کی لڑکیوں کو وظائف دیتے ہیں۔ دیہی علاقوں کی کامیاب طالبات کو مراعات دی جاتی ہیں تاکہ وہ اپنے آبائی گاؤں میں معلمہ کے فرائض انجام دے سکیں۔

3- بوٹسوانا میں ایک بھرپور قومی مہم کے تحت خواندگی کی کلاسوں' خواندگی کے عاملہ منصوبوں اور فاصلاتی تعلیم کے شعبے میں مردوں کے مقابلے میں عورتوں کا اندراج زیادہ کیا جاتا ہے۔

4- برکینو فاسو میں سٹیلائیٹ سکولوں' غیر روائتی تعلیمی مراکز اور خواندگی کے تربیتی سنٹرز میں کوٹہ سسٹم رائج کیا گیا ہے۔ تاکہ ان میں پچاس فیصد طالبات کا اندراج یقینی بنایا جا سکے۔

5- سینی گال کی اطلاعات کے مطابق ملک میں عورتوں کی ناخواندگی کی شرح میں کمی ہوئی ہے۔ سکولوں میں لڑکیوں کے داخلے کی شرح اب باون اعشاریہ نو فیصد ہے جو پہلے پینتس فیصد تھی۔

6- بھوٹان کا کہنا ہے کہ اس کے قومی پروگراموں کے نتیجے میں غیر روائتی تعلیمی پروگراموں سے استفادہ کرنے والوں میں ستر فیصد عورتیں ہیں۔

بنیادی تعلیم تک عام رسائی

پرائمری اور سیکنڈری سکول کی سطح پر لڑکیوں اور لڑکوں کے داخلے کی شرح میں دنیا کے تقریباً تمام خطوں میں اضافہ ہوا ہے۔

تاہم بیشتر ملکوں میں عورتوں اور مردوں کے درمیان فرق بدستور قائم ہے۔ کئی ثقافتوں میں روائتی رویے اب بھی موجود ہیں جن کے نتیجے میں والدین اپنی بچیوں کو سکول بھیجنے سے کتراتے ہیں۔

سکولوں میں سیکنڈری کی سطح پر لڑکوں اور لڑکیوں میں فرق بڑھ جاتا ہے۔ کیونکہ خاص طور سے دیہی یا پسماندہ علاقوں میں بڑی تعداد میں لڑکیاں' لڑکوں کے مقابلے میں سکول جلد چھوڑ جاتی ہیں۔ جلد شادی' کم عمری میں حاملہ ہو جانا' خاندان کا سہارا بننے کی مجبوری یا روزگار کے حصول کے لئے کوئی ہنر سیکھنا' لڑکیوں کے سکول جلد چھوڑ جانے کی وجوہات میں شامل ہیں۔

بعض ملکوں نے پرائمری اور سیکنڈری تعلیم تک لڑکیوں کی رسائی یقینی بنانے کے لئے مختلف اقدامات کئے ہیں جو یہ ہیں۔

1- کیمرون میں' بچوں کے بارے میں اقوام متحدہ کے فنڈ کی امداد سے شروع کئے جانے والے افریقی لڑکیوں کے تعلیمی پروگرام نے 1997 اور 1998ء کے درمیان لڑکیوں کے داخلے کی شرح میں آٹھ فیصد اضافہ کیا ہے۔

2- یوگنڈا نے سب لوگوں کے لئے پرائمری تعلیم کی ایک پالیسی وضع کی ہے۔ جس کے تحت تمام یتیموں اور ہر خاندان کے چار بچوں کے تعلیمی اخراجات حکومت برداشت کرتی ہے۔ پالیسی کے تحت ان چار میں سے دو کا لڑکی ہونا ضروری ہے۔

3- الجزائر اور ایران نے دیہی اور صحرائی علاقوں میں مفت بورڈنگ سکول قائم کئے ہیں اور لڑکیوں کے داخلے کے لئے خاص کوششیں کی ہیں۔

4- چین اور یمن نے طلباء خاص طور سے طالبات کی ضروریات کے مطابق کلاس شیڈولوں میں ردوبدل کیا ہے اور نصاب کو لچک دار بنایا ہے۔

5- ترکی میں ایک قانون نافذ کیا گیا ہے جس کے تحت پانچ سے آٹھ سال کی عمر کے بچوں اور بچیوں کے لئے تعلیم لازمی قرار دی گئی ہے۔

6- بینن ان ملکوں میں شامل ہے جنہوں نے لوگوں میں لڑکیوں کے لئے سیکنڈری تعلیم کی اہمیت کا شعور اجاگر کرنے کی غرض سے مہم شروع کر رکھی ہے۔

7- ارجنٹائن' گھانا' انڈونیشیاء اور سیشلز نے دس سال کی عمر تک مفت اور لازمی تعلیم تک لڑکیوں کی یکساں رسائی کو یقینی بنانے کے لئے قانونی اقدامات کئے ہیں۔

8- سیکنڈری کی سطح پر لڑکیوں کے جلد سکول چھوڑنے کے رجحان کو روکنے کے لئے میکسیکو نے تعلیمی نصاب میں تبدیلیاں کی ہیں اور اس میں خاندانی منصوبہ بندی اور کم عمری میں حاملہ ہونے اور جلد والدین بننے کے اثرات کا شعور اجاگر کرنے کے کورس شامل کئے گئے ہیں۔

9- کینیا کے بعض حصوں میں شوہروں سے علیحدگی اختیار کرنے یا بیوہ ہو جانے والی ماؤں کے لئے گشتی سکول قائم کئے گئے ہیں۔

اعلیٰ تعلیم میں کامیابیاں

پچھلے 20 برس کے دوران اعلیٰ تعلیم کے حوالے سے نمایاں پیش رفت ہوئی ہے۔ یہ بات انتہائی دلچسپی کی حامل ہے کہ جن ملکوں میں اعلیٰ تعلیم کو نمایاں طور پر فروغ ملا ہے وہاں مردوں کے مقابلے میں عورتوں کے داخلے کی شرح میں اضافہ ہوا ہے۔

1- نمیبیا میں اعلیٰ تعلیم کے اداروں میں مردوں کے مقابلے میں 50 فیصد زیادہ عورتوں کا اندراج کیا جاتا ہے۔

2- کینیڈا' نیوزی لینڈ' امریکہ اور بہت سے یورپی ملکوں کے علاوہ لاطینی امریکہ اور کیریبین کے بعض ملکوں میں اعلیٰ تعلیمی اداروں میں عورتوں کے داخلے کی شرح پچاس فیصد سے زیادہ ہے۔

3- لیبیا کی اطلاع کے مطابق مردوں کے مقابلے میں زیادہ عورتیں اعلیٰ تعلیم کے لئے ملک سے باہر جاتی ہیں۔

4- ناروے میں پی ایچ ڈی کرنے والوں میں چونتیس فیصد عورتیں ہوتی ہیں۔

5- الجزائر نے بتایا ہے کہ ملک کی چھیاسی اعشاریہ چھ فیصد طالبات اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کی کوشش کرتی ہیں۔

پیشہ ورانہ تربیت اور سائنس اور ٹیکنالوجی

فنی اور پیشہ ورانہ تعلیم کے شعبوں میں جنسی امتیاز کا سلسلہ جاری ہے۔ حتیٰ کہ پیشہ ورانہ تعلیم کے جن شعبوں میں عورتوں کو آزادانہ رسائی حاصل ہوئی ہے وہاں بھی وہ روائتی طور پر عورتوں کے مخصوص پیشوں کا انتخاب کرتی ہیں۔ دریں اثناء پیشہ ورانہ تربیت کے پروگراموں میں عورتوں کی تعداد بدستور کم ہے۔ کئی ملکوں میں عورتوں کو تعلیم کے غیرروایتی شعبوں کی طرف راغب کرنے کے لئے خصوصی اقدامات کئے گئے ہیں۔

1- آسٹریا میں ٹیکنیکل سکولوں میں لڑکیوں کا داخلہ بڑھانے کے لئے کمپیوٹر اور انٹرنٹ کے مخصوص کورسوں کا اہتمام کیا جاتا ہے۔

2- زمبیا نے سائنس اور ٹیکنالوجی کے شعبے میں طالبات کے داخلے کی حوصلہ افزائی کے لئے ٹھوس اقدامات کئے ہیں۔

3- سینٹ ونسنٹ اور گرینا ڈائنز نے بتایا ہے کہ سکولوں میں رہنما کونسلروں کی تعیناتی سے تعلیم کے غیرروایتی شعبوں میں لڑکیوں کی تعداد میں اضافہ ہوا ہے۔

4- ہالینڈ میں "1995 سے 1998 تک کے لئے خواتین اور ٹیکنالوجی لائحہ عمل" تیار کیا گیا جس کا مقصد انجینئرنگ اور ٹیکنالوجی کے شعبوں کے انتخاب کے سلسلے میں لڑکیوں اور عورتوں کی حوصلہ افزائی کرنا تھا۔

5- کیوبا نے یونیورسٹیوں میں ملک گیر تربیتی پروگرام شروع کئے ہیں تاکہ عورتوں میں پیشہ ورانہ مہارت کو فروغ دیا جا سکے۔

جنسی امتیاز کا خاتمہ

حکومتوں میں یہ احساس بڑھتا جا رہا ہے کہ تعلیمی نظاموں میں جنسی امتیاز کا عنصر موجود ہے جو درسی کتابوں' تعلیمی نصابوں' اساتذہ کے رویے اور تربیت سے ظاہر ہوتا ہے۔ اس امتیاز کے خاتمے کے لئے کئی ملکوں نے مختلف اقدامات کئے ہیں۔

1- کینیا میں جنسی امتیاز کا شعور اجاگر کرنے کے بارے میں ورکشاپوں کے نتیجے میں اساتذہ اور شعبہ تعلیم کے اہلکاروں میں آگاہی بڑھی ہے۔

2- لکسمبرگ نے پورے تعلیمی نظام میں جنسی امتیاز کے جائزے کا عمل شروع کیا ہے اور اس کا آغاز نرسری کی کلاسوں میں بچوں کے کھیلنے کودنے کی عادات کے مشاہدے سے کیا گیا ہے۔

3- کولمبیا نے اس سلسلے میں ایک کمیٹی تشکیل دی ہے اور اساتذہ' ایڈیٹروں اور مواصلات کے شعبے سے متعلق پیشہ ور افراد جیسے خاص گروپوں کے لئے جنسی امتیاز کے موضوع پر تربیتی کورسوں کا اہتمام کیا ہے۔

4- اٹلی میں درسی کتابوں کے ناشروں کے لئے خود سے لاگو کیا جانے والا ضابطہ اخلاق وضع کیا گیا ہے۔

عورتیں اور صحت

اچھی صحت اور خوشحالی دنیا کی بیشتر عورتوں کے لئے ادھورا خواب ہے۔ کئی ملکوں میں عورتیں اپنی پوری زندگی میں علاج معالجے کی بنیادی سہولتوں تک مساویانہ رسائی سے محروم رہتی ہیں۔

بچپن میں علاج معالجے اور بیماریوں سے بچاؤ کے سلسلے میں اکثر و بیشتر لڑکوں کے مقابلے میں لڑکیوں پر کم توجہ دی جاتی ہے۔ عورتوں کو عہد شباب اور پورے تولیدی عرصے میں علاج معالجے کی ناکافی سہولتیں دستیاب ہوتی ہیں اور تولیدی صحت کے مراکز تک ان کی رسائی نہیں ہوپاتی۔ جس کے نتیجے میں جلد حمل ٹھہرنے' ایڈز اور دوسرے جنسی امراض غیر محفوظ اسقاط حمل اور حمل اور زچگی سے متعلق پیچیدگیوں کے خطرات بڑھ جاتے ہیں۔

1995 میں بیجنگ میں ہونے والی عورتوں کے بارے میں چوتھی عالمی کانفرنس نے اعلیٰ ترین معیار کی جسمانی اور ذہنی صحت کو عورتوں کا حق تسلیم کیا۔ کانفرنس نے پلیٹ فارم فار ایکشن کی منظوری دی جس میں علاج معالجے کی مناسب قابل استطاعت اور معیاری سہولتوں تک عورتوں اور لڑکیوں کی عام رسائی کو یقینی بنانے کی ضرورت پر زور دیا گیا ہے۔ یہ پلیٹ فارم فار ایکشن کے ان بارہ اہم مسئلوں میں سے ایک معاملہ ہے' جن پر حکومتوں اور بین الاقوامی برادری کی فوری توجہ کی ضرورت ہے۔

1999ء میں عورتوں کی حیثیت کے بارے میں اقوام متحدہ کے تینتالیسویں اجلاس میں صحت کے شعبے کی تمام پالیسیوں اور پروگراموں میں عورتوں کی مساویانہ حیثیت کا پہلو شامل کرنے سمیت عورتوں کی صحت کا معیار بہتر بنانے کے لئے مزید اقدامات تجویز کئے گئے۔ اجلاس میں عورتیں اور متعدی امراض' ذہنی صحت اور پیشہ ورانہ اور ماحولیاتی صحت کے بارے میں متفقہ طور پر سفارشات مرتب کی گئیں۔ ان شعبوں پر بیجنگ کانفرنس میں توجہ نہیں دی گئی تھی۔

زچگی کے موقع پر عورت کی جان کو خطرہ

دنیا میں ہر منٹ بعد کوئی نہ کوئی عورت حمل اور زچگی کے دوران پیدا ہونے والی پیچیدگیوں کے باعث ہلاک ہو جاتی ہے۔ ان میں سے بیشتر اموات روکی جا سکتی ہیں۔

ان کی بنیادی وجہ' علاج معالجے' خاص طور سے وضع حمل کے دوران دیکھ بھال کی سہولتوں تک عورتوں کی مساویانہ رسائی کی کمی ہے۔

عالمی ادارہ صحت کے اندازے کے مطابق دنیا بھر میں حمل سے متعلق امراض کی وجہ سے سالانہ تقریباً چھ لاکھ عورتیں ہلاک اور اسی لاکھ معذور ہو جاتی ہیں۔

بیجنگ کانفرنس کے بعد سے مختلف ملکوں اور بین الاقوامی تنظیموں نے اطلاع دی ہے کہ ڈاکٹروں اور دائیوں کی مدد سے زچگی کے واقعات میں اضافہ ہو رہا ہے اور اس سلسلے میں ڈاکٹروں اور دائیوں کو تربیتی سہولتیں فراہم کی جا رہی ہیں۔

1- نائیجیریا میں بچوں کے بارے میں اقوام متحدہ کے فنڈ کی امداد سے زچہ کی شرح اموات کم کرنے کے لئے دو ہزار روایتی دائیوں کی تربیت کا ایک منصوبہ شروع کیا گیا ہے تاکہ ان عورتوں کی مدد کی جا سکے جو وضع حمل کے موقع پر علاج

معالجے کی سہولتیں حاصل نہیں کر سکتیں۔

2- پیرو نے "صحت مندانہ زچگی کے لئے 10 اقدامات" کے بارے میں ایک آزمائشی پروگرام شروع کیا ہے جس کا مقصد اس سلسلے میں علاج معالجے کی سہولتوں کے نظام میں خامیوں کی نشاندہی کرنا اور انہیں دور کرنا ہے۔

3- انڈونیشیا میں عورتوں کی امداد کے بارے میں شعبوں اور ہسپتالوں کی ترقی سے معاشرتی وسائل' محفوظ زچگی کے لئے (جن میں' دیہات کو ایمبولینسوں کی فراہمی اور وہاں زچہ بچہ ہسپتالوں کا قیام شامل ہے) بروئے کار لانے میں کامیابی ہوئی ہے۔

4- ایران میں صحت کے دیہی مراکز قائم کئے گئے ہیں تاکہ علاج معالجے کی سہولتوں کی مرکزیت ختم کر کے یہ سہولتیں دیہات اور دور دراز علاقوں تک پہنچائی جائیں۔

5- میکسیکو میں ٹیلی فون سروس کے ذریعے' جسے "پلینی فیکائل" کہا جاتا ہے' دور دراز علاقوں کے لوگوں کو علاج معالجے کی سروسز تک بہتر رسائی کی سہولت فراہم کی گئی ہے۔

6- یوگنڈا میں ہنگامی امداد کے دیہی پروگرام کے ذریعے زچہ کی اموات کم کرنے اور ڈاکٹروں اور دائیوں کی نگرانی میں وضع حمل کے واقعات بڑھانے میں مدد ملی ہے۔ نگرانی کے اس نظام میں روایتی دایہ گیری' صحت مراکز اور ہسپتالوں کو آپس میں ملا دیا گیا ہے۔

ایڈز اور جنسی طور پر منتقل ہونے والے دوسرے امراض

مردوں کے مقابلے میں عورتوں میں ایڈز کا مرض پھیلنے کی شرح میں تیزی سے اضافہ ہو رہا ہے۔ 1999ء میں ایڈز کے مرض میں مبتلا ہونے والے نئے لوگوں کی تعداد چھپن لاکھ تھی جن میں تیئس لاکھ عورتیں تھیں۔ HIV کا شکار ہونے والے 95 فیصد افراد کا تعلق ترقی پذیر ملکوں سے ہے جہاں صورتحال برابر بگڑتی جا رہی ہے۔ خاص طور سے افریقہ میں ایڈز کے مرض میں مبتلا ہونے والی عورتوں کی تعداد اب مردوں کے مقابلے میں زیادہ ہے۔ افریقی ملکوں میں 25 برس سے کم عمر عورتوں کی جان اس مرض کی وجہ سے خطرے میں ہے۔

حیاتیاتی اور ثقافتی عناصر کو عورتوں کے HIV یا ایڈز میں مبتلا ہونے کی بڑی وجہ قرار دیا گیا ہے۔ ان میں علم اور اطلاعات تک رسائی میں کمی' اقتصادی انحصار اور کئی لحاظ سے ان حالات پر قابو پانے کا فقدان شامل ہے' جن میں جنسی عمل واقع ہوتا ہے۔ خاص طور سے ترقی پذیر ملکوں میں ایڈز سے متاثرہ عورتوں کی علاج معالجے کی سہولتوں تک رسائی بہت محدود ہے۔ اس کی وجہ سے یہ ہے کہ ان ملکوں میں علاج معالجے کی سہولتوں پر اخراجات میں کمی کی جا رہی ہے اور وسائل غیر متناسب انداز میں مردوں پر خرچ کئے جا رہے ہیں۔ کئی ملکوں نے یہ بات بھی تسلیم کی ہے کہ جنسی طور پر پھیلنے والے دوسرے امراض کے خطرات بھی بڑھ رہے ہیں۔ جن سے تولیدی صحت شدید متاثر ہوتی ہے اور عورتیں بانجھ پن کا شکار ہو سکتی ہیں۔

1- ڈومینکن ری پبلک میں ایڈز کے پھیلاؤ کو روکنے کے لئے آبادی سے متعلق اقوام متحدہ کے فنڈ کے ایک منصوبے کے تحت عورتوں کو معالجے کی

جاتی ہیں، صحت کے عملے کو تربیت دی جاتی ہے اور کنڈوم فراہم کئے جاتے ہیں۔
2- برکینوفاسو نے عورتوں کو HIV یا ایڈز کے بارے میں تعلیم دینے کے لئے ایک حکمت عملی وضع کی ہے، جس کے تحت جنسی مباشرت کے محفوظ طریقوں کو عام کرنے کے لئے طبی عملے کو تربیت فراہم کی جاتی ہے۔
3- کانگو نے عورتوں کے لئے کنڈوم کا طریقہ رائج کیا ہے تاکہ انہیں جنسی طریقے سے منتقل ہونے والی بیماریوں اور HIV کے اثرات سے محفوظ رکھا جا سکے۔
4- یونان نے 1997 کو عورتوں کے ایڈز کے مرض میں مبتلا ہونے کی شرح میں کمی کا سال قرار دیا ہے کیونکہ ایسے تمام مریضوں کا خفیہ طور پر مفت علاج کیا جاتا ہے۔
5- جبوتی نے جنسی طریقے سے منتقل ہونے والی بیماریوں سے بچاؤ کا ایک مرکز قائم کیا ہے۔
6- روانڈا میں ایسی بیماریوں کے علاج کے لئے دوائیں فراہم کرنے کی غرض سے خصوصی اقدامات کئے گئے ہیں۔

تولیدی صلاحیت پر خود سے کنٹرول

اگرچہ بہت سی عورتیں جدید مانع حمل طریقوں سے واقف ہیں لیکن ان طریقوں کے بارے میں معلومات کی دستیابی اور ان کے استعمال میں خاصا فرق اب بھی موجود ہے۔

ثقافتی پابندیوں اور اپنے جسم کی خوبصورتی برقرار رکھنے کے بارے میں عورتوں کی کم علمی کے علاوہ بچوں کی تعداد کا تعین کرنے سے متعلق خصوصاً دیہات کی عورتوں اور لڑکیوں میں خود مختاری کا فقدان، مانع حمل کی راہ میں بڑی رکاوٹیں ہیں۔

کئی ملکوں میں اسقاط حمل اور مانع حمل طریقوں کے استعمال کی اب بھی اجازت ہے۔ صحت کے عالمی ادارے کے مطابق دنیا بھر میں سالانہ تیرہ فیصد یا ایک اندازے کے مطابق 80 ہزار عورتیں اسقاط حمل کے غیر محفوظ طریقوں کی وجہ سے ہلاک ہو جاتی ہیں۔ اگر عورتوں کی رسائی خاندانی منصوبہ بندی یا اسقاط حمل سے متعلق پیچیدگیوں کو دور کرنے کے مراکز تک ہو جائے تو اس سلسلے میں اموات کی شرح کو کم کیا جا سکتا ہے۔ کئی ملکوں نے اس بارے میں اقدامات کئے ہیں۔
1- روسی فیڈریشن نے مانع حمل ذرائع کی دستیابی بڑھانے سمیت کئی پالیسیاں وضع کی ہیں جن کی بدولت اسقاط حمل کی شرح کم ہو گئی ہے۔
2- بھارت نے آبادی میں اضافے پر قابو پانے کے لئے ہدف حاصل کرنے کے نقطہ نظر کی جگہ اور طریقہ اپنایا ہے جس کے تحت عورتوں کو مرضی کے مطابق مانع حمل کے طریقے استعمال کرنے اور تولیدی صحت بہتر بنانے کی اجازت دیدی گئی ہے۔
3- نیوزی لینڈ میں لوگوں کو مانع حمل طریقوں سے آگاہ کرنے کے لئے دو قسم کی آڈیو کیسٹ مفت فراہم کی جاتی ہیں۔
4- بینن نے لوگوں میں اسقاط حمل کے خطرات کے بارے میں شعور اجاگر کرنے کے لئے اقدامات کئے ہیں۔
5- گیانا، پرتگال اور روس نے سماجی یا طبی بنیادوں پر اسقاط حمل کے لئے رہنما اصول وضع کئے ہیں یا اس نظام الاوقات میں توسیع کر دی ہے جس میں اسقاط حمل کی اجازت ہوتی ہے۔

اس ضرورت کو تسلیم کیا گیا ہے کہ تولیدی حفظان صحت اور خاندانی منصوبہ بندی میں مردوں کا کردار بڑھایا جائے اور ان کی یہ غلط فہمی دور کی جائے کہ یہ صرف عورتوں کے مسائل ہیں۔ مثال کے طور پر:
1- بھارت میں مردوں کو بچوں کی نشوونما کی نگرانی کرنے کی ذمہ داری سونپنے اور بچوں کی دیکھ بھال کے طریقے سکھانے کے لئے کوششیں کی گئی ہیں۔
2- نمیبیا کے شمال مغربی علاقے میں مزدوروں کی خواہش پر اقوام متحدہ کے ایک ادارے (UNFPA) نے تولیدی حفظان صحت اور خاندانی منصوبہ بندی کے بارے میں مذاکروں کا اہتمام کیا ہے۔

ناقص غذائیت

کم یا ناقص غذائیت کی وجہ، عورتوں کو خوراک کی غیر مساویانہ تقسیم ہے جو عورتوں یا لڑکیوں کی صحت کے لئے انتہائی نقصان دہ ہے۔ آیوڈین کی کمی کی وجہ سے بے شمار عورتیں خون کی کمی اور کئی امراض کا شکار ہو جاتی ہیں، ان میں حمل کی پیچیدگیاں پیدا ہو جاتی ہیں اور کئی عورتیں وضع حمل کے دوران ہلاک ہو جاتی ہیں۔

صحت کے عالمی ادارے کے ایک اندازے کے مطابق دنیا بھر میں 50 فیصد حاملہ عورتیں خون کی کمی کا شکار ہیں۔ اس سلسلے میں مندرجہ ذیل اقدامات کئے گئے ہیں۔
1- اطلاعات کے مطابق آیوڈین کی کمی سے متاثر ہونے والے 67 فیصد ملکوں نے آیوڈین ملے نمک کا استعمال عام کرنے کے کام میں پیشرفت کی ہے۔
2- برونڈی میں حاملہ عورتوں اور شیر خوار بچوں میں آیوڈین کے کیپسول تقسیم کئے جاتے ہیں۔
3- الجزائر میں آئرن کی کمی دور کرنے والی اشیاء کا استعمال عام کرنے سے 1996 میں لوگوں میں خون کی کمی کی شرح گھٹ کر 17 فیصد رہ گئی ہے جو 1980 میں 40 فیصد تھی۔
4- فلپائن میں گھر اور معاشرے میں خوراک کی پیداوار بڑھانے کا پروگرام شروع کیا گیا ہے، جس کے تحت کچن گارڈن کے لئے بیج، نیری اور دوسرے پودے فراہم کئے جاتے ہیں تاکہ ہر خاندان کے لئے خوراک کا تحفظ یقینی بنایا جا سکے۔

عورتوں کی اوسط عمر میں اضافے اور طرز زندگی میں تبدیلی کی وجہ سے کینسر، دل کے امراض، جوڑوں کا درد اور دوسری موذی بیماریاں خاص طور سے عمر رسیدہ عورتوں میں عام ہو گئی ہیں۔ یہ بات بھی تسلیم کی جا رہی ہے کہ دنیا بھر میں ذہنی دباؤ کے شکار تقریباً 40 کروڑ افراد اور مایوسی کے شکار 34 کروڑ لوگوں میں عورتوں کی تعداد زیادہ ہے۔ غربت، گھریلو سطح پر الگ تھلگ ہونے، کام کی زیادتی، تعلیم نہ ہونے کے باعث اختیارات میں کمی، اقتصادی لحاظ سے دوسروں کی محتاجی اور ہر قسم کے تشدد کی وجہ سے اکثر عورتوں کی ذہنی صحت اور عمومی بھلائی بری طرح متاثر ہوتی ہے۔

عورتوں کے خلاف تشدد

"عورتوں کے خلاف تشدد غالباً انسانی حقوق کی انتہائی شرمناک خلاف ورزی ہے۔ اس کا جغرافیہ' ثقافت یا امارت کی حدود سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ جب تک یہ خلاف ورزی جاری ہے ہم مساوات' ترقی اور امن کی راہ پر حقیقی پیش رفت کا دعویٰ نہیں کر سکتے۔"

کوفی عنان: سیکرٹری جنرل اقوام متحدہ

عورتوں کے خلاف کئی قسم کا تشدد روا رکھا جاتا ہے جن میں گھروں پر تشدد' جنسی زیادتی' عورتوں اور لڑکیوں کی سمگلنگ' جبری جسم فروشی اور مسلح تنازعات میں تشدد یعنی عورتوں کا قتل' ان کی اجتماعی بے حرمتی' جنسی غلامی اور انہیں زبردستی حاملہ بنانے کے واقعات شامل ہیں۔ ان میں عزت اور غیرت کی خاطر عورتوں کا قتل' جہیز سے متعلق تشدد کے واقعات' بچیوں کو پیدا ہوتے ہی ہلاک کر دینا' اولاد نرینہ کی خاطر کئی کئی شادیاں کرنا' لڑکیوں کے ختنے اور دوسرے تکلیف دہ رسوم و رواج بھی شامل ہیں۔

1993ء میں اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی نے عورتوں کے خلاف تشدد کے خاتمے کے بارے میں اعلان کی منظوری دی' جس کے ذریعے بین الاقوامی سطح پر اس بات کو تسلیم کیا گیا ہے کہ عورتوں کے خلاف تشدد' انسانی حقوق کی خلاف ورزی اور عورتوں سے امتیازی رویئے کی ایک قسم ہے۔

1995ء میں بیجنگ میں عورتوں کے بارے میں چوتھی عالمی کانفرنس نے پلیٹ فارم فار ایکشن کی منظوری دی۔ اس میں جن بارہ اہم مسئلوں کی نشاندہی کی گئی ان میں عورتوں کے خلاف تشدد کا معاملہ بھی شامل ہے۔ ان مسئلوں کے حل کے لئے حکومتوں' بین الاقوامی برادری اور سول معاشرے کے اقدامات پر زور دیا گیا ہے۔

1998ء میں عورتوں کی حیثیت کے بارے میں اقوام متحدہ کے کمیشن کے بیالیسویں اجلاس کے دوران ممبر ملکوں اور بین الاقوامی برادری کے لئے تمام متعلقہ پالیسیوں اور پروگراموں میں عورتوں کی مساویانہ حیثیت کا پہلو شامل کرنے سمیت عورتوں کے خلاف تشدد کے خاتمے کی غرض سے اقدامات تجویز کئے گئے۔ اجلاس میں عورتوں اور لڑکیوں کے ہر طرح کے کاروبار کی روک تھام' تارکین وطن کارکنوں' خصوصاً عورتوں اور بچوں کے حقوق کا تحفظ اور عورتوں کے خلاف تشدد کے بارے میں مربوط تحقیق کی حوصلہ افزائی کے کام میں غیر سرکاری تنظیموں کا ہاتھ بٹانے کے لئے اقدامات سے اتفاق کیا گیا۔

بین الاقوامی برادری کا رد عمل

1995ء میں بیجنگ کانفرنس کے بعد سے عورتوں کے خلاف تشدد کے خاتمے کے لئے بین الاقوامی سطح پر کئی اہم اقدامات کئے گئے جو یہ ہیں:۔

1- 6 اکتوبر 1999ء کو اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی نے عورتوں کے خلاف ہر قسم کے امتیاز کے بارے میں کنونشن کے عبوری مسودے کی منظوری دی جس کے تحت عورتوں کو صنفی بنیاد پر تشدد کے واقعات سمیت اپنے انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں کے ازالے کے لئے کوشش کرنے کا حق دیا گیا۔

2- 1997ء میں جنرل اسمبلی نے جرائم کی روک تھام اور فوجداری مقدمات پر انصاف کے شعبے میں عورتوں کے خلاف تشدد کے خاتمے کے بارے میں حکمت عملیوں اور عملی اقدامات کی منظوری دی۔

3- جون 1998ء میں بین الاقوامی فوجداری عدالت کے قانون کی منظوری دی گئی۔ جس کے تحت سابق یوگوسلاویہ اور روانڈا کے بارے میں فوجداری ٹریبونلز' خاص طور سے عورتوں کے خلاف جرائم کی سماعت کر رہے ہیں۔

4- بین الاقوامی سطح پر منظم جرائم کے خلاف اقوام متحدہ کے مجوزہ کنونشن کے مسودے میں انسانوں خصوصاً عورتوں اور بچوں کی سمگلنگ پر خاص توجہ دی گئی ہے۔

گھریلو تشدد کے واقعات

گھریلو تشدد' خصوصاً بیویوں کو مارنا پیٹنا' عورتوں کے خلاف بڑے پیمانے پر تشدد کے واقعات کی ایک قسم ہے۔ کئی ملکوں میں تشدد کے ان واقعات کے جائزے کے مطابق 20 فیصد سے زیادہ عورتوں پر تشدد وہ مرد کرتے ہیں جن کے ساتھ وہ رہتی ہیں۔ عالمی بینک کی 1993 کے بارے میں عالمی ترقیاتی رپورٹ کے مطابق عصمت دری اور گھریلو تشدد کی وجہ سے 15 سے 44 برس کی عورتوں کی زندگی کے خوشگوار سال ضائع ہو جاتے ہیں۔

بیجنگ پلیٹ فارم فار ایکشن پر عمل کرتے ہوئے اقوام متحدہ کے رکن ملکوں اور بین الاقوامی برادری نے گھریلو تشدد کے مسئلے سے موثر انداز میں نمٹنے کے لئے طریقے تلاش کئے ہیں۔

1- کئی ملکوں نے ایسے قانون کی منظوری دی ہے جس کے تحت بیوی پر شوہر کے تشدد کو کسی اجنبی کی طرف سے تشدد کے مترادف قرار دیا جاتا ہے۔ سویڈن میں ایسے واقعات کو عورت کی حیثیت کی کھلم کھلا پامالی قرار دیا جاتا ہے اور شوہروں کو اتنی ہی سخت سزا دی جاتی ہے جتنی کہ کسی اجنبی کو ایسے جرم کے ارتکاب پر دی گئی ہو۔

2- آسٹریا' بیلارس' بھوٹان' ہنگری' میکسیکو' پرتگال اور سیشلز نے بیویوں کے خلاف شوہروں کے جنسی تشدد کو جرم قرار دیا ہے۔

3- سری لنکا میں بچوں کے بارے میں اقوام متحدہ کے فنڈ نے گھریلو تشدد روکنے کے لئے حکام اور غیر سرکاری تنظیموں کے اشتراک سے کچھ اقدامات کئے ہیں' جن کے تحت ذرائع ابلاغ اور ورکشاپوں کے ذریعے لوگوں میں شعور اجاگر کیا گیا ہے اور عدلیہ اور قانون نافذ کرنے والے اداروں کو مزید اختیارات دیئے گئے ہیں۔

4- بیلارس' پولینڈ' روس اور زمبابوے ان ملکوں میں شامل ہیں جو تشدد کے شکار لوگوں کی امداد کے لئے انہیں رہائش اور ہاٹ لائن کی سہولتیں فراہم کر رہے ہیں۔

5- الجزائر اور برونائی دارالسلام سمیت کئی ملکوں نے اپنے پولیس کے محکموں میں گھریلو تشدد کی شکایات کے بارے میں شعبے قائم کئے ہیں۔

6- آئس لینڈ نے ایک دو سالہ آزمائشی منصوبہ شروع کیا ہے' جس کا مقصد بیویوں پر تشدد کرنے والے لوگوں کی نگرانی کرنا ہے۔ ریڈ کراس کی ملکی تنظیم روزانہ اس منصوبے کا جائزہ لیتی ہے۔

عورتوں کی سمگلنگ

تارکین وطن کی بین الاقوامی تنظیم کے ایک اندازے کے مطابق عورتوں اور بچوں کا کاروبار اور ان سے جسم فروشی کرانے والے لوگ سالانہ آٹھ ارب ڈالر کما لیتے ہیں۔ یہ مکروہ دھندا کرنے والے لوگ اپنی کمائی منظم جرائم پر لگا دیتے ہیں۔ انہوں نے عالمی سطح پر اس کاروبار کو نہایت تیزی سے پھیلایا ہے۔

غریب عورتیں اور لڑکیاں' اپنے محدود اقتصادی وسائل کی وجہ سے ان لوگوں کا خاص طور پر نشانہ بنتی ہیں۔ بعض عورتوں اور لڑکیوں سے آمدنی اور غربت سے نجات دلانے کا وعدہ کرکے اس دھندے پر آمادہ کیا جاتا ہے جبکہ بیشتر عورتوں کو ان کی مرضی کے خلاف زبردستی جسم فروشی پر مجبور کیا جاتا ہے۔ اس لعنت سے نمٹنے کے لئے:-

1- فلپائن نے سول معاشرے اور دوسری حکومتوں کے تعاون سے ایک منصوبہ شروع کیا ہے جس کے تحت عورتوں اور بچوں کے کاروبار کی روک تھام کرنے والے اداروں کے ارکان کو تربیت دی جاتی ہے اور اداروں کے لئے طریقہ کار وضع کیا جاتا ہے۔

2- لتھوانیا کی پولیس نے منظم جرائم کی تحقیقات کے سلسلے میں ایک ڈویژن قائم کیا ہے تاکہ پولیس کے محکمے کے اندر اس قسم کے کاروبار کی روک تھام کی جا سکے۔

3- چین نے عورتوں اور بچوں کے اغواء اور ان سے جبراً جسم فروشی کرانے کے بارے میں اپنے ضابطہ فوجداری میں ترمیم کی ہے۔

4- میانمار نے سرحدی علاقوں میں عورتوں اور لڑکیوں کی سمگلنگ روکنے کے لئے پیشہ ورانہ تربیت کے آٹھ مراکز قائم کئے ہیں۔

5- ہالینڈ نے ایک قومی رابطہ افسر کا تقرر کیا ہے جس کی ذمہ داری عورتوں کی سمگلنگ کے بارے میں اعداد و شمار کا جائزہ پیش کرنا اور اس کی روک تھام کے طریقے تجویز کرنا ہے۔

6- البانیہ اور روس نے اس مکروہ دھندے کا شکار ہونے والی عورتوں کے لئے تعلیمی مہم شروع کی ہے۔

عورتوں کے ختنے

آبادی کے بارے میں اقوام متحدہ کے فنڈ کے ایک اندازے کے مطابق افریقہ' مشرق وسطی اور ایشیا میں ساڑھے آٹھ کروڑ سے گیارہ کروڑ چالیس لاکھ عورتوں کے ختنے کرائے گئے ہیں۔

اس عمل میں خواتین کی جائے مخصوصہ کا اوپری حصہ کاٹ دیا جاتا ہے اور بعد میں پیشاب اور ماہواری کے لئے چھوٹا سا سوراخ چھوڑ کر باقی حصے کی سلائی کر دی جاتی ہے۔

لڑکیوں کے ختنے سے مختصر اور طویل مدت کے نمایاں اثرات مرتب ہوتے ہیں۔

یہ انتہائی تکلیف دہ عمل ہوتا ہے اور اس سے زخم خراب ہونے اور موت واقع ہونے کے علاوہ وضع حمل کی پیچیدگیاں پیدا ہونے کا اندیشہ ہوتا ہے اور ایڈز کے خطرات بڑھ جاتے ہیں۔ یہ عمل اس مروجہ سماجی اتفاق رائے کا غماز ہے کہ اس طریقے سے لڑکیوں کی دوشیزگی کو شادی ہونے تک برقرار رکھا جا سکتا ہے اور ان کی جنسی خواہش پر قابو پایا جا سکتا ہے۔ ایسی ثقافتوں کے مرد اکثر و بیشتر ختنے نہ کرائی جانے والی لڑکیوں یا عورتوں سے شادی نہیں کرتے۔ انہیں وہ "باکرہ" تصور نہیں کرتے۔

بیجنگ کانفرنس کے بعد اس عمل کے خلاف کئے جانے والے اقدامات یہ ہیں۔

1- ستمبر 1997 میں آبادی کے بارے میں اقوام متحدہ کے فنڈ نے عورتوں کے ختنے کا رجحان ختم کرنے کی بین الاقوامی مہم کے سلسلے میں ایک علمبردار اور فیشن سپر ماڈل وارس ڈیری کو خصوصی سفیر مقرر کیا۔

2- صحت کے عالمی ادارے نے افریقہ اور مشرقی بحیرہ روم کے علاقے میں نرسوں اور مڈوائوز کو اس عمل کے خلاف مہم میں شامل کرنے کی غرض سے ان کے لئے تربیتی مواد تیار کیا ہے اور ورکشاپوں کا اہتمام کیا ہے۔

3- تنزانیہ ان دس ملکوں میں شامل ہے جہاں عورتوں اور لڑکیوں کے بڑے پیمانے پر ختنے کرائے جاتے ہیں۔ ان ملکوں میں اس عمل کو جرم قرار دینے کے لئے قوانین نافذ کئے گئے ہیں اور اس جرم پر جرمانے اور قید کی سزا دی جاتی ہے۔ نو دوسرے ملکوں میں برکینو فاسو' سنٹرل افریقن ری پبلک' جبوتی' گھانا' گنی' سینی گال' ٹوگو' کوٹ ڈی آئیوری اور مصر شامل ہیں۔

4- آسٹریلیا' کینیڈا' نیوزی لینڈ' برطانیہ اور امریکہ جیسے ملکوں نے "جہاں یہ رسم پوری کرنے والے تارکین وطن مقیم ہیں' اس عمل کے خاتمے کے لئے قوانین وضع کئے ہیں۔

5- نائیجیریا نے ختنوں کے عمل سے متاثرہ کم عمر شادی شدہ عورتوں کے علاج معالجے اور بحالی کے لئے ویسکو ویجینل فسٹولا تھیٹر اور مراکز قائم کئے ہیں۔

عورتیں اور مسلح تنازعات

ایک اندازے کے مطابق موجودہ جنگوں میں ہلاک ہونے والی 90 فیصد سویلین آبادی میں بیشتر عورتیں اور بچے ہوتے ہیں جبکہ ایک صدی پہلے جنگوں میں ہلاک ہونے والوں میں 90 فیصد فوجی تھے۔

اگرچہ مسلح تنازعات کے اثرات سے پورا معاشرہ متاثر ہوتا ہے لیکن عورتیں اور لڑکیاں اپنی حیثیت اور اپنی جنس کی وجہ سے زیادہ متاثر ہوتی ہیں۔ جنگی فریق اکثر و بیشتر عورتوں کی بے حرمتی کرتے ہیں بلکہ عورتوں کی اجتماعی بے حرمتی کو بعض اوقات جنگی حربے کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔

مسلح تنازعات میں عورتوں کے خلاف کئے جانے والے دوسرے تشدد کے واقعات میں عورتوں کا قتل، انہیں جنسی غلام بنانا اور جبراً حاملہ بنانا شامل ہے۔

عورتوں کو محض جنگی ہدف تصور نہیں کیا جانا چاہیے۔ وہ انتشار اور تباہی کے عالم میں اپنے خاندان کے لئے ذریعہ معاش کو یقینی بنانے کے سلسلے میں اہم کردار ادا کرتی ہیں۔ وہ نچلی سطح پر قیام امن کی تحریکوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی ہیں اور اپنے معاشرے میں امن کے فروغ کے لئے اہم کردار ادا کرتی ہیں۔ تاہم امن مذاکرات میں خواتین کی عدم موجودگی کی تردید نہیں کی جا سکتی۔

1995ء میں بیجنگ میں عورتوں کے بارے میں چوتھی عالمی کانفرنس نے پلیٹ فارم فار ایکشن کی منظوری دی اس میں جن بارہ اہم مسئلوں کی نشاندہی کی گئی ان میں عورتوں پر مسلح تنازعات کے اثرات کا معاملہ بھی شامل ہے۔ ان مسئلوں کے حل کے لئے حکومتوں اور بین الاقوامی برادری کے اقدامات اور اس بات کی ضرورت پر زور دیا گیا کہ تنازعات کے تصفیے کے عمل میں فیصلہ سازی کی سطح پر خواتین کو مساوی حیثیت میں شامل کیا جائے۔

1998 میں عورتوں کی حیثیت کے بارے میں اقوام متحدہ کمیشن کے بیالیسویں اجلاس نے خواتین اور مسلح تنازعات کے مسئلے پر غور کیا اور اس سلسلے میں پلیٹ فارم فار ایکشن پر عمل درآمد کی رفتار تیز کرنے اور تمام متعلقہ پالیسیوں اور پروگراموں میں عورتوں کی مساویانہ حیثیت کا پہلو شامل کرنے کی غرض سے رکن ملکوں اور بین الاقوامی برادری کے لئے اقدامات تجویز کئے۔

اجلاس میں جن اقدامات سے اتفاق کیا گیا ان میں عورتوں کی مساویانہ دادرسی، پناہ گزین عورتوں اور بے گھر افراد کے مسائل کے حل اور قیام امن، تنازعات سے پہلے اور بعد میں فیصلہ سازی کے عمل اور تنازعات کی روک تھام کے کام میں عورتوں کی شرکت بڑھانے کے اقدامات شامل ہیں۔

بین الاقوامی اقدام

بیجنگ کانفرنس کے بعد مسلح تنازعات میں عورتوں کے خلاف جرائم کے خاتمے کے سلسلے میں بین الاقوامی سطح پر خاصی پیش رفت ہوئی ہے جو یہ ہے۔

1- اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل نے سابق یوگوسلاویہ اور روانڈا میں جرائم کے بارے میں جو ایڈہاک ٹریبونل قائم کئے ہیں ان کے قوانین میں عورتوں کی بے حرمتی کو انسانیت کے خلاف جرم قرار دیا گیا ہے۔ دونوں ٹریبونلوں نے جنسی تشدد کے واقعات کے سلسلے میں کئی فرد جرم عائد کیں۔ روانڈا کے بارے میں ٹریبونل نے ایک شخص کو جنسی تشدد کے باعث قتل کا مجرم قرار دیا۔

2- علاقائی سطح پر انسانی حقوق کے بارے میں امریکی اور یورپی اداروں نے مسلح تنازعات میں جنسی تشدد اور عورتوں کی بے حرمتی کو انسانی حقوق سے متعلق سمجھوتوں کی خلاف ورزی قرار دیا ہے۔ کئی اداروں نے مسلح تنازعات میں عورتوں کے خلاف جنسی تشدد کے واقعات میں مبینہ طور پر ملوث افراد کے خلاف فوجداری اور سول مقدمات قائم کئے ہیں۔

3- ایک بین الاقوامی قانون کے تحت، جو جون 1998ء میں منظور کیا گیا، بین الاقوامی فوجداری عدالت قائم کی گئی اور اسے سنگین بین الاقوامی جرائم کے مرتکب افراد کے خلاف مقدمہ چلانے کا اختیار دیا گیا۔ عدالت کے دائرہ اختیار میں آنے والے جرائم کی توضیح میں عورتوں کے خلاف ہر قسم کے تشدد کے مسئلے کو بھی شامل کیا گیا ہے جو اس طرح سے ہے:۔

قومی، نسلی یا مذہبی گروپوں کی طرف سے بچے کی پیدائش کے لئے کئے جانے والے اقدامات نسل کشی کے زمرے میں آتے ہیں۔

انسانیت کے خلاف جرائم میں عورتوں کی بے حرمتی، جنسی غلامی، جبری جسم فروشی اور زبردستی حاملہ بنانا شامل ہے۔

جنگی جرائم میں عورتوں کی بے حرمتی، جنسی غلامی، جبری جسم فروشی، زبردستی حاملہ بنانا اور دوسرے اقسام کے جنسی تشدد کے ایسے واقعات شامل ہیں جن سے جنیوا کنونشن کی خلاف ورزی ہوتی ہو۔

بے گھر اور پناہ گزین عورتیں

بڑھتے ہوئے مسلح تنازعات اور ان کی وجہ سے کی جانے والی خلاف ورزیوں کے نتیجے میں لوگوں کی طرف سے نقل مکانی اور دوسرے ملکوں میں پناہ حاصل کرنے کا سلسلہ تیز ہو گیا ہے۔ بے گھر ہونے والے لوگوں میں پچھتر فیصد سے زیادہ عورتیں اور بچے ہیں جبکہ بعض پناہ گزینوں میں ان کی شرح 90 فیصد ہے۔

مسلح تنازعات میں عورتوں اور لڑکیوں کے خلاف مختلف اقسام کی زیادتیاں کی جاتی ہیں جن میں عورتوں کی بے حرمتی، جنسی غلامی اور جبری جسم فروشی شامل ہے۔ لڑائی کے دوران عورتیں جن ملکوں میں پناہ حاصل کرتی ہیں وہاں آسانی سے انہیں تشدد کا نشانہ بنایا جاتا ہے اور ان کا استحصال کیا جاتا ہے۔

بین الاقوامی برادری اور رکن ملکوں نے اس سلسلے میں جو اقدامات کئے ہیں وہ یہ ہیں۔

1- پناہ گزینوں کے بارے میں اقوام متحدہ کے ہائی کمشنر نے پناہ گزین عورتوں کے

تحفظ کے لئے رہنما اصول جاری کئے ہیں جن میں ان عورتوں کے خلاف جنسی تشدد کے واقعات کی روک تھام کے طریقے اور ان واقعات کے خلاف اقدامات شامل ہیں۔

2- پناہ گزینوں کے بارے میں عالمی ادارے کے ہائی کمشنر نے بین الاقوامی قانون میں خاص طور سے ایسے حالات میں جن میں جنسی تشدد کے واقعات ہوئے ہوں، پناہ گزین عورتوں کے تحفظ کو یقینی بنانے کے لئے کوششیں کی ہیں۔

3- آسٹریلیا، کینیڈا، فرانس، جرمنی، نیوزی لینڈ، برطانیہ اور امریکہ سمیت کئی ملکوں نے عورتوں کے خلاف تشدد کے ان واقعات کی بنیاد پر انہیں پناہ دی ہے جن میں لڑکیوں کے جبری ختنے کرانا، زبردستی شادی کرنا، جبری اسقاط حمل کرانا، غیرت کی خاطر عورتوں کو قتل کرنا اور گھریلو تشدد کے واقعات شامل ہیں۔

4- کئی رکن ملکوں نے پناہ گزین عورتوں، خصوصاً تشدد کا نشانہ بننے والی عورتوں کو جسمانی اور نفسیاتی امداد فراہم کرنے کی اہمیت کو تسلیم کیا ہے۔

تنازعات کا حل، قیام امن اور امن کا فروغ

حالانکہ عورتوں نے زمانہ امن اور جنگ میں طبی اور انتظامی اہلکار اور انتخابی نگران کی حیثیت سے مختلف کردار ادا کئے ہیں لیکن باضابطہ امن مذاکرات اور جنگ اور امن کے بارے میں پالیسی سازی کے عمل سے انہیں دور رکھا جاتا ہے۔ تاہم تنازعات کے تصفیے میں خواتین کے کردار اور فیصلہ سازی کے عمل میں ان کی صلاحیتوں اور مہارت کے بارے میں اتفاق رائے بڑھ رہا ہے۔

1- ہالینڈ نے "قیام امن کے عمل میں خواتین کی شمولیت" سے متعلق ایک پروگرام شروع کیا ہے جس کے ذریعے اسرائیل اور فلسطینیوں کو مشرق وسطیٰ میں قیام امن کے جاری عمل کے لئے مذاکراتی ٹیموں میں اور سیاسی فیصلہ سازی کے عہدوں پر زیادہ سے زیادہ خواتین مقرر کرنے کا حوصلہ ملا ہے۔

2- افریقہ کے خطے نے 1997ء میں "قیام امن کے لئے خواتین اول" کے نظریئے کو فروغ دیا ہے۔ جس کے تحت قیام امن اور انسانی ہمدردی کے مسئلوں پر کانفرنسوں کا اہتمام کیا گیا اور ان میں منظور کی جانے والی قراردادیں افریقی سربراہان مملکت و حکومت کو پیش کی گئیں۔ علاوہ ازیں افریقی اتحاد کی تنظیم اور اقتصادی کمیشن برائے افریقہ نے 1999 میں امن اور ترقی کے بارے میں خواتین کی کمیٹی قائم کی۔

3- بلجیم نے بچوں کے بارے میں اقوام متحدہ کے فنڈ کے اشتراک سے ایک منصوبہ شروع کیا ہے جس کے ذریعے عورتوں کی ایک غیر سرکاری تنظیم باغی فوج کے زیر حراست بچوں کی نشاندہی کرتی ہے اور ان کی رہائی کے لئے مذاکرات کرتی ہے۔ بلجیم نے تنازعات کے حل کے لئے خاتون مصالحتی نمائندوں کے کردار کی حمایت کی ہے اور فریقین کی عورتوں کے درمیان قیام امن کی کوششوں کے نظریئے کو فروغ دیا ہے۔

4- جارجیا نے عورتوں کی حالت بہتر بنانے کے بارے میں ایک لائحہ عمل کی منظوری دی ہے جس میں مسلح تنازعات میں فیصلہ سازی کے عمل اور قیام امن کی کوششوں میں عورتوں کی بھرپور شرکت یقینی بنانے کا طریقہ کار وضع کرنا شامل ہے۔

5- برطانیہ نے شمالی آئرلینڈ میں قیام امن کے عمل میں عورتوں کی شرکت یقینی بنانے کے لئے اقدامات کئے ہیں۔

6- برطانیہ اور امریکہ سمیت کئی ملکوں میں خواتین وزیر خارجہ اور مختلف محکموں کے سربراہوں سمیت فیصلہ سازی کے انتہائی اعلیٰ عہدوں پر فائز ہیں۔ جس سے تنازعات کی روک تھام کے سلسلے میں مختلف خطوں میں قیام امن کے عمل پر مثبت اثرات مرتب ہوئے ہیں۔

فوج کی بدلتی ہوئی نوعیت

روایتی طور پر عورتیں، مسلح افواج میں سرگرم عمل نہیں ہیں اور بعض ملکوں میں تو فوج میں ان کی شمولیت سے بھی انکار کیا جاتا ہے۔ کئی ملکوں نے فوج میں عورتوں کی شرکت کے حق کو تسلیم کرتے ہوئے مسلح افواج میں عورتوں کی تعداد بڑھانے کے لئے اقدامات کئے ہیں۔ بعض ملکوں میں خصوصاً بین الاقوامی سطح پر تنازعات کی روک تھام قیام امن کی کوششوں اور جنگوں اور قدرتی آفات کے بعد مختلف ملکوں کی تعمیر نو کے سلسلے میں فوج کے کردار میں تبدیلی آ رہی ہے۔ فوج اور پولیس کے اس نئے کردار کی وجہ سے ان شعبوں میں عورتوں کی شرکت کی گنجائش بڑھ رہی ہے۔ بعض مثالیں درج ذیل ہیں:۔

1- کئی رکن ملکوں اور اقوام متحدہ کی خواتین، عالمی ادارے کے امن مشنوں اور انتخابات کی نگرانی کے کام میں شرکت کرتی ہیں۔

2- ڈنمارک کی فوج میں عورتوں کی تعداد بہت زیادہ ہے۔ ملک میں ایسا قانون نافذ کیا گیا ہے جس کے تحت عورتوں کو بھی مردوں کی مساوی شرائط پر فوج میں بھرتی ہونے کی اجازت ہے۔ مختلف رینکوں کے ذریعے عورتوں کی زیادہ سے زیادہ ترقی کے لئے بھی کوششیں کی جا رہی ہیں۔

3- اسرائیل میں عورتوں کے لئے فوجی تربیت لازمی ہے لیکن فوج میں ان کی سروس کی نوعیت مردوں سے مختلف ہوتی ہے۔ ملک میں ایئر فورس میں شمولیت کے طریقہ کار پر نظرثانی کرکے عورتوں کو ہوا بازی کی تربیت کے لئے داخلہ ٹیسٹ کی اجازت دی گئی ہے۔

4- ناروے نے مسلح افواج میں عورتوں کی بھرتی کے لئے مخصوص اہداف مقرر کئے ہیں۔ مثال کے طور پر 2005ء تک فوج میں افسروں اور فوجیوں کے رینکوں میں سات فیصد عورتیں ہوں گی۔

5- آسٹریلیا، 1995ء سے اب تک مسلح افواج میں عورتوں کی بھرتی کی راہ میں حائل ثقافتی اور سماجی رکاوٹوں پر دوبار نظرثانی کرچکا ہے۔

عورتیں اور معیشت

اس حقیقت کے باوجود کہ دنیا بھر کی افرادی قوت میں عورتوں کی تعداد میں برابر اضافہ ہو رہا ہے' معاوضے کی ادائیگی اور حالات کار کے سلسلے میں ان سے جنسی امتیاز برتا جاتا ہے۔

اقتصادی خودمختاری اور کاروبار کے سلسلے میں عورتوں کو رکاوٹوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

ان رکاوٹوں میں تعلیم' تربیت' کام اور قرضوں تک رسائی اور ملکیتی حقوق اور وراثت کے سلسلے میں عورتوں سے امتیاز روا رکھنا' انھیں کم معاوضوں کی ادائیگی' ان کے لئے یکساں کام پر ترقی کے مواقع میں فرق اور ان پر زیادہ سے زیادہ گھریلو ذمہ داریاں عائد ہونا شامل ہیں۔ اقتصادی ابتری کی صورت میں دیہی اور تارکین وطن کارکن عورتیں زیادہ متاثر ہوتی ہیں۔ وہ بے روزگاری کا زیادہ نشانہ بنتی ہیں اور یہاں تک کہ انھیں بلا معاوضہ کام کرنے پر مجبور کردیا جاتا ہے۔

1995ء میں بیجنگ میں عورتوں کے بارے میں چوتھی عالمی کانفرنس نے پلیٹ فارم فار ایکشن کی منظوری دی۔ اس میں جن بارہ اہم مسئلوں کی نشاندہی کی گئی ان میں عورتوں اور مردوں کے درمیان اقتصادی عدم مساوات کا معاملہ بھی شامل ہے ان مسئلوں کے حل کے لئے حکومتوں اور بین الاقوامی برادری کے اقدامات کی ضرورت پر زور دیا گیا ہے۔

عورتوں کی حیثیت کے بارے میں اقوام متحدہ کمیشن کے اکتالیسویں اجلاس نے عورتوں کی اقتصادی خودمختاری کے فروغ کے لئے مزید اقدامات تجویز کئے اور تمام متعلقہ پالیسیوں اور پروگراموں میں عورتوں کی مساویانہ حیثیت کا پہلو شامل کرنے پر زور دیا۔ اجلاس میں جن اقدامات سے اتفاق کیا گیا ان میں کارکنوں' منیجروں' آجروں' اہلکاروں' غیر سرکاری تنظیموں اور یونینوں کے نمائندوں' پروڈیوسروں' گھریلو منیجروں اور صارفین کی حیثیت سے عورتوں کا اثر و رسوخ بڑھانے اور انھیں اقتصادی فیصلہ سازی کا حق دینے کے اقدامات شامل ہیں۔ ان میں لیبر مارکیٹ میں عورتوں اور مردوں کے طبقات ختم کرنے کی غرض سے تعلیمی نظام میں امتیازی رویّوں کے خاتمے کے لئے اقدامات بھی شامل ہیں۔

بین الاقوامی قانونی معیار

اس سلسلے میں کئی بین الاقوامی معیار موجود ہیں۔ جن میں عالمی ادارہ محنت کے کنونشن اور عورتوں کے خلاف ہر قسم کا امتیاز ختم کرنے کا کنونشن شامل ہیں۔ آخر الذکر کنونشن' دوسری باتوں کے علاوہ روزگار تک رسائی کے حوالے سے عورتوں اور مردوں میں مساوات' یکساں معاوضے اور عورتوں کو جنسی طور پر ہراساں کرنے کے واقعات کی روک تھام کے بارے میں ہے۔ تاہم ان کنونشن پر عمل درآمد کے فقدان کی وجہ سے یہ ابھی تک غیر موثر ہیں۔

بیجنگ کانفرنس کے بعد یہ خامی دور کرنے کے لئے اقوام متحدہ کے رکن ملکوں نے اپنے قوانین اور پالیسیوں کو بین الاقوامی کنونشن سے ہم آہنگ کرنے کے لئے اقدامات کئے ہیں جو یہ ہیں۔

1- جاپان نے عالمی ادارہ محنت کے کنونشن کی توثیق کرنے کے علاوہ اپنے لیبر قوانین میں ترمیم کی ہے۔ جس کے تحت اب ملازمتوں میں بھرتی' اجرت پر کام دینے اور ترقی کے سلسلے میں آجروں کے امتیازی رویے پر پابندی عائد کردی گئی ہے۔ اب اٹھارہ سال یا اس سے زیادہ عمر کی عورتوں کے لئے اوور ٹائم پر کام کرنے' چھٹی کے دن یا رات کو ڈیوٹی دینے پر کوئی پابندی نہیں ہوگی۔

2- چین نے عورتوں کو کام پر تحفظ فراہم کرنے اور روزگار کا حق دینے کے لئے نیا قانون اور نگرانی کا نیا طریقہ کار وضع کیا ہے۔

3- 1998ء میں جرمنی نے اپنے لیبر قوانین میں ترمیم کی ہے اور عورتوں سے امتیازی رویے کے سلسلے میں آجروں کی ذمہ داریوں کی دوبارہ توثیق کی ہے۔ اب آجر کو اس بات سے قطع نظر کہ کسی عورت سے کس قدر امتیاز برتا گیا ہے' اسے معاوضہ ادا کرنا پڑتا ہے۔

4- چلی نے 1995ء میں عالمی ادارہ محنت کے قوانین کی توثیق کرنے کے علاوہ 1998ء میں اپنے لیبر قوانین میں ردوبدل کیا اور عورتوں کے تولیدی کردار کے باعث ان سے آجروں کے امتیازی رویئے پر پابندی عائد کردی۔

ملکیتی اور وراثتی حق

چند ملکوں نے زمینوں کی ملکیت پر مردوں کے حق کے رواج کو تبدیل کرتے ہوئے ایسے قانون کی منظوری دی ہے جس کے ذریعے زمین کی ملکیت پر عورتوں کے یکساں حقوق کو تسلیم کیا گیا ہے۔

1- بولیویا' ڈومینکن ریپبلک' ارٹریا' ملائشیاء' نیپال' یوگنڈا' تنزانیہ اور زمبابوے ان ملکوں میں شامل ہیں جنھوں نے زمین پر عورتوں کے ملکیتی حقوق تسلیم کرنے کے لئے قانون وضع کئے ہیں۔

2- 1999ء میں منگولیا کے سول اور عائلی قوانین کے تحت وراثت' زمین' مویشیوں اور دوسری املاک کی ملکیت پر عورتوں کے یکساں حقوق کی ضمانت دی گئی ہے۔

یکساں مواقع اور ناروا سلوک سے تحفظ

بیجنگ کانفرنس کے بعد کئی ملکوں نے عورتوں سے ناروا سلوک اور کام کی جگہ پر مردوں اور عورتوں میں مساوات قائم کرنے کے لئے قوانین کی منظوری دی ہے۔

1- سویڈن نے 1998ء میں اپنے یکساں مواقع کے ایکٹ میں ترمیم کی ہے۔ جس کے تحت کام کی جگہ پر عورتوں کو جنسی لحاظ سے ہراساں کرنے کے واقعات کی روک تھام کے لئے آجروں کی ذمہ داریاں بڑھادی گئی ہیں۔

2- بیلائز اور بھارت نے کام کی جگہ پر جنسی طور پر عورتوں کو تنگ کرنے کے واقعات روکنے کے لئے رہنما اصول مقرر کئے ہیں یا قوانین کی منظوری دی ہے۔

3- انسانی حقوق کے بارے میں کینیڈا کے کمیشن نے 1998ء میں ایسے واقعات کے خلاف ایک پالیسی وضع کی اور جو بعد میں آجروں کو فراہم کی گئی۔

4- ارجنٹائن نے عورتوں اور مردوں کے لئے روزگار کے یکساں مواقع کے

بارے میں ایک منصوبے کی منظوری دی ہے۔ جس کے تحت حکومتوں' نجی شعبے اور لیبر یونینوں نے یکساں مواقع کے فروغ کا نظام وضع کرنے کا عزم کر رکھا ہے۔

5- البانیہ میں 1990ء میں منظور کئے جانے والے آئین میں مردوں اور عورتوں کے لئے یکساں اصول شامل کئے گئے ہیں۔ جس کے نتیجے میں البانیہ کے لیبر قوانین سمیت تمام قوانین اسی اصول کے آئینہ دار ہیں۔

عورتوں کی اقتصادی خودی مختاری کی حمایت

عورتوں کی انتظامی اور پیشہ ورانہ صلاحیتوں کو مستحکم کرنے خاص طور سے انہیں اپنا کاروبار خود چلانے کا موقع دینے کے لئے خصوصی قانون وضع کرنے اور پالیسیاں مرتب کرنے کی ضرورت کو بڑے پیمانے پر تسلیم کیا جا رہا ہے۔ اس سلسلے میں حکومتوں نے مقامی قومی اور بین الاقوامی نظاموں کے لئے پالیسیاں اور منصوبے تیار کئے ہیں تاکہ کاروبار کرنے والی عورتوں کو اطلاعات' ٹیکنالوجی' قرضے اور تربیت کی سہولتیں فراہم کرنے کے علاوہ ان کی تعلیمی استعداد بڑھانے کے لئے پروگرام تیار کئے جا سکیں۔

1- 1999ء میں جمہوریہ کوریا نے کاروبار کرنے والی خواتین کی تنظیم کے قیام کے لئے ایک قانون وضع کیا۔ اس قانون سے عورتوں کے نئے اور پرانے کاروبار کی امداد کے سلسلے میں مرکزی اور بلدیاتی اداروں کی حوصلہ افزائی ہوتی ہے۔

2- امریکہ نے سمال بزنس ایڈمنسٹریشن پروگرام اور مالیاتی اداروں کے فنڈ کے ذریعے چھوٹے کاروبار کرنے والی عورتوں کو مختصر معیاد کے قرضے جاری کئے ہیں تاکہ کاروبار کی مالی گنجائش کو مستحکم کیا جا سکے۔

3- کروشیا نے ایک پروگرام شروع کیا ہے جس کے تحت خصوصاً چھوٹے کاروبار کرنے والی عورتوں کو نرم شرائط پر قرضے فراہم کئے جاتے ہیں۔

4- بینن نے اطلاع دی ہے کہ مئی 1999ء تک چھوٹے کاروبار کی ترقی کے لئے قرضوں کی فراہمی سے متعلق حکومت کے اسی فیصد پروگراموں سے عورتوں کو فائدہ پہنچا ہے۔

5- بھارتی حکومت نے کاروبار کرنے والی عورتوں کی امداد کے سلسلے میں اس بات کو یقینی بنایا ہے کہ ترقیاتی شعبوں کے لئے مخصوص کئے جانے والے بجٹ کا تیس فیصد قرضوں کی صورت میں ایسی عورتوں کو فراہم کیا جائے۔ علاوہ ازیں روزگار کی فراہمی کے بارے میں حکومت کے 30 سے 40 فیصد پروگراموں کا فائدہ عورتوں کو پہنچتا ہے۔

6- ایران نے دیہی عورتوں اور کنبوں کی سربراہ عورتوں کے لئے سود سے پاک قرضوں کی سہولت فراہم کی ہے تاکہ ترقیاتی سرگرمیوں میں ان کی مدد کی جا سکے۔

7- جنوبی افریقہ میں 1998ء میں شروع کئے گئے "ٹیکنالوجی فار وومن ان بزنس" پروگرام کے تحت چھوٹے کاروبار کرنے والی عورتوں کو ٹیکنالوجی تک رسائی کی سہولت فراہم کی گئی ہے۔

8- روس نے عورتوں کے لئے روزگار کے مواقع بہتر بنانے کے لئے دور رس تربیتی اور دوبارہ تربیتی پروگرام شروع کیا ہے۔

9- آسٹریلیا میں "سمال بزنس مانیٹرنگ پراجیکٹ" کی عورتوں نے نیا کاروبار شروع کرنے والی عورتوں کا رابطہ' تجربہ کار تاجروں سے جوڑنے کے لئے ایک مشاورتی نظام تیار کیا ہے تاکہ یہ عورتیں' تاجروں کے علم اور تجربے سے استفادہ کر سکیں۔

10- الجزائر نے چھوٹے کاروبار کے قیام اور دیہی علاقوں میں عورتوں کی امداد باہمی کی تنظیموں کو بنیادی سہولتوں اور قرضوں کی فراہمی کے لئے امدادی پروگرام شروع کئے ہیں۔

کام اور خاندانی ذمہ داریاں

لیبر مارکیٹ' عورتوں کے تولیدی کردار کو ایک بدنما داغ تصور کرتی ہے۔ بعض حکومتوں نے اس رویے کو تبدیل کرنے کے لئے پالیسیاں وضع کی ہیں تاکہ کام اور خاندانی زندگی کی متنازعہ ذمہ داریوں کا تعین کیا جا سکے۔

1- آسٹریا نے وضع حمل کے سلسلے میں چھٹی دینے کے لئے مزید لچک دار رویہ اپنایا ہے اور اس سلسلے میں شوہروں کو بھی چھٹی حاصل کرنے کی اجازت دی ہے۔ علاوہ ازیں زیادہ سے زیادہ ڈے کیئر سینٹر کھولے گئے ہیں اور ان کے اوقات میں بھی توسیع کر دی گئی ہے۔

2- 1997ء میں ڈنمارک نے عورتوں اور مردوں کو روزگار کے یکساں مواقع اور میٹرنٹی چھٹی کے یکساں حقوق فراہم کرنے کے لئے قانون میں ترمیم کی ہے۔ شوہر اب اس سلسلے میں دو ہفتے کی اضافی چھٹی حاصل کر سکتے ہیں۔

3- 1999ء میں اٹلی کی پارلیمنٹ نے ایک قانون کی منظوری دی ہے جس کے تحت عورتیں اور مرد اگر تین سال سے کم عمر بچہ رکھتے ہیں' اگر وہ 12 برس سے کم عمر بچے کی والدہ یا والد ہیں اور اگر کوئی معذور شخص ان کے ساتھ رہائش پذیر ہے تو وہ رات کی ڈیوٹی سے مستثنیٰ ہوں گے۔

4- پولینڈ کے محنت کشوں کے بارے میں ضابطے اور خاندان کی فلاح کے بارے میں ضابطے' خاندان کی دیکھ بھال کے لئے عورتوں اور مردوں کو چھٹی کے یکساں حقوق کی ضمانت دیتے ہیں جبکہ قانون' ماں بننے کی صورت میں عورتوں کو خصوصی تحفظ فراہم کرتا ہے۔

جنسی امتیاز کا تجزیہ اور تحقیق

کئی ملکوں نے عورتوں کو اقتصادی خود مختاری دینے کی راہ میں حائل رکاوٹوں کا جائزہ لیا ہے۔ حکومتوں نے دوسری باتوں کے علاوہ تحقیقی منصوبوں کے لئے رقوم فراہم کی ہیں' عورتوں سے امتیاز برتنے کے واقعات کے بارے میں اعداد و شمار جمع کئے ہیں اور عورتوں کی اقتصادی حیثیت کے بارے میں اعداد و شمار پر مبنی رپورٹیں شائع کی ہیں۔

1- آسٹریلیا نے لڑکیوں اور لڑکوں کے لئے تعلیم' تربیت اور روزگار کی فراہمی اور اطلاعات کی ٹیکنالوجی تک عورتوں کی رسائی میں حائل رکاوٹوں کی نشاندہی کی غرض سے تحقیقی منصوبوں کے لئے فنڈز مہیا کئے ہیں۔

2- بینن نے عورتوں میں غربت کے بارے میں لوگوں میں شعور اجاگر کرنے کی غرض سے اعداد و شمار پر مبنی رپورٹیں شائع کی ہیں۔

3- مصر' اردن اور اومان نے ترقیاتی پروگراموں کی منصوبہ بندی کے لئے جنسی امتیاز سے متعلق اعداد و شمار کے نظام وضع کئے ہیں۔

برسرِاقتدار خواتین اور فیصلہ سازی

1995 میں بیجنگ میں عورتوں کے بارے میں چوتھی عالمی کانفرنس کے بعد پانچ برس میں فیصلہ سازی کی اعلیٰ ترین قومی اور بین الاقوامی سطحوں پر خواتین کی نمائندگی میں کوئی تبدیلی نہیں آئی۔ قومی پارلیمنٹوں میں عورتیں بدستور اقلیت میں ہیں۔ اس حقیقت کے باوجود کہ بیشتر ملکوں میں خاتون ووٹروں کی تعداد زیادہ ہے' دنیا بھر کی پارلیمنٹوں میں خواتین کی اوسط نمائندگی تیرہ فیصد ہے۔

بیجنگ میں منظور کئے جانے والے پلیٹ فارم فار ایکشن میں اس بات کی وضاحت کی گئی ہے کہ عورتوں کو معاشرے کے سماجی' اقتصادی اور سیاسی دائرہ کار کے باہر نہیں بلکہ اندر گردانا چاہیے۔ بیجنگ کانفرنس میں اس بات کا اعادہ کیا گیا کہ فیصلہ سازی کے عمل میں عورتوں کی مساویانہ شرکت نہ صرف انصاف یا جمہوریت کا تقاضہ ہے بلکہ اسے عورتوں کے مفادات کے لئے لازمی شرط کے طور پر لیا جانا چاہیے۔ فیصلہ سازی کی تمام سطحوں پر عورتوں کی بھرپور شرکت اور ان کی مساویانہ حیثیت کے شامل کئے بغیر مساوات' ترقی اور امن کے مقاصد حاصل نہیں کئے جاسکتے۔

بیجنگ پلیٹ فارم فار ایکشن میں یہ بھی قرار دیا گیا کہ عورتوں کو حکومت میں شامل ہونے کا مساویانہ حق دیا جائے تاکہ وہ اس شرکت کے ذریعے سیاسی ترجیحات کا تعین کرنے' سیاسی ایجنڈے میں نئے معاملے شامل کرنے اور اہم سیاسی مسئلوں کو نیا انداز دینے کے لئے اپنا اہم کردار ادا کرسکیں۔ پلیٹ فارم فار ایکشن میں دو اہم حکمت عملیوں کی توضیح کی گئی ہے جن میں حکومتی ڈھانچوں اور فیصلہ سازی کے عمل تک عورتوں کی مساویانہ رسائی اور ان کی بھرپور شرکت اور فیصلہ سازی اور قیادت میں عورتوں کی شمولیت کی گنجائش بڑھانا شامل ہے۔

بیجنگ دستاویز کے علاوہ کئی اور بین الاقوامی قوانین میں اقتدار اور فیصلہ سازی میں عورتوں اور مردوں کی مساویانہ شرکت کے اصول کو تسلیم کیا گیا ہے۔ ان میں اقوام متحدہ کا منشور' انسانی حقوق کے بارے میں عالمی اعلان اور عورتوں کے خلاف ہر قسم کا امتیاز ختم کرنے سے متعلق اقوام متحدہ کا کنونشن شامل ہیں۔

1997ء میں عورتوں کی حیثیت کے بارے میں اقوام متحدہ کمیشن کے اکتالیسویں اجلاس میں فیصلہ سازی کے عمل میں عورتوں کی کم نمائندگی کا مسئلہ حل کرنے کے لئے اقدامات کی ضرورت پر زور دیا گیا۔ اس سلسلے میں امتیازی رویئوں کے خاتمے اور مثبت عملی پروگرام شروع کرنے کی پالیسی کی نشاندہی کی گئی۔

عورتوں اور مردوں کے درمیان فرق دور کرنے میں کوئی حقیقی تبدیلی نہیں آئی

سیاسی زندگی میں عورتوں اور مردوں کی شرکت کو ان کا بنیادی حق تسلیم کئے جانے کو خاصا عرصہ گزر چکا ہے لیکن اس کے باوجود حکومت اور فیصلہ سازی کے شعبے میں دونوں کے درمیان مساوات کا فرق اب بھی موجود ہے۔ اس کے نتیجے میں فیصلہ سازی کی سطحوں پر عورتوں کے مفادات اور مسائل کی نمائندگی نہیں ہو پاتی اور وہ سماجی' اقتصادی اور سیاسی شعبوں میں کئے جانے والے اہم فیصلوں پر اثر انداز نہیں ہوسکتیں۔ فیصلہ سازی کے عمل میں خواتین کی شرکت بڑھانے کے بارے میں تجاویز اور پروگراموں پر عمل درآمد کی راہ میں کئی رکاوٹیں حائل ہیں۔ جن میں تربیت کے لئے انسانی اور مالی وسائل اور سیاسی پیشوں کے لئے حمایت کی کمی اور عورتوں اور مردوں میں مساوات کو فروغ دینے والے منتخب نمائندوں کے احتساب اور سرکاری زندگی میں عورتوں کی شرکت کا فقدان شامل ہیں۔

مختصراً یہ کہ دستیاب اعداد و شمار کے مطابق اس سلسلے میں محض علامتی پیشرفت ہوئی ہے اور عورتوں اور مردوں میں مساوات کے مقصد کا حصول ابھی خاصا دور ہے۔

قومی سطح پر شرکت

اگست 1999ء کو دنیا بھر میں خواتین محض 10 ملکوں میں سربراہ مملکت یا سربراہ حکومت کے فرائض انجام دے رہی تھیں۔ جن میں بنگلہ دیش' گیانا' آئر لینڈ' لٹویا' نیوزی لینڈ' پانامہ' سان ماریو' سری لنکا (صدر اور وزیر اعظم) اور سوئٹزرلینڈ شامل ہیں۔

فیصلہ سازی کے سرکاری عہدوں پر جن میں کابینہ کے وزیر اور نائب وزیر' مستقل سیکرٹری اور محکمے کے سربراہ شامل ہیں' عورتوں کی نمائندگی کی رفتار انتہائی کم ہے۔

1- 1996 میں دنیا بھر میں کابینہ کے وزراء میں عورتوں کی اوسط نمائندگی 6.8 فیصد' 1997 میں 7 فیصد اور 1998ء میں 7.4 فیصد تھی۔

2- 1999 میں دنیا بھر کے ملکوں میں ایوان بالا یا سینٹ میں خاتون ارکان کی تعداد محض 677 تھی جبکہ اس کے مقابلے میں مرد ارکان کی تعداد 5639 تھی۔

3- بیشتر خاتون وزراء کو ابھی تک تعلیم' صحت اور عورتوں کے امور جیسے سماجی شعبے دیئے جاتے ہیں۔

شمالی یورپ کے ملک' پارلیمنٹوں میں عورتوں کے تناسب کے لحاظ سے سرفہرست ہیں۔ وہاں اوسط تعداد 36.4 فیصد ہے۔ اقوام متحدہ کی ایک حالیہ رپورٹ کے مطابق سویڈن کے واحد ایوان زیریں میں عورتوں کی نمائندگی سب سے زیادہ یعنی 40.4 فیصد ہے۔

ان ملکوں کی پارلیمنٹوں میں عورتوں کے زیادہ تناسب کی کئی وجوہات ہیں جن میں عورتوں اور مردوں کے لئے یکساں تعلیمی مواقع' ووٹر کے طور پر عورت کی مسلمہ حیثیت' انتخابی نتائج مرتب کرنے میں عورتوں کا تعاون اور جامع قومی پالیسیوں کا قیام شامل ہے۔ ان پالیسیوں کا مقصد عورتوں اور مردوں کے لئے خاندان اور پیشے کی ذمہ داریوں کو یکساں تسلیم کرنا شامل ہے۔

مشرقی یورپ میں منڈی کی معیشت کے فروغ اور آزادانہ پارلیمانی انتخابات کی وجہ سے پارلیمنٹوں میں عورتوں کی نمائندگی کی شرح کم ہونا شروع ہو گئی ہے۔ سابقہ حکومتوں کے دور میں عورتوں کے لئے کوٹے مخصوص تھے' جو ختم کر دیئے جانے کی وجہ سے عورتوں کی نمائندگی خاصی کم ہو گئی ہے۔ بعض ملکوں میں یہ صورتحال بتدریج بہتر ہو رہی ہے۔ تاہم مشرقی یورپ کے ملکوں کے تجربات سے یہ بات ثابت ہو گئی ہے کہ کثیر جماعتی پارلیمانی جمہوریت کے قیام سے سیاسی فیصلہ سازی کے عمل میں عورتوں اور مردوں کے لئے یکساں نمائندگی کی ضمانت نہیں دی جا سکتی۔

بین الاقوامی سطح پر

بین الاقوامی سطح پر نیویارک میں اقوام متحدہ کے مستقل نمائندوں میں خواتین کی تعداد میں اضافہ ہوا ہے۔ جنوری 1994ء کو یہ تعداد چار تھی جو اپریل 2000 میں بڑھ کر 12 ہو گئی۔

اقوام متحدہ کے نظام نے تمام سطحوں پر اور مختلف شعبوں میں فیصلہ سازی کے عہدوں پر خواتین کی تعداد بڑھانے پر توجہ دی ہے۔ اگرچہ اقوام متحدہ سیکرٹریٹ میں سینئر اور فیصلہ سازی کی سطحوں پر عورتوں کی نمائندگی بہتر بنانے کے سلسلے میں بھی کچھ پیشرفت ہوئی ہے۔ لیکن 2000ء تک 50 فیصد نمائندگی کا مقصد پورا نہیں ہوا۔ سیکرٹریٹ میں عورتوں کی حیثیت کے بارے میں اعداد و شمار کی رفتار کم ہے لیکن برابر بہتری ظاہر ہو رہی ہے۔

1- یکم جنوری 1999ء سے جغرافیائی تقسیم کی بنیاد پر خواتین کی تقرریوں کی شرح 37.7 فیصد سے بڑھ کر 38.6 فیصد ہو گئی ہے۔

2- حالانکہ خواتین کی مجموعی نمائندگی بہتر بنانے کے کام میں پیشرفت کی ابھی شرح ابھی کم ہے لیکن سینئر اور پالیسی سازی کی سطحوں پر یہ نمائندگی بہتر ہو رہی ہے۔ نومبر 1994 میں (1995-2000) سیکرٹریٹ میں عورتوں کی حیثیت بہتر بنانے کے لئے سیکرٹری جنرل کے لائحہ عمل کے بعد سے ڈپٹی ڈائریکٹر اور اس سے اوپر کی سطح پر خواتین کی شرح 15.1 فیصد سے بڑھ کر 29.7 ہو گئی ہے۔

انتخابی عمل اور سیاسی پارٹیوں میں خواتین

بیجنگ پلیٹ فارم فار ایکشن کے تحت حکومتوں نے اس بات کا تہیہ کیا ہے کہ وہ منتخب اداروں میں عورتوں کی سیاسی نمائندگی کے بارے میں انتخابی نظاموں کے مختلف اثرات کا جائزہ لیں گے اور ان نظاموں میں ردوبدل پر غور کریں گے۔ سیاسی جماعتوں میں عورتوں کی شرکت انتہائی اہم ہے کیونکہ اس سے اقتدار اور سیاسی فیصلہ سازی کی راہ ہموار ہوتی ہے۔ اس سے عورتوں کو پارلیمنٹ اور دوسرے منتخب اداروں میں شرکت کرنے کا موقع ملتا ہے اور وزراء یا دوسرے سیاسی عہدوں اور عدلیہ کے لئے ان کی نامزدگی ہوتی ہے۔ اس سلسلے میں کئی ملکوں

کے اقدامات کے بارے میں اطلاعات ملی ہیں۔

1- البانیہ میں انتخابی فہرستوں میں عورتوں اور مردوں کے درمیان مساوات قائم کرنے کے لئے قانون وضع کئے گئے ہیں یا قوانین میں ترمیم کی گئی ہے۔

2- یمن نے انتخابات میں عورتوں کی شرکت بڑھانے کے لئے 1998ء میں انتخابی قانون میں ترمیم کی ہے۔

3- کینیڈا میں 1995ء سے 1997 کے درمیان عورتوں کی سیاسی شرکت میں 50 فیصد اضافہ ہوا ہے۔

4- سپین میں بھی سیاسی زندگی میں عورتوں کی شرکت بڑھی ہے۔ اس سلسلے میں سپین' یورپی یونین کے 15 ملکوں میں 7 ویں نمبر پر ہے۔

5- کیمرون' ایلسلواڈور' نائیجیریا' پیراگوئے اور سیشلز میں خود عورتوں نے سیاسی نظام قائم کئے ہیں اور نچلی سطح کی تنظیموں' عورتوں کی تحریک اور خاتون سیاستدانوں میں رابطے قائم کئے ہیں۔

ٹھوس اقدام' اہداف اور کوٹے

بیجنگ کانفرنس کے دوران 189 ملکوں میں سے جن 21 ملکوں نے عورتوں کی حیثیت بہتر بنانے کے بارے میں عزم ظاہر کیا' انہوں نے فیصلہ سازی کی تمام سطحوں پر عورتوں کی شرکت بڑھانے کے معاملے کو اولیت دی ہے۔
بیجنگ کانفرنس کے بعد سرکاری اور غیر سرکاری سطحوں پر اس سلسلے میں مذاکرے جاری ہیں۔ ان سے عورتوں اور مردوں میں مساوات پیدا کرنے کی غرض سے منظم تبدیلیاں لانے کا شعور اجاگر کرنے میں خاصی مدد ملی ہے۔ کئی ملکوں نے اس سلسلے میں ٹھوس پالیسیاں وضع کی ہیں جن میں کوٹا سسٹم اور اہداف' عورتوں کی قیادت کے لئے ترقی یافتہ تربیتی پروگرام اور عورتوں اور مردوں میں خاندان اور پیشے کی مساوی ذمہ داریوں کی تقسیم کے لئے اقدامات شامل ہیں۔

اگرچہ بعض ملکوں میں عورتوں اور مردوں میں مساوات کے بارے میں کٹر نظریات کی وجہ سے ٹھوس اقدامات کی مخالفت کی گئی ہے لیکن دیگر ملکوں نے اس سلسلے میں مثبت پروگراموں پر عمل کیا ہے۔

1- گھانا نے فیصلہ سازی کے اداروں میں عورتوں کے لئے 40 فیصد عہدے مخصوص کرنے کی غرض سے اقدامات کئے ہیں۔

2- یوگنڈا میں قومی ایکشن پالیسی پر عمل درآمد کے لئے جنس' محنت اور سماجی ترقی کی وزارت قائم کی گئی ہے۔

3- اٹلی میں آئین میں اصلاحات کے لئے قانون کا مسودہ پیش کیا گیا ہے تاکہ انتخابی قوانین میں اس سلسلے میں ٹھوس اقدامات شامل کئے جا سکیں۔

4- فن لینڈ نے سرکاری اداروں میں عورتوں کے لئے 40 فیصد کوٹہ مخصوص کیا ہے۔

عورتوں کی ترقی کے لئے ادارہ جاتی نظام

عورتوں کی ترقی کے بارے میں قومی ادارہ جاتی نظاموں کے قیام سے پلیٹ فارم فار ایکشن (جس کی منظوری 1995ء میں بیجنگ میں خواتین کے بارے میں چوتھی عالمی کانفرنس میں دی گئی) کے مقاصد کے حصول کے سلسلے میں مختلف ملکوں کی استعداد میں اضافہ ہوا ہے۔ بیجنگ کانفرنس کے بعد تقریباً تین چوتھائی ملکوں نے عورتوں کی ترقی کے لئے کسی نہ کسی طرز کا قومی ادارہ قائم کیا ہے۔

ان قومی اداروں کی اہم ذمہ داری' قانون سازی' پروگراموں اور منصوبوں سمیت تمام پالیسی شعبوں میں عورتوں کی مساویانہ حیثیت کا پہلو شامل کرنے کے کام میں حکومت کا ہاتھ بٹانا ہے۔ اس حکمت عملی کا مقصد یہ ہے کہ عورتوں اور مردوں کے مسئلوں کو یکساں طور پر تمام پالیسیوں اور پروگراموں کی تیاری ان پر عمل در آمد' نگرانی اور ان کے جائزے کا لازمی حصہ بنایا جائے۔

بیجنگ پلیٹ فارم آف ایکشن نے جن بارہ اہم مسئلوں کی نشاندہی کی ہے ان میں قومی اداروں کا قیام اور انہیں مستحکم کرنے کا معاملہ بھی شامل ہے۔ ان مسئلوں کے حل کے لئے حکومتوں کی طرف سے اقدامات کی ضرورت پر زور دیا گیا ہے۔

عورتوں کی حیثیت کے بارے میں اقوام متحدہ کمیشن نے 1999ء میں اپنے تینتالیسویں اجلاس میں عورتوں کی ترقی اور جنسی مساوات کے لئے نئے قومی اداروں کے قیام یا پہلے سے موجود اداروں کو مستحکم کرنے کی سفارش کی۔ اجلاس میں جن اقدامات سے اتفاق کیا گیا ان میں قومی اداروں کو مستحکم کرنے اور انہیں ضروری اختیارات کے ساتھ حکومت کے اعلیٰ ترین سطح کے ادارے بنانے کے اقدامات شامل ہیں تاکہ یہ ادارے اپنا کردار اور ذمہ داریاں خوش اسلوبی سے پوری کر سکیں۔

قومی اداروں کا استحکام

عورتوں اور مردوں کے درمیان مساوات کا مقصد حاصل کرنے کا دارو مدار اس بات پر ہے کہ نچلی سطح سے حکومت کی اعلیٰ ترین سطح تک رویوں میں تبدیلی پیدا کی جائے۔

قومی ادارے ہر سطح پر یہ تبدیلیاں لانے کے سلسلے میں اہم کردار ادا کر سکتے ہیں۔ بیجنگ کانفرنس کے بعد اس سلسلے میں حکومتوں نے مختلف طریقوں سے موجودہ اداروں کو مستحکم کرنے کی کوشش کی ہے۔

1- گھانا میں حکومت نے صدر کے عہدے کے تحت قومی ادارے کی حیثیت میں اضافہ کیا ہے اور اسے حکومت میں اعلیٰ ترین مقام دیکر اس کا براہ راست رابطہ وزارتوں' محکموں اور اداروں سے جوڑ دیا ہے۔

2- اٹلی' نمیبیا' پانامہ' سینٹ ونسٹ اور گراناڈا ان ملکوں میں شامل ہیں جنہوں نے قومی ادارے کے لئے نئی وزارتیں قائم کی ہیں' قومی اداروں کا درجہ کمیشن کے برابر بڑھا کر کابینہ کے کسی وزیر کو اس کا سربراہ بنا دیا ہے یا اس سلسلے میں نیا وزیر نامزد کیا ہے۔

3- البانیہ نے قومی ادارے کا درجہ وزراء کی کونسل کے مساوی کر دیا ہے جس کا چیئرپرسن' براہ راست نائب وزیر اعظم کو جوابدہ ہے۔

4- ایتھوپیا' انڈونیشیا' ایران' کینیا' میکسیکو' نائیجیریا' سینی گال اور زمبیا سمیت کئی ملکوں نے عورتوں کے مسائل کے حل کے لئے مختلف سرکاری سطحوں پر ادارے یا یونٹ قائم کئے ہیں۔

5- ویت نام میں حکومت نے منصوبہ بندی کی وزارت کو عورتوں کی ترقی کے بارے میں قومی لائحہ عمل کی تشکیل' وزارت خزانہ کو لائحہ عمل کا بجٹ تیار کرنے اور قومی ادارے کو لائحہ عمل پر عمل در آمد کی نگرانی کی ذمہ داری سونپی ہے۔

6- منگولیا میں قومی ادارے نے عورتوں کی ترقی کے بارے میں قومی لائحہ عمل تیار کیا جس کے بعد ہر صوبے نے عورتوں کے تمام طبقوں کی بھرپور شرکت کو یقینی بنانے کے لئے اپنا ذیلی پروگرام مرتب کیا۔

منصوبہ بندی اور بجٹ میں صنفی مساوات کا مسئلہ

کئی ملکوں میں قومی ادارے' ترقیاتی پالیسیاں تیار کرنے کا کام انجام دے رہے ہیں۔ خاص طور سے ان اداروں نے بجٹ' احتساب اور آڈٹ کے شعبوں میں عورتوں اور مردوں میں مساوات کا پہلو شامل کرنے میں خاصی پیشرفت حاصل کی ہے۔

بجٹ اور آڈٹ کے شعبوں میں صنفی مساوات کا پہلو حکومت کو اس سلسلے میں جوابدہ بنانے اور عورتوں اور مردوں پر بجٹ فیصلوں کے اثرات کے بارے میں شعور اجاگر کرنے کے سلسلے میں موثر ثابت ہو سکتا ہے۔

1- کینیا' مالدیپ اور تیونس سمیت کئی ملکوں میں قومی اداروں نے قومی ترقیاتی منصوبوں میں صنفی پہلو سے متعلق سرکاری عزم پورا کرنے میں اہم کردار ادا کیا ہے۔

2- سوئٹزرلینڈ میں صنفی مساوات کے بارے میں کمیٹی' ان آٹھ کمیٹیوں میں شامل ہے جو قومی ترقیاتی حکمت عملی تیار کرنے کے لئے قائم کی گئی ہیں۔

3- فلپائن اور جنوبی افریقہ ان ملکوں میں شامل ہیں جنہوں نے آسٹریلیا میں صنفی مساوات پر مبنی بجٹ کی تقلید کی ہے۔ جس کے تحت تمام سرکاری ادارے اور محکمے بجٹ کی ایسی دستاویز تیار کرتے ہیں جس میں عورتوں اور مردوں کے لئے اخراجات کا تخمینہ الگ سے لگایا جاتا ہے۔

4- ایران میں قومی ادارے کے سربراہ کابینہ کے ایک رکن کو بنایا گیا ہے تاکہ بجٹ کے معاملوں میں خواتین کے مسئلے شامل کئے جا سکیں۔ علاوہ ازیں قومی ادارہ' ملکی بجٹ کا جائزہ بھی لیتا ہے۔

قانون سازی' پالیسی اور پروگراموں میں صنفی مساوات کا پہلو

قومی اداروں نے قوانین پر نظرثانی اور ان پر عمل در آمد کے سلسلے میں مختلف سرگرمیاں شروع کی ہیں تاکہ تمام حکومتی پالیسیوں اور پروگراموں میں عورتوں اور مردوں میں مساوات کے پہلو کو یقینی بنایا جا سکے۔

1- بھارت میں عورتوں کو خود مختار بنانے کے بارے میں قومی پالیسی کا مسودہ تیار کیا گیا ہے جس میں جنسی امتیاز کے خاتمے کے بارے میں قانونی اقدامات اور پروگرام شامل کئے گئے ہیں۔ پالیسی میں قوانین کے بارے قومی کمیشن کو خواتین کے لئے محتسب کا ادارہ قرار دیا گیا ہے۔

2- روسی پارلیمنٹ سٹیٹ ڈوما اور وفاقی اسمبلی نے جنسی امتیاز کے خاتمے کے لئے قانون تیار کرنے کی غرض سے حکمت عملی اور رہنما اصولوں کی منظوری دی ہے۔

3- پرتگال میں جنسی مساوات کے نقطہ نظر سے تمام قوانین پر نظرثانی کے لئے ایک پارلیمانی کمیشن تشکیل دیا گیا ہے۔

4- بیلائز میں یکساں شراکت اور مساوات پر مبنی حکمت عملی تیار کی گئی ہے۔ جس کا مقصد سرکاری اور سول پالیسیوں اور پروگراموں میں صنفی مساوات کا نقطہ نظر اپنانا ہے۔

5- کولمبیا میں قومی منصوبہ بندی کے محکمے میں صنفی مساوات سے متعلق قائمہ مشاورتی ٹیم تشکیل دی گئی ہے۔ جسے قومی پالیسیوں میں صنفی مساوات کے پہلو کو یقینی بنانے کے لئے وسیع اختیارات دیئے گئے ہیں۔

نگرانی اور احتساب کا طریقہ کار

قومی ادارے' بیجنگ پلیٹ فارم فار ایکشن پر عملدر آمد کی نگرانی اور احتساب کا طریقہ کار وضع کرنے کے سلسلے میں اہم کردار ادا کر رہے ہیں۔ وہ اس بارے میں مشکل تجزیاتی فریضہ انجام دے رہے ہیں کہ حکومتی اقدامات کے نتیجے میں عورتوں کی زندگی میں مثبت تبدیلیاں کیسے لائی جا سکتی ہیں۔

1- بیلارس میں صنفی مساوات کے بارے میں قومی منصوبے پر عملدر آمد کے بارے میں ترقیاتی رپورٹ سماجی بھلائی کی وزارت اور وزراء کی کونسل کو پیش کی جاتی ہے۔ ایک ششماہی رپورٹ' جمہوریہ کے صدر کو بھی پیش کی جاتی ہے۔

2- فن لینڈ میں قومی ادارے نے ہر وزارت کے لئے ایک داخلی ترقیاتی نظام وضع کیا ہے۔

3- امریکہ میں سرکاری ادارے' قومی مشینری کے ذریعے بیجنگ پلیٹ فارم فار ایکشن پر عمل در آمد کے بارے میں سالانہ ترقیاتی رپورٹیں تیار کرتے ہیں۔

4- روانڈا میں قومی ادارے' اقوام متحدہ کی ایجنسیوں' دو طرفہ اداروں اور غیر سرکاری تنظیموں کے ارکان پر مشتمل ایک کمیشن' پلیٹ فارم فار ایکشن پر عملدر آمد کی نگرانی کرتا ہے۔

5- اردن میں' قومی ادارہ' اعلیٰ سطح کے سرکاری افسروں اور سول معاشرے کے نمائندوں پر مشتمل ہے جسے سرکاری اور سول معاشرے کا ہر ادارہ باقاعدہ ترقیاتی رپورٹ پیش کرتا ہے۔

غیر سرکاری تنظیموں سے اشتراک

قومی اداروں کے جواز اور ان کی بقاء کے لئے سول معاشرے سے ان کی شراکت داری ضروری ہے جس سے عورتوں کی حیثیت کے بارے میں سماجی تبدیلیاں لانے میں مدد ملتی ہے۔ بیجنگ کانفرنس سے نئی غیر سرکاری تنظیموں کے قیام کی راہ ہموار ہوئی ہے جن کا مشن عورتوں کے مسائل حل کرنا ہے۔

1- عورتوں کے بارے میں برونائی دارالسلام کی کونسل نے' جو 2 ہزار ارکان پر مشتمل عورتوں کی تنظیموں کی ایک رابطہ تنظیم ہے' قومی اور دوسرے سرکاری اداروں کے اشتراک سے HIV اور ایڈز کے بارے میں ایک فاؤنڈیشن اور سماجی مسئلوں سے متعلق کمیٹی قائم کی ہے۔

2- نائجر میں حال ہی میں 3 ہزار ارکان پر مشتمل عورتوں کی غیر سرکاری تنظیموں کی ایک رابطہ تنظیم تشکیل دی گئی ہے جس نے قومی ادارے کے اشتراک سے کام شروع کر دیا ہے۔

3- ارٹریا میں قومی ادارہ ایک غیر سرکاری تنظیم ہے جس کے ارکان کی تعداد 2 لاکھ سے زیادہ ہے۔ اس کی مرکزی کمیٹی کے ممبر' پارلیمنٹ کے ارکان یا اعلیٰ سرکاری افسر ہیں جو حکومت کے ساتھ قومی ادارے کے کردار کو مستحکم کرنے میں مدد دیتے ہیں۔

عورتوں کے انسانی حقوق

1995ء میں بیجنگ میں عورتوں کے بارے میں چوتھی عالمی کانفرنس میں اس بات کا اعادہ کیا گیا کہ عورتوں اور لڑکیوں کو بنیادی آزادیاں اور تمام انسانی حقوق مساوی انداز میں فراہم کرنا حکومتوں اور اقوام متحدہ کی ترجیحات میں شامل ہے اور یہ عورتوں کی ترقی کے لئے ضروری ہے۔ اس بات پر زور دیا گیا کہ حکومتوں کو نہ صرف عورتوں کے بنیادی حقوق کی خلاف ورزیوں سے باز رہنا چاہیے بلکہ ان حقوق کے فروغ اور تحفظ کے لئے سرگرمی سے کام کرنا چاہیے۔

بیجنگ کانفرنس میں پلیٹ فارم فار ایکشن کی منظوری دی گئی۔ اس میں جن 12 اہم مسئلوں کی نشاندہی کی گئی ان میں عورتوں کے انسانی حقوق کے احترام میں کمی کا معاملہ بھی شامل ہے۔ کانفرنس میں ان اہم مسئلوں کے حل کے لئے حکومتی اور بین الاقوامی سطح پر اقدامات کی ضرورت پر زور دیا گیا۔ پلیٹ فارم فار ایکشن میں کہا گیا ہے کہ انسانی حقوق کے بارے میں تمام قوانین' بالخصوص عورتوں کے خلاف ہر قسم کا امتیاز ختم کرنے سے متعلق کنونشن پر مکمل عمل در آمد کیا جائے۔

اس میں قانون کے تحت اور عملی طور پر مساوات اور عدم امتیاز کو یقینی بنانے اور خواندگی کے اہداف حاصل کرنے کی اہمیت پر بھی زور دیا گیا۔

عورتوں کی حیثیت کے بارے میں اقوام متحدہ کا کمیشن' ان تمام شعبوں کو اجاگر کرنے کے لئے اقدامات کر رہا ہے جن میں عورتوں کو مردوں کے مساوی حقوق سے محروم رکھا جاتا ہے۔ 1998ء میں کمیشن کے بیالیسویں اجلاس میں عورتوں کے انسانی حقوق کے فروغ کی غرض سے حکومتوں' بین الاقوامی برادری اور سول معاشرے کے لئے اقدامات تجویز کئے گئے۔

بین الاقوامی قوانین

پلیٹ فارم فار ایکشن' عورتوں کی ترقی کے سلسلے میں ان کے خلاف ہر قسم کے امتیاز کے خاتمے اور عورتوں اور مردوں میں مساوات کے مقصد کے حصول کے بارے میں کنونشن کے مرکزی کردار کی اہمیت واضح کرتا ہے۔ کنونشن عورتوں کے حقوق کے بارے میں نہ صرف بین الاقوامی بل بلکہ ان حقوق کی ضمانت کے لئے حکومتی اقدامات کے ایجنڈے کی بھی توثیق کرتا ہے۔

یہ کنونشن' اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی نے دسمبر 1979ء میں منظور کیا تھا اور اسے ایک بین الاقوامی معاہدے کے طور پر 3 ستمبر 1981ء کو نافذ العمل کیا گیا۔ پلیٹ فارم فار ایکشن کے مطابق 2000 تک اس کنونشن کی عالمی سطح پر توثیق ہونا تھی۔

1- یکم نومبر 1999ء کو نیوزی لینڈ' جزائر کک اور نیو کی توثیق کے بعد کنونشن کے فریق ملکوں کی تعداد بڑھ کر ایک سو پینسٹھ 165 ہو گئی۔ بیشتر ملکوں نے اپنی ذمہ داریوں کو غیر مشروط انداز میں تسلیم کیا جبکہ کچھ ملکوں نے اپنے مذہبی قوانین اور رسوم و رواج کی وجہ سے کنونشن کے بارے میں تحفظات کا اظہار کیا۔

2- کنونشن کے بارے میں دستاویز 10 دسمبر 1999ء کو انسانی حقوق کے دن کے موقع پر دستخطوں کے لئے رکھی گئی۔ توثیق یا الحاق کے دسویں قانون کی وصولی کے تین ماہ بعد اس کنونشن کی حیثیت انسانی حقوق کے دوسرے بین الاقوامی قوانین کے مساوی ہو جائے گی۔ جن کا شکایات کے بارے میں منفرد طریقہ کار ہے۔ اس طرح جنسی امتیاز کا شکار عورتیں' اس امتیاز کے خاتمے کے بارے میں کمیٹی کو شکایات پیش کر سکیں گی۔ یہ کمیٹی کنونشن کے تحت قائم کی گئی ہے۔

انسانی حقوق کے بارے میں بین الاقوامی ادارہ اور نظام

پلیٹ فارم فار ایکشن' عورتوں کے خلاف امتیاز کے خاتمے کے بارے میں کمیٹی کے اہم کردار پر زور دیتا ہے۔ کمیٹی' کنونشن پر عمل در آمد سے متعلق فریق ملکوں کی رپورٹوں کا جائزہ لیتی ہے۔ انسانی حقوق کے بارے میں دوسرے ادارے بھی عورتوں کی انسانی حقوق سے متعلق صورت حال کو تسلیم کر رہے ہیں۔

1- 1995ء کے بعد کمیٹی نے فریق ملکوں کی 57 رپورٹوں پر غور کیا جبکہ یکم اگست 1999ء کو کمیٹی نے 252 رپورٹوں پر غور کرنا تھا۔

2- انسانی حقوق کے بارے میں اقوام متحدہ کے کمیشن نے عورتوں کے انسانی حقوق اور ان سے جنسی امتیاز کا مسئلہ مربوط بنانے کے معاملے کو اپنے ایجنڈے میں شامل کیا ہے اور اپنے ایجنڈے کے تمام معاملوں میں عورتوں اور مردوں میں مساوات کا پہلو شامل کرنے پر زور دیا ہے۔

3- کئی حکومتیں' عورتوں کے انسانی حقوق کو بین الاقوامی فورموں میں سرگرمی سے پیش کرتی ہیں اور انسانی حقوق سے متعلق کمیشن کے خصوصی نمائندے سے تعاون کرتی ہیں۔

عورتوں کے خلاف تشدد کے بارے میں خصوصی نمائندے نے 1999ء میں جن ملکوں کا دورہ کیا ان میں کیوبا' انڈونیشیا' مشرقی تیمور اور امریکہ شامل ہیں۔

مساوات اور عدم امتیاز کو یقینی بنانا

تمام خطوں میں مساوات کے بارے میں قانونی طریقہ کار کو مستحکم کرنے اور قانون پر عمل در آمد کو یقینی بنانے کے کام میں پیش رفت کی گئی ہے۔ حقوق کی خلاف ورزی روکنے کے نظام خوش اسلوبی سے کام کر رہے ہیں اور کئی ملکوں میں عدالتیں' عورتوں کے حقوق کو یقینی بنانے کے لئے بھرپور انداز میں سرگرم عمل ہیں۔ حکومتوں نے اس ضرورت کو بھی تسلیم کیا ہے کہ قانون کے نفاذ کے ساتھ ساتھ سماجی اصلاحات سمیت دوسرے اقدامات بھی کئے جانے چاہیں تاکہ عورتوں کے انسانی حقوق کو حقیقی معنوں میں یقینی بنایا جا سکے۔

1- ارٹریا' ایتھوپیا' مراکش اور پولینڈ نے عورتوں اور مردوں میں مساوات اور عورتوں کے انسانی حقوق کے تحفظ کی ضمانت دینے کے لئے اپنے اپنے آئین کی دفعات کو مستحکم کیا ہے۔

2- اومان میں 1997ء میں عورتوں کے سیاسی حقوق میں اس وقت اضافہ کیا گیا جب انہیں ووٹ ڈالنے کا حق دیدیا گیا۔

3- مراکش اور جمہوریہ کوریا ان ملکوں میں شامل ہیں جنہوں نے قومیت کے بارے میں قوانین کی وہ دفعات حذف کر دی ہیں جن کے تحت عورتوں سے امتیاز برتا جاتا تھا۔

4- برونائی دارالسلام نئے اسلامی عائلی قانون کے نفاذ کے ساتھ ان ملکوں میں شامل ہو گیا ہے جنہوں نے اپنے سول اور عائلی ضابطوں پر نظرثانی کی ہے۔ کئی ملکوں میں نظرثانی کے عمل سے جائیداد میں میاں بیوی کی یکساں شراکت' شادی اور طلاق کے سلسلے میں عورتوں اور مردوں کے مساوی حقوق اور وراثت کے بہتر معیار کی عکاسی ہوتی ہے۔

5- منگولیا' نیپال اور تنزانیہ نے وراثت' جائیداد اور دوسرے ملکیتی حقوق کے بارے میں امتیازی قوانین کی جگہ نئے قوانین وضع کئے ہیں۔

6- گھانا اور سینی گال سمیت کئی افریقی ملکوں نے نئے قوانین وضع کئے ہیں جن کے تحت عورتوں کے ختنے جیسی تکلیف دہ رسوم کو جرم قرار دیا گیا ہے۔

7- ترکی ان کئی ملکوں میں شامل ہے جنہوں نے بدکاری یا شریک حیات کے قتل کے سلسلے میں عورتوں اور مردوں سے امتیازی سلوک کے خاتمے کے لئے تعزیرات میں تبدیلیاں کی ہیں۔

8- کینیڈا نے قدیم نسل کی عورتوں اور معذور عورتوں سمیت زیادتی کا شکار ہونے والے لوگوں کی داد رسی کے لئے اپنے فوجداری انصاف کے نظام کو زیادہ موثر بنایا ہے۔

9- ایران اور نیپال نے خصوصی عائلی عدالتوں اور عدلیہ میں عورتوں کے دفاتر کے قیام کے سلسلے میں پیش رفت کی ہے۔

10- میکسیکو کے انسانی حقوق کے بارے میں قومی کمیشن نے عورتوں اور بچوں سے متعلق وفاقی اور صوبائی قوانین کا عورتوں کے خلاف ہر قسم کے امتیاز کے خاتمے کے بارے میں کنونشن اور بچوں کے حقوق سے متعلق کنونشن سے تقابلی جائزہ لیا ہے اور اسکے نتیجے میں کئی شعبوں میں قانونی اصلاحات کی سفارش کی ہے۔

11- روس میں سٹیٹ ڈوما نے عورتوں اور مردوں کے لئے یکساں حقوق اور یکساں مواقع یقینی بنانے کی غرض سے قانون سازی کے لئے رہنما اصولوں کی منظوری دی ہے۔

قانونی خواندگی کے مقصد کا حصول

قانونی خواندگی کے فروغ کے لئے کئی اقدامات کئے گئے ہیں اس سلسلے میں تمام عورتوں کے انسانی حقوق اور ان کی مساویانہ حیثیت کے قوانین کے بارے میں اطلاعات کو عام کیا گیا ہے۔

1- البانیہ' برکینو فاسو' چلی' ایکواڈور اور سینی گال ان حکومتوں میں شامل ہیں جنہوں نے عورتوں کے انسانی حقوق کے حوالے سے قانونی تعلیم کے پروگرام شروع کئے ہیں۔ ان میں ججوں اور قانون نافذ کرنے والے اداروں کے اہلکاروں کی تربیت شامل ہے۔

2- عورتوں کے بارے میں میکسیکو کے قومی کمیشن نے ایک کتابچہ جاری کیا ہے جس کا موضوع ہے "عورتوں اور مردوں میں مساوات کے تناظر میں قانون سازی کیسے کی جائے۔" یہ کتابچہ ارکان پارلیمنٹ کے لئے اطلاعات کی ورکشاپوں میں بھی تقسیم کیا گیا۔

3- کئی ملکوں میں جنہوں نے عورتوں کے انسانی حقوق کے بارے میں لوگوں میں شعور اجاگر کرنے کی کوششیں کی ہیں' قومی اداروں نے عورتوں کے حقوق سے متعلق اطلاعات عام کرنے میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ اس سلسلے میں بین الاقوامی معاہدوں اور ملکی قوانین کا مقامی زبانوں میں ترجمہ کرا کے انہیں عام کیا گیا ہے۔

4- بہت سے ملکوں نے غیر سرکاری تنظیموں میں عورتوں کے حقوق کے بارے میں شعبے قائم کرنے کی حمایت کی ہے۔

عورتیں اور ذرائع ابلاغ

عالمی مواصلات میں موجودہ انقلاب اور اطلاعات کی نئی ٹیکنالوجی متعارف ہونے کی وجہ سے ذرائع ابلاغ اب اس قدر باصلاحیت ہو گئے ہیں کہ وہ عورتوں کی ترقی کے لئے تاریخی کردار ادا کر سکتے ہیں۔

بدقسمتی سے کئی ملکوں میں اخبارات و جرائد' ریڈیو اور ٹیلی ویژن اور سمعی و بصری آلات کے ذریعے عورتوں کے گوناگوں مسائل اور معاشرے میں ان کے کردار کی متوازن تصویر کشی نہیں کی جاتی۔ ذرائع ابلاغ کے مخرب الاخلاق اور تشدد آمیز مواد سے عورتوں کی تذلیل ہوتی ہے اور معاشرے میں ان کے کردار پر منفی اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ اس سلسلے میں عورتوں کے روایتی کردار کو مستحکم کرنے کے پروگرام بھی یکساں طور پر محدود ہو سکتے ہیں۔

1995ء میں بیجنگ میں عورتوں کے بارے میں چوتھی عالمی کانفرنس نے جس پلیٹ فارم فار ایکشن کی منظوری دی اس میں بارہ اہم مسئلوں کی نشاندہی کی گئی ہے۔ ان میں عورتوں کے منفی اور ہتک آمیز تصورات کو اجاگر کرنے اور اطلاعات کی ٹیکنالوجی تک ان کی غیر مساویانہ رسائی کا مسئلہ بھی شامل ہے۔ کانفرنس نے عورتوں کو ہنر اور علم میں اضافے اور اطلاعات کی ٹیکنالوجی تک رسائی کے ذریعے خود مختاری دینے پر بھی زور دیا۔

1996ء میں عورتوں کی حیثیت کے بارے میں اقوام متحدہ کمیشن کے چالیسویں اجلاس میں "عورتیں اور ذرائع ابلاغ" کے مسئلے کے بارے میں بیجنگ پلیٹ فارم فار ایکشن کی سفارشات پر تفصیلی غور کیا گیا اور اس سلسلے میں اقوام متحدہ کے رکن ملکوں' بین الاقوامی تنظیموں اور سول معاشرے کی طرف سے مزید اقدامات تجویز کئے گئے۔

فیصلہ سازی میں عورتوں کے لئے زیادہ سے زیادہ کردار

بیجنگ کانفرنس کے بعد کئی ملکوں میں عورتیں' ذرائع ابلاغ کی تنظیموں میں فیصلہ سازی کے اعلیٰ عہدوں پر فائز ہوئی ہیں۔ زیادہ سے زیادہ عورتیں' صحافی' رپورٹر اور براڈ کاسٹر کے پیشے اپنا رہی ہیں۔

1- ایران میں ایک خاتون کو پریس کے امور کے بارے میں صدر کا انچارج مشیر مقرر کیا گیا ہے۔

2- برطانیہ میں 1995ء سے 1998ء کے دوران برٹش براڈ کاسٹنگ کارپوریشن کے اعلیٰ انتظامی عہدوں پر عورتوں کی شرح 19 فیصد سے بڑھ کر 29 فیصد ہو گئی۔ 2000ء تک اعلیٰ انتظامی عہدوں پر عورتوں کی تعیناتی کے بارے میں بی بی سی کا ہدف 30 فیصد اور مینجمنٹ کے اعلیٰ اور درمیانے عہدوں کے لئے 40 فیصد تھا۔

3- سیشلز میں نیشنل براڈ کاسٹنگ کمپنی کے پروڈکشن اور صحافتی عملے میں عورتوں کی اکثریت ہے۔ بیشتر اعلیٰ عہدوں پر عورتیں تعینات ہیں۔

4- اٹلی میں پبلک ریڈیو اور ٹیلی ویژن سروسز کے بورڈ آف ڈائریکٹرز میں تین عورتوں کو شامل کیا گیا ہے۔

5- برکینو فاسو میں عورتوں کو نیشنل ٹیلی ویژن سروس اور ایک پرائیویٹ ریڈیو کا ڈائریکٹر تعینات کیا گیا ہے۔

6- ٹرینی ڈاڈ اور ٹوبیگو میں ایک خاتون کو تین میں سے ایک روزنامے کا چیف ایگزیکٹو افسر تعینات کیا گیا ہے۔

7- ہنگری میں 1987ء سے 1997ء کے دوران خاتون صحافیوں کی شرح 10 فیصد سے بڑھ کر 33 فیصد ہو گئی۔ عورتیں اب دو قومی روزناموں کی ایڈیٹر انچیف ہیں۔

عورتوں کے ذرائع ابلاغ

حکومتوں نے بار بار جس نمایاں تبدیلی کی اطلاع دی ہے وہ یہ ہے کہ عورتوں کے مسائل کے بارے میں کالم اور پروگرام مخصوص کر دیئے گئے ہیں اور عورتوں کے لئے اخبارات و جرائد کی اشاعت اور براڈ کاسٹنگ سٹیشنوں کے قیام کا سلسلہ بھی شروع ہو گیا ہے۔ ان نئے ذرائع نے میڈیا میں عورتوں کی شرکت بڑھانے اور مثبت تشخص اجاگر کرنے میں مدد دی ہے۔

1- برٹش ورجن آئی لینڈز میں تین میں سے ایک ہفت روزہ میں عورتوں کا کالم' عورتوں کے لئے ایک ٹیلی ویژن چینل اور ریڈیو پروگرام شروع کئے گئے ہیں جن کے ذریعے عورتوں کی صحت اور قانونی اور دوسرے مسئلوں کے بارے میں گرانقدر معلومات فراہم کی جاتی ہیں۔

2- چین میں 1997ء میں خاتون صحافیوں کی تعداد 80 سے زیادہ تھی۔ 1998ء میں 32 میں سے 7 ٹیلی ویژن سٹیشن عورتوں کے بارے میں پروگرام چلا رہے تھے۔ چائنا سنٹرل ٹیلی ویژن کا تیار کردہ پروگرام "ہاف دی سکائی" بہت مقبول ہے جس میں عورتوں سے متعلق مختلف موضوعات پر پروگرام ٹیلی کاسٹ کئے جاتے ہیں۔

3- یمن میں دو اخبارات' عورتوں کے مسائل کے لئے مخصوص ہیں جن کی ایڈیٹر انچیف بھی عورتیں ہیں۔ علاوہ ازیں عورتوں کے چار سہ ماہی جریدوں کی

سربراہ بھی عورتیں ہیں۔

4- ویتو ٹو کے دو مقامی اخبارات کے کالم عورتوں کے مسائل کے بارے میں مخصوص ہیں۔ ملک کے دو ریڈیو پروگرام اور ایک ماہنامہ بھی عورتوں کے مسائل اور ان کے خلاف تشدد کے واقعات کے لئے مخصوص ہے۔

انٹرنٹ

ان ملکوں میں جہاں کمپیوٹر دستیاب ہیں' بڑی تعداد میں عورتوں نے کمپیوٹر ٹیکنالوجی اور انٹرنٹ تک رسائی حاصل کرلی ہے۔

ایک اندازے کے مطابق 1995ء سے 1998ء تک دنیا بھر میں کمپیوٹر آپریٹر کے طور پر کام کرنے والی عورتوں کی تعداد اکیاسی لاکھ سے بڑھ کر تین کروڑ ایک لاکھ ہو گئی اور توقع ہے کہ 2000 میں یہ تعداد چار کروڑ تینتیس لاکھ تک پہنچ جائے گی۔ الیکٹرانک میل کی ترقی کے باعث عورتوں کو اطلاعات تیزی سے اور کم قیمت پر پھیلانے میں بڑی مدد ملی ہے۔ اب وہ پروگراموں کی نٹ ورکنگ اور تیاری زیادہ موثر انداز میں کرسکتی ہیں۔

1- افریقہ میں عورتوں اور مردوں کے بارے میں اطلاعاتی نٹ ورک' جنسی مساوات کے مسئلوں کے بارے میں افریقہ بھر میں خبروں' اطلاعات اور سرگرمیوں کے تبادلے کے لئے الیکٹرانک سپیس فراہم کرتا ہے۔

2- ایشین ویمن ریسورس ایکسچینج' انٹرنٹ پر مبنی عورتوں کا اطلاعاتی نظام ہے جو خود مختاری کے سلسلے میں عورتوں کی رسائی نئی ٹیکنالوجی تک بڑھانے کے لئے امداد باہمی اور شراکت کے نقطہ نظر کو فروغ دیتا ہے۔

3- لندن میں قائم عورتوں کا ایک بین الاقوامی گروپ "اے وی آئی وی اے" دنیا بھر میں عورتوں کے گروپوں اور سروسز کے لئے ویب سائٹ کا کردار ادا کرتا ہے۔

4- عورتوں کی ترقی اور انہیں خود مختار بنانے کے بارے میں اقوام متحدہ کا انٹرنٹ نظام "ویمن واچ" مارچ 1997ء میں شروع کیا گیا تھا۔ 1999ء میں ان اہم مسئلوں کے بارے میں جن کی نشاندہی بیجنگ پلیٹ فارم فار ایکشن کے ذریعے کی گئی تھی۔ آن لائن ورکنگ گروپوں نے اچھے اور برے تجربات کا جائزہ لیا۔ ان ورکنگ گروپوں کے کام کو بیجنگ کانفرنس کے پنج سالہ جائزے میں شامل کیا جائے گا۔ ہر مہینے اوسطاً 10 ہزار افراد ویمن واچ ویب سائٹ پر رابطہ کرتے ہیں۔

عورتوں کی یکساں تصویر کشی کے معاملے سے نمٹنا

حکومتوں کے اقدامات سے ظاہر ہوتا ہے کہ عورتوں کے مسائل کو ذرائع ابلاغ میں زیادہ سے زیادہ جگہ دی جا رہی ہے۔ اور میڈیا میں عورتوں کی متوازن اور یکسانیت سے ہٹ کر تصویر کشی کے رجحان کو فروغ دینے کے لئے اقدامات کئے گئے ہیں۔ علاوہ ازیں عورتوں اور مردوں میں مساوات کے مسئلے کے بارے میں صحافیوں کی تربیت کے لئے بھی کوششیں کی گئی ہیں۔

1- نائجیریا میں عورتوں کے مثبت تشخص کو اجاگر کرنے کے لئے انگریزی اور ہاؤسا زبانوں میں ریڈیو اور ٹی وی پروگرام تیار کئے جاتے ہیں۔ جن میں ان پیشوں میں کامیاب عورتوں کے انٹرویو نشر کئے جاتے ہیں جن پر روایتی طور پر مردوں کو غلبہ حاصل ہے۔

2- جمیکا میں عورتوں کی تنظیم میڈیا واچ نے ذرائع ابلاغ میں عورتوں کی تصویر کشی کے انداز کو تبدیل کرنے اور نشریاتی پالیسیوں اور قانون سازی پر اثر انداز ہونے کے لئے صحافیوں کے اشتراک سے کوششیں کی ہیں۔

3- ہالینڈ میں "گائیڈ ٹو افیکٹو امیج میکنگ" نامی کتاب اس سال مکمل کی جا رہی ہے جس میں عورتوں کے تشخص کو یکساں انداز میں اجاگر کرنے کا رجحان ختم کرنے کے بارے میں پیشہ ور ماہرین کی آراء شامل کی گئی ہیں۔ ملک میں نیشنل براڈ کاسٹنگ کارپوریشن عورتوں اور مردوں کے بارے میں جداگانہ اور وسیع تر امیج ابھارنے کے طریقے تلاش کرنے کی غرض سے ایک پنجسالہ آزمائشی منصوبے پر عمل کر رہی ہے۔

4- برونائی دارالسلام میں عورتوں کی کامیابیوں اور سرگرمیوں کو سرکاری اخبار کے خصوصی کالم اور ٹیلی ویژن کے ایک ہفتہ وار پروگرام میں اجاگر کیا جاتا ہے۔

5- ڈنمارک میں ان بارہ اہم مسئلوں کے بارے میں' جن کی نشاندہی بیجنگ پلیٹ فارم فار ایکشن میں کی گئی ہے' ایشیاء' افریقہ اور لاطینی امریکہ کے ملکوں کے لئے ریڈیو پروگرام تیار کئے جاتے ہیں۔

6- آسٹریا' لٹویا' نائجیریا اور سوئٹزرلینڈ' ان ملکوں میں شامل ہیں جنہوں نے صحافیوں کے لئے صنفی مساوات کے بارے میں ورکشاپوں کا اہتمام کیا ہے۔

بچیاں

لڑکیوں کو بچپن سے جوانی تک اپنی زندگی کے ابتدائی مرحلوں میں اکثر و بیشتر امتیازی رویوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ ان کی کم مائیگی' بنیادی ضروریات اور حقوق سے ان کی محرومی اور ایسے تکلیف دہ رویوں اور رسوم و رواج سے ظاہر ہوتی ہے جن میں بچوں کو بچیوں پر ترجیح دینا' لڑکیوں کی کم عمری میں شادی' لڑکیوں کے ختنے' گھریلو تشدد' قریبی رشتہ داروں میں شادیاں' جنسی استحصال' امتیازی رویئے' کم غذا اور تعلیم تک رسائی کا فقدان شامل ہیں۔

ترقی پذیر اور ترقی یافتہ ملکوں سمیت کئی ملکوں میں لڑکوں کے مقابلے میں لڑکیوں کی حیثیت ابتر ہے۔ اس حقیقت کو تسلیم کرتے ہوئے 1995ء میں بیجنگ میں عورتوں کے بارے میں چوتھی عالمی کانفرنس نے بچیوں کے خلاف امتیازی رویئوں اور ان کے حقوق کی خلاف ورزی کے مسئلے کی نشاندہی کی۔ یہ ان بارہ اہم مسئلوں میں شامل ہے جن پر حکومتوں اور بین الاقوامی برادری کی فوری توجہ کی ضرورت ہے۔

1998ء میں عورتوں کی حیثیت کے بارے میں اقوام متحدہ کے کمیشن کے بیالیسویں اجلاس میں بچیوں کے تحفظ اور انہیں خود مختار بنانے کے بارے میں مزید اقدامات کی سفارش کی گئی۔ اجلاس میں جن اقدامات سے اتفاق کیا گیا ان میں بچوں اور بچیوں کے کاروبار' ان کی جسم فروشی اور ان کے بارے میں مخرب الاخلاق فلموں کی تیاری کے دھندے کی روک تھام کے علاوہ حاملہ لڑکیوں اور کم عمر ماؤں کو تعلیم جاری رکھنے کی اجازت دینے سے متعلق اقدامات شامل ہیں۔

تعلیم

سکولوں میں مجموعی طور پر لڑکوں کے مقابلے میں لڑکیوں کی تعداد ابھی تک خاصی کم ہے۔ بہت سی لڑکیوں کے سکولوں میں داخل نہ ہو سکنے کی بڑی وجہ ان پر گھروں کے اندر اور باہر کام کا بوجھ ہے۔ بیٹیوں کو اکثر اہل خانہ کی مدد کے لئے گھر کے اندر رکھا جاتا ہے کیونکہ لڑکیوں کی تعلیم کے سماجی اور اقتصادی اقدار کو تسلیم نہیں کیا جاتا۔ اس حقیقت سے بہت کم لوگ واقف ہیں کہ دنیا میں جن کارکن بچوں کا استحصال کیا جاتا ہے ان میں زیادہ تعداد لڑکیوں کی ہے۔ تعلیم تک رسائی کے بغیر لڑکیاں اپنی حیثیت کی ترقی کے لئے ضروری علم و ہنر سے محروم رہتی ہیں۔ لڑکیوں کی تعلیم سے معاشرے' اقتصادی لحاظ سے مستحکم ہونا شروع ہو جاتے ہیں۔ علاوہ ازیں تعلیم یافتہ ماؤں کے کنبے عموماً چھوٹے ہوتے ہیں اور ان کے بچے صحت مند اور تعلیم یافتہ ہوتے ہیں۔

حالیہ برسوں میں کئی حکومتوں نے لڑکیوں کے لئے سازگار ماحول پیدا کرنے کی غرض سے اقدامات کئے ہیں تاکہ شہری ہونے کی حیثیت سے لڑکیاں اپنی بھرپور صلاحیتیں حاصل کر سکیں۔

1- نائجیریا میں ایک قانون کے تحت لڑکیوں کو سکول سے خارج کرنے پر پابندی عائد کر دی گئی ہے تاکہ وہ اپنی تعلیم مکمل کر سکیں۔

2- زمبیا نے لڑکیوں کو وظائف دینے کا سلسلہ شروع کیا ہے۔

3- آسٹریا' برکینو فاسو' ڈومینیکا' ایران' جاپان' میکسیکو' پرتگال اور زمبیا نے مختلف عملی پروگرام شروع کئے ہیں جن کا مقصد سائنس اور ٹیکنالوجی اور دوسرے غیر روایتی مضامین اختیار کرنے کے سلسلے میں طالبات کی حوصلہ افزائی کرنا ہے۔

4- بھوٹان' چیک ری پبلک' بھارت' میانمار' نائیجیریا' پرتگال' سینٹ لوسیا' ٹرینی ڈاڈ' ٹوبیگو اور یوگنڈا سمیت کئی ملکوں نے لڑکیوں کو پیشہ ورانہ تعلیم و تربیت کے مواقع فراہم کئے ہیں۔

صحت

خوراک کے کم وسائل ہونے کی صورت میں لڑکیوں اور ان کی ماؤں کو اکثر آخر میں کھانا ملتا ہے جس کے نتیجے میں ان کی غذا میں کیلوریز اور نشاستہ کم رہ جاتا ہے۔ ایک اندازے کے مطابق ترقی پذیر ملکوں کی پینتالیس کروڑ جوان عورتیں بچپن میں کم نشاستے اور کم توانائی کی غذا ملنے کی وجہ سے پستہ قد ہوتی ہیں۔ حاملہ عورتوں اور ان کے بچوں پر آیوڈین کی کمی کے منفی اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ HIV وائرس سے متاثر ہونے والی لڑکیوں کی تعداد میں سنگین حد تک اضافہ ہوا ہے۔ نوجوان لڑکیوں کے لئے HIV وائرس کا شکار ہونے کے زیادہ امکانات ہوتے ہیں کیونکہ ان کی کم سماجی حیثیت انہیں مردوں سے غیر محفوظ مباشرت پر مجبور کر دیتی ہے۔

لوگوں میں اس بارے میں شعور بڑھتا جا رہا ہے کہ جنسی عمل کے ذریعے منتقل ہونے والی بیماریوں اور تولیدی اور جنسی صحت کے بارے میں نوجوان لڑکیوں کو معلومات فراہم کی جائیں' ان کی رہنمائی کی جائے اور اس سلسلے میں انہیں سروسز مہیا کی جائیں۔

1- نکاراگوا میں آبادی کے بارے میں اقوام متحدہ کے فنڈ نے ایسے پروگراموں کی تیاری کے لئے امداد فراہم کی ہے جن کا مقصد نوجوان لڑکیوں کی تولیدی صحت پر توجہ دینا اور اس سلسلے میں گشتی کلینک اور تھیٹر گروپوں کے ذریعے دیہی علاقوں کی

نوجوان عورتوں تک رسائی حاصل کرنا ہے۔

2- چیک ری پبلک، ڈومینکا، انڈونیشیا، لٹویا اور روسی فیڈریشن نے جنس اور تولیدی صحت کے بارے میں تعلیمی پروگرام تیار کئے ہیں۔

3- چیک ری پبلک، گراناڈا، انڈونیشیا اور سوئٹزرلینڈ ان ملکوں میں شامل ہیں جنہوں نے نوجوانوں میں HIV اور ایڈز کے بارے میں شعور اجاگر کرنے کے لئے پروگرام تیار کئے ہیں۔

4- ہالینڈ، سینٹ لوسیا اور سینٹ ونسنٹ اور گریناڈائنز میں نوجوان لڑکیوں کے حاملہ ہونے کے رجحان کو روکنے کے لئے اطلاعاتی مہمیں شروع کی گئی ہیں۔

5- جارجیا، بھارت، میکسیکو اور سپین نے لڑکیوں اور نوجوان عورتوں کی صحت اور غذا کے بارے میں لوگوں میں شعور اجاگر کرنے کے لئے کوششیں کی ہیں۔

لڑکیوں کے خلاف تشدد کے واقعات

لڑکیوں اور عورتوں کے خلاف تشدد کے کئی قسموں کے واقعات بدستور ایک مسئلہ بنے ہوئے ہیں جن میں جنسی استحصال بے حرمتی، قریبی رشتہ داروں میں شادیاں، جسم فروشی، کم عمر لڑکیوں کی مخرب الاخلاق فلمبندی اور عورتوں کے ختنے جیسی تکلیف دہ رسوم شامل ہیں۔

اعداد و شمار اس سلسلے میں فوری اقدامات کا تقاضا کرتے ہیں۔ آبادی کے بارے میں اقوام متحدہ کے فنڈ کے اندازے کے مطابق افریقہ، مشرق وسطی اور ایشیا میں ساڑھے آٹھ کروڑ سے گیارہ کروڑ چالیس لاکھ عورتوں اور لڑکیوں کے ختنے کرائے گئے ہیں۔

تارکین وطن کے بارے میں بین الاقوامی تنظیم کے ایک اندازے کے مطابق جنسی استحصال کے لئے عورتوں اور لڑکیوں کا کاروبار کرنے والے لوگوں کو سالانہ آٹھ ارب ڈالر کی آمدنی ہوتی ہے۔

بیجنگ کانفرنس کے بعد لڑکیوں کے خلاف تشدد کے خاتمے کے لئے قومی سطح پر کئے جانے والے اقدامات کی مثالیں درج ذیل ہیں۔

1- تنزانیہ ان دس ملکوں میں شامل ہے جہاں عورتوں اور لڑکیوں کے بڑے پیمانے پر ختنے کرائے جاتے ہیں۔ ان ملکوں میں اس عمل کو جرم قرار دینے کے لئے قوانین نافذ کئے گئے ہیں اور اس جرم پر جرمانے اور قید کی سزا دی جاتی ہے۔ نو دوسرے ملکوں میں برکینو فاسو، سنٹرل افریقن ری پبلک، جبوتی، گھانا، گنی، سینی گال، ٹوگو، کوٹ ڈی آئیوری اور مصر شامل ہیں۔

2- کینیڈا ان کئی ملکوں میں شامل ہے جہاں لڑکیوں یا عورتوں کی ختنے کی رسم پوری کرنے والے تارکین وطن یا پناہ گزین مقیم ہیں، اس عمل کے خاتمے کے لئے قوانین وضع کئے گئے ہیں۔

3- فلپائن نے بدفعلی کا شکار ہونے والے بچوں کی مدد کے لئے 24 گھنٹے کی ہاٹ لائن سروس شروع کی ہے۔

4- اٹلی، جاپان، میکسیکو، میانمار، فلپائن اور سویڈن جیسے ملکوں میں بچوں کی مخرب الاخلاق فلموں کی تیاری کے خلاف قوانین وضع کئے گئے ہیں۔

5- ڈمنیکا، جمیکا، جاپان، اور میکسیکو سمیت کئی ملکوں نے لوگوں میں عورتوں اور بچوں کے خلاف تشدد کے خاتمے کے بارے میں شعور اجاگر کرنے کی غرض سے مہمات شروع کی ہیں۔

لڑکیوں کے یکساں حقوق

گھر اور معاشرے میں لڑکیوں کو اکثر و بیشتر لڑکوں کے مقابلے میں کم تر سمجھا جاتا ہے۔ سماجی لحاظ سے ان میں یہ سوچ پیدا کردی جاتی ہے کہ وہ خود کو حقیر جانیں جس کے نتیجے میں ان کی عزت نفس مجروح ہوتی ہے اور انسان ہونے کی حیثیت میں ان کی تمام صلاحیتیں ضائع ہو جاتی ہیں۔

جب کسی لڑکی کو سکول جانے سے روکا جاتا ہے یا گھر کے کام کاج سے تھک جانے کی وجہ سے وہ اپنی پڑھائی پر توجہ نہیں دے سکتی تو اس سے مراد یہ ہے کہ اسے تعلیم کے حق سے محروم رکھا جا رہا ہے۔

جب ایک لڑکی گھریلو کام کاج کی بھاری ذمہ داریاں سنبھالتی ہے اور اس کے بھائی، پڑھائی، کھیل یا اپنی دلچسپی کے دوسرے مشاغل پر توجہ دے رہے ہوتے ہیں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ اس کے خلاف امتیاز برتا جا رہا ہے۔ لڑکیوں کے حقوق کے فروغ کے لئے کئی اقدامات کئے گئے ہیں:

1- بچوں کے بارے میں اقوام متحدہ کے فنڈ نے بنگلہ دیش، بھارت، نیپال اور پاکستان کے اشتراک سے بچوں کے لئے ایک مثالی کارٹون کردار "مینا" کی سیریز تیار کی ہے۔ اس سیریز میں بچوں سے امتیازی رویوں پر بحث کی گئی ہے اور خاندان میں بچیوں سے غیر منصفانہ سلوک اور صحت اور تعلیم کی سہولتوں تک ان کی کم رسائی جیسے مسئلوں کو موضوع بنایا گیا ہے۔

2- البانیہ، چین، کیوبا، گھانا، اٹلی، مولدووا اور ویت نام سمیت کئی ملکوں نے بچیوں کے حقوق کے تحفظ کے لئے نئے قوانین وضع کئے ہیں۔